

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سورة الفاتحة سورة الفاتحة

فیصلہ آسمانی

در باب مسیح قادیانی

حصہ اوّل

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه والباطل باطلا ويسر لنا
اجتنابه آمين بحرمة سيد المرسلين محمد وآله واصحابه
اجمعين ﷺ.

”مسلمانو! اسلام کے لئے یہ وقت نہایت نازک ہے ہوشیار ہو جاؤ۔“

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرب قیامت کی علامتوں میں ایک علامت یہ ہے کہ ہر فی رائے اپنی ہی رائے پر فخر کرے گا اور اسے بڑی سمجھے گا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بھی عقل رکھتے ہیں وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگیں گے۔ اب اس کے بہت مراتب ہیں؛ اہل علم دیکھ رہے ہیں کہ نہایت کم فہم اپنے تئیں بڑا فہمیدہ سمجھتے ہیں بہت کم علم اپنے تئیں دین کا بڑا ماہر خیال کر رہے ہیں کم راہ ہیں اور اپنے کو ہادی کہہ رہے ہیں اب جس کے دل میں کبر کے خم نے اس سے زیادہ نشوونما کیا وہ اپنے تئیں مجدد و امام کہنے لگا اگر اس سے بھی زیادہ اس نے ترقی کی تو اس نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا اور یہ کچھ ہندوستان ہی پر منحصر نہیں یورپ میں بھی کئی جگہ مسیحیت کا دعویٰ کرنے والے موجود ہیں اور بہت لوگ ان کے ماننے والے بھی ہو گئے ہیں ہندوستان میں مرزا غلام احمد ساکن قادیان پنجاب ہیں انکے قلب میں بہت زیادہ مادہ پایا جاتا ہے جس کے پھیلنے کی خبر حدیث مذکور میں ہے کیونکہ مرزا قادیانی اسی قدر نہیں کہتے کہ میں امام وقت یا مجدد وقت ہوں بلکہ وہ اس سے

بھی زیادہ نہایت عظیم الشان تقدس کا دعویٰ کرتے ہیں یعنی اولوالعزم رسولؐ ہونے کا اور صراحت کے ساتھ بعض انبیاء سے اپنے تئیں افضل کہتے ہیں بعض باتوں میں حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی (نعوذ باللہ) اپنے تئیں بڑھکر سمجھتے ہیں مثلاً خرد جال وغیرہ کی حقیقت کما یغنی آحضرتؐ پر منکشف نہیں ہوئی تھی مرزا قادیانی پر ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو صریح اہانت کے کلمات لکھے ہیں یہ بھی دعویٰ ہے کہ بعض وقت مجھ پر منکشف ہوا کہ بالیقین میں خدا ہوں۔ اور یہ بھی الہام ہوا کہ کن فیکون کا مجھے اختیار دیا گیا ہے یہ باتیں میرے نزدیک شریعت حقہ محمدیہؐ کے بالکل خلاف ہیں اور دیکھتا ہوں کہ ایک جماعت اسلام نے اس خطرناک راہ کو اختیار کر لیا ہے اور یہ بھی خوف ہے کہ کچھ

(۱) مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اور رسالت اور اولوالعزم رسول ہونا ان کے متعدد رسالوں سے نہایت ظاہر ہے تو صبح مرام (ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰) میں ہے ”میں نبی ہوں میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے“ دافع البلاء (ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) میں ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ اور قصیدہ اعجازیہ میں بہت جگہ رسالت کا دعویٰ ہے دافع البلاء (ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) میں لکھا ”خدا نے اس امت میں سے سچا بھیجا جو اس پہلے سچ سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اس نے اس دوسرے سچ کا نام غلام احمد رکھا“ اب اس پر غور کیا جائے کہ حضرت سچ اولوالعزم رسولوں میں ہیں صاحب کتاب ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے ہر شان کو ان سے بہت بڑھ کر کہتے ہیں اس لئے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اولوالعزم رسول سے بھی اپنا مرتبہ زیادہ سمجھتے ہیں بعض وقت حضرات مرزائی یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ نہیں ہے اور جہاں کہیں کہا ہے اس سے مقصود ظلی نبوت ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ نبوت و رسالت سے شرعی اصطلاح یہاں مراد ہے اس لئے قرآن و حدیث میں کہیں ظلی نبوت کو دکھانا چاہئے ورنہ عوام کو محض دھوکا دینا ہے اور جب حضرت سچ علیہ السلام سے بہت بڑھ کر ہیں تو پھر ظلیت کیسی اب تو مستقل رسول سے بھی شان بڑھ گئی بھائیو! ذرا غور کرو قادیانی کے مختلف اقوال سے پریشان نہ ہوں۔ (۲) جس وقت میں نے یہ رسالہ لکھا تھا اس وقت اسی قدر مجھے اطلاع ہوئی تھی کہ مرزا قادیانی کو فضیلت جزئی کا دعویٰ ہے مگر جب ان کی تصانیف پر زیادہ نظر کی گئی تو معلوم ہوا کہ انہیں فضیلت کلی کا دعویٰ ہے اور اپنے تئیں افضل الانبیاء سمجھتے ہیں۔ (اس کی تفصیل میں میں نے رسالہ لکھا ہے دعویٰ نبوت مرزا جس کا نام ہے)

اور مسلمان بھی اس ہلاکت میں پڑیں۔

اس دعوے پر توجہ کرنے والے اور نہایت دل سے خیال کرنے والے امت محمدیہ میں تین گروہ ہو سکتے ہیں (۱) اولیائے امت (۲) علمائے امت (۳) عامہ مومنین امت اور حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدیؑ کے آنے کی خبریں حدیثوں میں اس قدر آئی ہیں اور مشہور ہیں کہ ہر خاص و عام جانتا ہے مگر شاذ و نادر اور بہت سے سچے مسلمان ان کے منتظر ہیں خصوصاً اس نازک وقت میں کہ مسلمانوں کے دینی اور دنیاوی ہر طرح کی کیمالت نہایت خراب بلکہ معرض زوال میں ہو رہی ہے ایسے وقت میں حضرت مسیحؑ کے آنے کا مژدہ نہایت ہی مسرت بخش ہو سکتا ہے مگر ہر ایک گروہ نے یہ بھی معلوم کیا ہے اور تاریخ کی کتابیں بھری ہیں کہ اس کے قبل بھی کتنوں نے مہدیؑ ہونے کا دعویٰ کیا اور بعض نے مسیح ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اپنے خیال کے موجب سچائی کی دلیلیں پیش کیں اور بہت ماننے والوں نے انہیں مان بھی لیا مگر اس وقت تک بالاتفاق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ سب جھوٹے تھے اس لئے ہر ایک گروہ امت محمدیہ کو ضرور ہے کہ اب جو ایسے عظیم الشان امر کا دعویٰ کرے اسے وہ نہایت سچے معیار سے جانچیں جس سے وہ جانچ سکتے ہیں اور سچائی اور غیر سچائی کو معلوم کر سکتے ہیں میرے خیال میں اس کے معلوم کرنے کے لئے بھی تین طریقے ہیں اول وہ جو مخصوص اولیائے امت سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ان کے قلب میں ایسا نور عنایت کرتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ بہت کچھ معلوم کر سکتے ہیں خصوصاً انسان کی اچھی یا بری حالت کو بخوبی جان سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے رابطہ قوی ہے وہ تھوڑے تا مل سے معلوم کر لیتے ہیں کہ فلاں شخص کو اللہ سے ایسا رابطہ ہے حضرت مسیحؑ اور مہدیؑ کی حالت ان پر ہرگز چھپی نہیں رہ سکتی مگر اب وہ وقت ہے کہ ایسی بات منہ سے نکالنا ایک مضحکہ ہے اس لئے میں اسے زیادہ نہیں لکھنا چاہتا اور ان حضرات کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ گولر کے اندر کا کیڑا اسی گولر کو آسمان اور زمین خیال کرتا ہے اس سے زیادہ اس کا حوصلہ نہیں ہو سکتا اس وقت ظاہر بنی کا زور و شور سے دور ہے امور باطنیہ لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اس لئے اس کے انکار سے وہ معذور ہیں الغرض اس گروہ میں سے کسی نے مرزا قادیانی کو برگزیدہ خدا بھی نہیں مانا اور حضرت مہدیؑ و مسیحؑ تو بہت بڑا رتبہ رکھتے ہیں۔

دوسرا طریقہ معلوم کرنے کا دلیل ہے یعنی آثار و حدیث میں جو علامتیں ان حضرات کے وجود کی ہیں وہ جن میں پائی جائیں وہ مسیح و مہدی ہوں گے یہ طریقہ علمائے امت سے مخصوص ہے وہ جانتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ جن روایتوں میں حضرت مسیح اور امام مہدی کے آنے کا ذکر ہے ان میں ان کی علامتیں بھی بیان ہوئی ہیں ان میں سے کوئی علامت مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی مگر اس طریقے میں بہت جھگڑے ہیں اول تو ان حدیثوں کے صحیح اور غیر صحیح ہونے میں (قادیانیوں کا) جھگڑا پھر اس کے معنی میں جھگڑا پھر یہ جھگڑا کہ جن مسیح کے آنے کا وعدہ ہے وہ وہی ہیں جو پہلے آپکے ہیں یا کوئی دوسرے ہوں گے ان سب کے علاوہ ان باتوں کے سمجھنے والے خاص اہل علم ہی ہو سکتے ہیں اور اس طریقے سے عام کو فائدہ نہیں ہو سکتا ہے اور پھر یہ طریقہ اس قدر طول و طویل ہے کہ اس کے لکھنے کے لئے دفتر عظیم چاہئے اس لئے میں اس طریقہ کو بھی اس وقت چھوڑتا ہوں البتہ ایک مختصر بات عام فہم کہنا چاہتا ہوں اسے ملاحظہ کیا جائے حضرت مسیح کے آنے کی خبر جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی اور صحابہؓ اور تابعینؒ اور تمام علمائے دین نے اس پر یقین کیا اس سے ظاہر ہے کہ بڑی مہتمم بالشان خبر ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ یہ اہتمام اور شان صرف اسی وجہ سے ہے کہ ان کی ذات مقدس سے دینی فائدہ بہت کچھ ہو گا مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت ان کی برکت سے درست ہو جائیگی صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں بغض و عداوت نہ رہے گا روپے پیسے کی یہ کثرت ہوگی کہ کسی مسلمان کو ہدیہ اور تحفہ لینے کی طرف توجہ نہ ہوگی دنیا بھر میں دین اسلام کو غلبہ ہوگا ان میں سے کسی بات کا شائبہ بھی مرزا قادیانی کے وجود سے نہیں پایا گیا بلکہ سب باتیں برعکس ہیں غور سے دیکھا جائے کہ مسلمانوں میں کس قدر بغض و عداوت ہے کس قدر افلاس ہے اور دنیا میں کس قدر تفرق ادیان ہے اور پھر یہ کہ اسلام کس قدر ضعیف ہو گیا ہے اور اگر قادیانی جماعت یا کوئی صاحب ان حدیثوں پر نظر نہ کریں یا کچھ بے سکتے معنی لگائیں تو اس قدر فرمائیں کہ مرزا قادیانی کے آنے سے اسلام کو پورے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا؟ میں نہایت یقین اور زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ بجز اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ باوجود نہایت کوشش کے کوئی عیسائی مسلمان نہیں ہوا کوئی دہریہ ایمان نہیں لایا کوئی ہندو کوئی آریہ

یا کوئی اور مذہب والا اسلام سے مشرف نہیں ہوا ہاں دنیا میں جو تھیننا چاہیں کڑوڑ مسلمان شمار کئے جاتے تھے وہ سب کافرو مردود ہو گئے ان میں سے صرف چند ہزار یا کئی لاکھ مسلمان رہ گئے سابق کے لحاظ سے اس کہنے میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا کہ مرزا قادیانی کے وجود سے اسلام ایسا غریب ہو گیا کہ گویا مٹ گیا اور مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت جو خراب تھی اسے روز بروز ترقی ہے اس پر طرہ یہ ہوا کہ جس قدر مرزا قادیانی کو ترقی ہوئی اسی قدر امراض عامہ طاعون وغیرہ کو ترقی ہوئی یہاں تک کہ کسی سال امن عافیت سے لوگ نہیں بینہ سکتے پھر جن کی ذات سے اسلام کی اور مسلمانوں کی یہ حالت ہو جائے انہیں کون ذی عقل مسلمان مسیح مان سکتا ہے؟ خدا کے لئے اس میں تھوڑا سا تامل کرو مرزائی جماعت کے لوگوں کو مرزا قادیانی کی حیات میں بھی دیکھا اور ان کے حالات سنے اور اب انہیں انتقال کئے بہت تھوڑا زمانہ ہوا ہے مگر ان میں صلاح و تقویٰ کا نشان نہیں پایا ان کی صورت ان کی حالت یہ کہہ رہی ہے کہ ان کے قلب تک شریعت محمدیہ کا نور نہیں پہنچا جیسے بے قید نام کے مسلمانوں کی حالت ہے ویسے ہی وہ ہیں حالانکہ وہ اپنے تئیں امام وقت اور رسول وقت کا صحبت یافتہ بلا واسطہ یا بالواسطہ کہتے ہیں اگر مرزا قادیانی اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو ان کے صحبت یافتہ زمانہ کے لوگوں سے نرالا ڈھنگ رکھتے کہ ہر طرف سے قبولیت کی نگاہ ان پر پڑتی مگر حالت برعکس ہے۔

تیسرا طریقہ دریافت کرنے کا یہ ہے کہ جو شخص ایسے عظیم الشان امر کا مدعی ہوا ہے اس کے ذاتی حالات کو معلوم کریں اور اس میں عاقلانہ طور سے انصاف کے ساتھ نظر کریں اور اس کے اقوال و افعال کو منہاج نبوت پر جانچیں۔ یہ طریقہ ایسا ہے کہ ہر ایک ذی فہم اس سے کام لے سکتا ہے اور خاص و عام اس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں اگر اس کے حالات ایسے نہ ہوں جیسے بزرگ مقدس حضرات کے ہونے چاہئیں تو پھر کسی دلیل اور کسی نشان کے تلاش کی حاجت نہیں ہے اسے سمجھ لیں کہ یہ اپنے دعویٰ میں کاذب ہے سب سے

(۱) اس کے ثبوت میں مرزا قادیانی کے فرزند اور ان کے خلیفہ نے خاص رسالہ لکھا ہے تشہید الاذہان ج ۶، ش ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں ملاحظہ کیا جائے

پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سچائی میں سب سے اول درجہ رکھتا ہے یا نہیں اگر ذرا بھی سچائی میں گرا ہوا پائیں تو اس سے اجتناب کریں میں نے اس رسالہ میں اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے کہ خاص و عام اس سے مستفید ہوں اور بذات خود فیصلہ کر سکیں 'مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی نیک امتحان نہیں ہو سکتا" "آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸ خزائن ج ۵ ص ۵۱۲" اس لئے میں نے ان کی پیشگوئیوں پر نظر کرنا مناسب سمجھا اور پیشگوئیوں میں سے اس پیشگوئی کو اختیار کیا جو ان کے نزدیک نہایت ہی عظیم الشان ہے اور جس کی شرح سے ان کے ذاتی تقدس کا حال طالب حق نہایت روشن دلیل سے معلوم کر سکے۔

مرزا قادیانی کے رسالہ شہادۃ القرآن سے ظاہر ہے کہ مرزا احمد بیک کی لڑکی کے نکاح کے متعلق جو مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی ہے وہ بہت ہی عظیم الشان ہے اس لئے میں اسی کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

چونکہ عظیم الشان نشان کا سترہ برس تک امتحان رہا اس لئے مرزا قادیانی کو اس کی نسبت مختلف طور سے الہامات ہوتے رہے ہیں ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ مرزا قادیانی کا "نکاح اس لڑکی سے آسمان پر ہو گیا۔" (تمہ حقیت الوحی ص ۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰) اس وجہ سے وہ لڑکی منکوحہ آسمانی کے لقب سے مشہور ہے۔ اب میں ان واقعات کے بیان کرنے سے پہلے نہایت زور اور سچائی سے کہتا ہوں کہ اس منکوحہ آسمانی کے نسبت جو واقعات ہوئے ہیں اور جو باتیں ان کی زبان اور قلم سے نکلی ہیں اور جو حالتیں اس سے ظاہر ہوئی ہیں وہ اس عظمت اور مرتبت کے بالکل برخلاف ہیں جس کا دعویٰ مرزا قادیانی نے کیا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے تقدس کی تو بڑی شان ہے اور اولیاء اللہ بلکہ ادنیٰ ولی کو بھی دنیا کے کسی چیز سے ایسا تعلق نہیں ہو سکتا جیسا تعلق مرزا قادیانی کو ایک معمولی عورت سے ہوا اور اس کی وجہ سے بہت سی خلاف شان باتیں ان سے ہوئیں۔ میں نہایت سچائی اور خیر خواہی سے برادران اسلام کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس قصہ کے متعلق واقعات پر جو سچا طالب حق نظر کرے گا اس کی قوت ممیزہ اس کی انصاف پسندی بے اختیار کہہ اٹھے گی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے میں بالکل جھوٹے ہیں اور جبکہ دلوں پر تعصب کا پردہ پڑا ہے اور جو اپنی غلطی اور ناجہبی اور کم علمی سے پھنس کر اب بے جا غیرت اور اپنی بات کی

جنگ اور ہٹ دھرمی پر آمادہ ہو گئے ہیں یا ان کو اور کوئی مخفی دنیاوی فائدہ اس میں حاصل ہوتا ہے ان سے ہمارا خطاب نہیں ہے ہم کو امید ہے کہ بہت سے گم گشتہ بہت سے متحیر و پریشان اس تحریر سے ہدایت پائیں گے اور ان کے دلوں کو کامل تسلی ہوگی ”وما ذلک علی اللہ بعزیز“۔ اس رسالہ کا نام فیصلہ آسانی رکھا گیا اور تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصہ میں خاص منکوحہ آسانی کا ذکر ہے اور دوسرے و تیسرے حصہ میں اس کی متعلقات کا اور ضمناً ان کے کذب کی اور باتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔

اس عظیم الشان پیشین گوئی کے غلط ہونے کے بعد جو باتیں خود مرزا قادیانی نے اور ان کے مریدین نے بتائی ہیں اور انہیں جواب قرار دیا ہے ان کا غلط اور محض غلط ہونا بطور اجمال اور تفصیل ہر طرح ان تین حصوں میں بیان کیا گیا ہے خاص منکوحہ آسانی کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کا جواب اسی حصہ میں پورے طور سے دیا گیا ہے پھر تیسرے حصہ میں اس کی زیادہ تفصیل کر دی گئی ہے اور اس قدر لکھا گیا ہے کہ کسی طالب حق کو دیکھنے کے بعد مرزا قادیانی کے کاذب ہونے میں تاثر نہیں ہو سکتا اب بعض حق پوش حضرات کا یہ کہہ دینا کہ یہ وہی پرانی باتیں ہیں جن کا جواب دیا گیا ہے ناواقفوں کو دھوکہ دینا ہے میں نہایت استحکام اور یقین سے کہتا ہوں کہ اس غلط پیشین گوئی کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا یہ پیشین گوئی بلا شک و شبہ یقیناً غلط ہوئی اور جو کچھ اس کے جواب میں باتیں بتائی جاتی ہیں وہ محض غلط ہیں ان کی غلطی آفتاب نیمروز کی طرح روشن کر دی گئی ہے اور مرزا قادیانی کے وہ اقوال نقل کر دئے گئے جن سے تمام جوابات غلط ہو جاتے ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی کے کذب کی یہ نہایت روشن دلیل ہے اور ایسی دلیل ہے کہ عام و خاص سب اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں اس لئے اس کو پیش کیا گیا اور پیش کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے غلط ہونے کا اقرار کریں اور بموجب آسانی کتابوں کے مرزا قادیانی کو کاذب مانیں یا ہماری باتوں کا جواب دیں مگر ہم بالیقین کہتے ہیں کہ جواب نہیں دے سکتے قادیانی جماعت خوب سمجھنے والے نہ یہ عوام کا مناظرہ نہیں ہے کہ کبھی یہ کہہ دیا اور کبھی وہ کہہ دیا کوئی بات طے نہ ہوئی اور عوام مشتبہ ہو کر رہ گئے الغرض اس بحث کے طے ہونے کے بعد مرزا قادیانی کے متعلق جس بحث کو چاہیں قادیانی جماعت کے ذی علم پیش کریں اس طرف سے جواب دیا جائے گا اور انشاء اللہ ایسا جواب دیا جائے گا کہ آنکھیں کھل جائیں گی ہمارے

مجاہدین ذرا نظر اٹھا کر دیکھیں کہ دنیا میں کس قدر مذاہب باطلہ ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں اور اہل حق نے ان کے رد میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا پھر کیا اس مذہب کے ماننے والوں نے کسی اہل حق کی سنی اور حق کو قبول کیا ہرگز نہیں اور شاؤ و نادر کا اعتبار نہیں۔ خیال کیا جائے کہ تثلیث پرستی اور بت پرستی کیسی بدیہی المطان چیز ہے مگر اس کے ماننے والے اپنی جان دے دیتے ہیں مگر اپنا مذہب اور اپنا عقیدہ نہیں چھوڑتے پھر کیا ان کی پختگی اور اپنے خیال سے نہ ہٹا ان کے مذہب کی حقانیت اور سچائی کی دلیل ہو سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ اسکی یہ وجہ ہے کہ جن کے لئے شقاوت ازلی نے ہادیہ میں جانے کا فیصلہ کر دیا ہے جنکے دلوں پر مہر لگا دی ہے وہ حق بات کو کبھی نہیں قبول کر سکتے۔

ملاحظہ کیا جائے کہ دہریہ اور لا مذہب کی ہدایت کے لئے اصحاب مذہب نے بہت کچھ کوشش کی پھر کیا وہ اپنے خیال سے کچھ بھی بٹے؟ کبھی نہیں دیکھو اس وقت یورپ میں کس زور و شور سے لا مذہبی پھیل رہی ہے اور اس کا نمونہ ہندوستان میں بھی شروع ہو گیا ہے۔ عیسائی، ہنود، آریہ کے راہ راست پر لانے کے لئے مسلمانوں نے بہت کچھ کوشش کی، سچائی اور حقانیت کو بہت کچھ روشن کر کے دکھلایا دین حق کے ثبوت میں اور باطل کے ابطال میں بہت کتابیں لکھیں مگر یہ بتائیے اور خوب تحقیق کر کے جواب دیجئے کہ کتنے آریہ ہنود عیسائی مناظرہ کی کتابیں دیکھ کر مسلمان ہوئے غالباً دس بیس کا نام بھی آپ سارے ہندوستان میں نہ بتائیں گے۔ اب مرزا قادیانی اور ان کے مریدین کی کوشش کو ملاحظہ کیجئے کہ ان کے جواب میں کتنے رسالے اور اشتہارات لکھ کر شائع کئے۔

عیسائیوں سے مناظرہ بھی کیا ایک رسالہ انگریزی میں ماہوار تمام یورپ و ہند میں برسوں سے شائع ہو رہا ہے اب مسیح جدید کے مقلد فرمائیں کہ کتنے قدیم مسیحی مرزا پر ایمان لائے اور کتنے آریہ قادیانی ہوئے؟ واقف کار حضرات خوب جانتے ہوں گے کہ اتنی کوشش پر بھی دس بیس آریہ یا عیسائی ان کے مناظرہ سے قادیانی نہیں ہوئے بلکہ ان کی مسیحیت اور نبوت کی زندگی ہی میں خاص ان کے وطن پنجاب میں عیسائی اور آریہ کی ترقی بہت کچھ ہوئی اور ان کے خلیفہ اور حواریین کے روبرو ہو رہی ہے اور کس قدر الحاد و زندقہ اور گمراہی اور تفرق ادیان کا زور و شور ہے کیا حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد ایسی حالت رہے گی؟ ذرا آنکھیں کھول کر احادیث صحیحہ کو دیکھو اگر حق طلبی کی نظر سے دیکھو گے اور

کجروی سے بچو گے تو مثل آفتاب کے تم پر روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں ہرگز سچے نہیں ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ مرزا قادیانی کسی کافر کو مسلمان نہ کیا البتہ بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا اور تیرہ سو برس کے مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا حاصل یہ ہوا کہ دنیا میں جو منکر اور کافر تھے وہ تو ویسے ہی رہے اور جو مسلمان تھے مرزا قادیانی نے انہیں بھی کافر کر دیا۔ نزول مسیح کا یہ نتیجہ ہوا۔

اس تمہید کے بعد اصل قصہ کو ملاحظہ کیجئے مرزا قادیانی کے قربات مندوں میں ایک لڑکی تھی جس کا نام محمدی ہے وہ ان کے پسند آگئی اور منظور نظر ہو گئی مگر وہ قربات مند مرزا قادیانی کے اس دعوے اور تقدس کے نہایت مخالف تھے اس لئے مرزا قادیانی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ نکاح کا پیام بھیجیں اول تو مرزا قادیانی بوڑھے اور اہل و عیال والے تھے اس پر مذہبی مخالفت ہو گویا پھر تو کر یلا اور نیم چڑھا ہو گیا اب کیا امید ہو سکتی تھی کہ لڑکی کے والدین اس رشتہ کو قبول کریں کچھ عرصہ تک تو مرزا قادیانی کو اس کے اشتیاق میں دم بخود رہنا پڑا مگر حسن اتفاق سے اس لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ کو ایک ضرورت مرزا قادیانی سے پیش آئی وہ بھی مالی ضرورت جس کا ذکر آئے گا اب مرزا قادیانی کو موقع ملا اور وحی و الہام کی بھرمار شروع ہوئی۔ پہلے نکاح کا پیغام بڑے شان سے بھیجا گیا الہامی پیام تھا اس کے قبول کرنے پر بہت کچھ ترغیبیں دی گئیں اور انکار کی تقدیر پر خوفناک باتوں سے ڈرایا گیا مگر اس کے والدین اور اس کے دوسرے اقرباء نے نہایت مضبوطی اور حقارت

(۱) تذکرہ ص ۶۱، ۶۲، ۶۳ طبع سوم) میں مرزا قادیانی کا الہام عربی میں یہ ہے وجاعل اللہین ابعوک فوق اللہین کھڑو یوم القیمۃ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے پیروں کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ اس میں مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کو صاف طور سے کافر بیان کیا ہے اس میں مسلمان اور غیر مسلمان سب شامل ہیں خلیفہ المسیح کا خط الحکم مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۹۱ء میں چھپا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ اگر کسے شک آوے اور درشان او (یعنی مرزا غلام احمد) آں کافر است اور مرزا قادیانی جب ”اپنے الہامات کو ایسا ہی یقینی من جانب اللہ کہتے ہیں جیسا قرآن مجید ہے“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰) تو با ضرور ان کے منکر کو ایسا ہی کافر کہیں گے جیسا قرآن مجید کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے۔ (۲) اگرچہ حضرات مرزا کی اس جملے کو دیکھ کر ناخوش ہوں گے اور خدا جانے کیا کچھ کہیں گے مگر مرزا قادیانی کے تمام حالات دیکھنے سے اس میں ذرا شبہ نہیں رہتا۔

سے انکار کیا اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھا دیا سلطان محمد بیگ اس کا نام ہے مگر جس طرح طالب دل دادہ کو کسی وقت محبوب اور مطلوب کے ملنے سے مایوسی نہیں ہوتی اس طرح مرزا قادیانی کو اسکے نکاح کے بعد بھی مایوسی نہیں ہوئی اور ان کی قوت متحیلہ نے یہ خیال پختہ کیا کہ اس کا میاں مرے گا اور بیوہ ہو کر یہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اس پختہ خیال کو وہ الہام سمجھے اور الہام کا غل مچانا شروع کیا کہ یہ لڑکی بیوہ ہو گی اور میرے نکاح میں آئے گی کسی وقت خیال عالی زیادہ بلند ہوا تو یہ فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ نے آسمان پر میرا نکاح اس سے کر دیا ہے یہاں وہ قصہ قابل ذکر ہے جو انگریزی اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ ولایت لندن میں یا اس کے قریب ایک انگریز نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور بہت لوگ اسے مان چکے ہیں اور ایک ایسا عمدہ اور بڑا گر جا بنوایا ہے کہ لندن میں اس کی نظیر نہیں ہے اس سے ایک نوجوان لیڈی پھنس گئی اس کے لڑکا ہوا حسب دستور ملک رجسٹرار لکھنے آیا اور لیڈی سے دریافت کیا کہ تیرا نکاح کب ہوا ہے اس نے جواب دیا کہ عالم ارواح میں خدائے تعالیٰ نے نکاح پڑھایا ہے۔ پھر وہ عیسیٰ بلائے گئے اور ان سے کہا گیا کہ تمہاری بیوی تو فلاں ہے یہ کیسی؟ جواب دیا کہ یہ روحانی بیوی ہے اور وہ جسمانی ہے رجسٹرار ان جوابوں سے بہت ناخوش ہوا اور ان دونوں کو بہت برا خیال کیا مدعی نبوت نے قیافہ سے اس کا خیال معلوم کر کے اس سے کہا کہ چل کر ہمارا چرچ دیکھو پھر کچھ کہنا وہ گیا جب دیکھ کر لوٹا تو اس کا وہ بد خیال نہ رہا۔ اور عقیدت مند ہو گیا ان دونوں کے جواب مرزا قادیانی کے جوابوں سے کم مرتبہ نہیں اور مرزائیوں کی حالت اس رجسٹرار کے بہت مشابہ ہے اگر انصاف سے دیکھا جائے پھر مرزا قادیانی نے مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے اپنے الہام کا یقین لوگوں کو دلانا چاہا اور اپنے مخالفین کو نہایت خوفناک دھمکیوں سے ڈرایا مگر لڑکی کے والدین اور دوسرے اقربا ایسے مستحکم اور قوی الایمان تھے کہ نہ کسی لالچ میں آئے نہ کسی دھمکی سے ڈرے نہ ان کے الہاموں کی کچھ پرواہ کی اور مرزا قادیانی اس لڑکی کی تمنا اور آرزو میں دست حسرت ملتے ہوئے قبر میں تشریف لے گئے اور آرزو پوری نہ ہوئی۔ اس لڑکی کا میاں خدا کے فضل سے اس وقت تک موجود ہے دس بارہ اولادیں اس کی ہو چکی ہیں۔ (مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد چالیس سال بعد تک زندہ رہے ۱۹۴۸ء میں وفات پائی۔ زیریں اصول ص ۱۲۲ فقیر)۔

حضرات ناظرین! مرزا قادیانی نے اس پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان بتایا ہے اس قدر عظمت اور کسی پیشین گوئی کی مرزا قادیانی نے نہیں بیان کی اگرچہ بعض اور پیشین گوئیوں کو عظیم الشان کہا ہے مگر اس کی عظمت کو انتہا مرتبہ کا بیان کیا ہے کیونکہ اسے نہایت ہی عظیم الشان کہا ہے اردو کے محاورہ میں یہ جملہ اس مقام پر بولا جاتا ہے جہاں نہایت اعلیٰ مرتبہ کی عظمت بیان کرنی منظور ہوتی ہے اس لئے میں نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس میں پورے طور سے غور کروں اور اس کے متعلق جس قدر باتیں مرزا قادیانی اور ان کے حواریین کی ہمیں ملیں ہم طالبین حق کے روبرو پیش کریں تاکہ ہر ایک پر مرزا قادیانی کی حالت آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے جن کی آنکھوں میں بیٹائی دی ہے وہ خوب دیکھ لیں اور صداقت پر ایمان لا کر خدا کا شکر بجالاویں اور جو بیٹائی کی نعمت سے محروم ہیں یا دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے وہ اپنے حال زار پر واویلا کریں اور خدا سے ڈریں جس نے صداقت کے ماننے اور بطالت سے بچنے پر نجات کا مدار رکھا ہے اس پیشین گوئی کی تفصیل میں تین امزوں پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔

اول..... یہ کہ مرزا قادیانی کو نکاح کے پیام کا موقع کیونکر ملا اور کس طرح انہوں نے پیام دیا؟ دوم..... یہ کہ انکار کے بعد کیا کیا تدبیریں مرزا قادیانی نے کیں تاکہ لڑکی کے اغرہ انکار سے باز رہیں لڑکی ہمارے پاس آئے۔ سوم..... اس بات میں نہایت غور و انصاف کی ضرورت ہے لڑکی کے نکاح کا معاملہ تھا مرزا قادیانی نے اسے اس قدر طول دیا اور اشتہارات شائع کئے اعزہ و اقربا کو خطوط لکھے اور بالآخر جب وہ ناکام اور بے نیل و مرام رہے تو اپنے دو بیٹوں کو عاق کر دیا اور سابقہ بی بی (بیوی) کو طلاق دے دی۔ ان سب باتوں پر نظر کرنے سے کیا حالت معلوم ہوتی ہے آیا یہ پایا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی بزرگ اور مقدس شخص ہیں یا یہ کہ نفسانی خواہش کے نہایت تابع اور خدا اور رسول کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے والے۔

اس تحریر کے بعد ناظرین کو دو امروں کی طرف اور بھی زیادہ توجہ دلاتا ہوں۔

اول..... یہ کہ مرزا قادیانی کے ان اقوال پر کامل نظر کریں جو ان کی زبان قلم

سے اس پیشین گوئی کی نسبت وقتاً فوقتاً نکلے ہیں۔ اور کس کس طرز سے انہوں نے یقین دلایا ہے کہ اس کا ظہور میرے وقت میں ہوگا جس میں کسی طرح چون و چرا کو مجال نہیں ہے اور پھر اس کا ظہور نہ ہوا اور اس کے متعلق تمام الہامات اور سارے بیانات غلط ثابت ہوئے۔

دوسرا..... امر یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے جو تدبیریں انہوں نے کیں اور جو خطوط وغیرہ انہوں نے لکھے اور جو جو کلمات مہذبانہ انہوں نے اپنے مخالفین کے لئے استعمال کئے ان میں انصاف دلی سے غور فرماتے جائیں میں نہایت سچائی سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کی قوت ممیزہ بے اختیار بول اٹھے گی کہ جس کے ایسے حالات ہیں وہ ہرگز خدا سے دلی رابطہ نہیں رکھتا اور مجدد اور نبی ہونا تو بڑی بات ہے یہ دوسرا امر بہت زیادہ غور کے لائق ہے۔

پہلے امر کا بیان (یعنی مرزا قادیانی نے نکاح کا پیام کس طرح کیا) سب سے اول پیامی خط جو مرزا قادیانی کا ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں چھپا ہے اس کا ذکر مرزا قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام (ص ۲۷۹، خزائن ج ۵ ص ایضاً) میں کیا ہے اس کے بعد ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو گورداسپور سے جو اشتہار شائع کیا ہے وہ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۸۱ سے صفحہ ۲۸۸ تک میں لکھا ہے اور اس کی نقل یعقوب علی نے اپنے رسالہ آئینہ حق نما کے صفحہ ۱۳ وغیرہ میں کی ہے چونکہ پورا اشتہار بہت طویل ہے اس لئے میں اصل مطلب کے متعلق جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اسی قدر نقل کروں گا اشتہار کا عنوان جلی قلم سے یہ ہے ”ایک پیش گوئی پیش از وقوع کا اشتہار“ اس کے بعد دو شعر ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر یقین کامل ہے وہ شعر یہ ہیں ۔

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور حق میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہو گا
(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اس سے بالیقین معلوم ہوا کہ اس کی نسبت جو الہام ہوا تھا وہ قشایہات میں نہ تھا بلکہ وہ محکمات سے تھا جس کے معنی اور مطلب نہایت ظاہر تھے ورنہ اس کے ظہور کا انہیں یقین ہرگز نہ ہوتا

مرزا قادیانی کو اپنی صداقت کا کس قدر جوش ہے اور کیسا یقین ہے با ایں ہمہ انکا گمان غلط ثابت ہوا مگر پھر بھی حضرات مرزائی ان کی صداقت کے قائل رہے حیرت ہے الغرض ان اشعار سے اصلی غرض جو مرزا قادیانی کی ہے وہ تو ہر فہمیدہ سمجھتا ہے مگر ظاہر میں ان کے الفاظ عام ہیں یعنی انجام کے ظاہر ہونے سے مرزا قادیانی کو ذلت ہو یا ان کے مخالفین کو اب تو دنیا اس کے انجام کو جان چکی اور جو صاحب نہ جانتے ہوں وہ جان لیں کہ اس پیشین گوئی کا انجام یہ ہوا کہ پوری نہ ہوئی اور مرزا قادیانی اپنے قول کے رو سے رسوا ہوئے اس کے بعد کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اس لڑکی کا پیام کیا تھا اور اس لڑکی کے ماموں نے ان سے آسمانی نشان طلب کیا تھا یعنی لڑکی کے ماموں وغیرہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے منکر تھے جب انہوں نے رشتہ کی درخواست کی تو انہوں نے کہا ہو گا اگر تم اپنے دعوے کو ثابت کرو تو ہم رشتہ کر سکتے ہیں ورنہ جھوٹے نبی کو لڑکی دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ اس میں شبہ نہیں کہ لڑکی کے اعزہ نہایت ہی پختہ مسلمان اور کامل الاعتقاد تھے کہ نہ مرزا قادیانی کی وجاہت و ثروت پر انہوں نے نظر کی نہ ان کے ہر قسم کے ترغیوں کی پرواہ کی نہ ان کے ترپیوں سے انہیں کچھ خوف و ہراس ہوا۔ جزا ہم اللہ خیر الجزاء

مرزا قادیانی ان کی استقامت اور دینداری کی وجہ سے ان سے نہایت خفا ہیں اور اسی اشتہار میں انکی شکایت کر کے لکھتے ہیں کہ ”مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو

اس اشتہار میں ان جملوں پر خوب نظر ہے جن سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے کہ اس پیشگوئی میں کوئی شرط نہ تھی اور اس کا ظہور مرزا قادیانی کے رویہ و عقرب ہونا ضرور ہے۔ اول تو یہ رباعی صاف کہہ رہی ہے کہ اس کا ظہور مرزا قادیانی کی زندگی میں ہو گا اور مرزا قادیانی کی عزت اور ان کے مخالفین کی رسوائی ہوگی اس کے بعد ان کے الہامات آفتاب کی طرح روشن کر رہے ہیں کہ یہ پیشین گوئی خاص محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کی ہے اور اس کا نکاح مرزا قادیانی سے ضرور ہو گا مگر وہ تمام الہامات اور دعوے سب غلط ثابت ہوئے۔ اب اس پر نظر کی جائے کہ وہ کیا دعائی جو قبول ہوئی اور اس کی قبولیت کے آغاز شروع ہو گئے جب اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی حسب خواہش لڑکی کے ماموں وغیرہ کے لئے ظہور نشان کی دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی یعنی اس کے لئے کوئی نشان ظہور میں آئے گا اب آئندہ کا مضمون بتا رہا ہے کہ وہ نشان وہی ہے جس کا ذکر آئندہ آئے گا۔

اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی سو وہ دعا قبول ۲ ہو کر خدائے تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ہلتی ہو“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۵ خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً) اس کی شرح یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی غلام حسین صاحب جائیداد تھا مگر بہت عرصہ سے مفقود و الغیر ہو گیا تھا اور سوائے بیوی اور مرزا قادیانی کے کوئی اسکا وارث نہ تھا اس عرصہ میں کسی طور سے اس کی بیوی کا نام اس کی جائیداد پر چڑھ گیا تھا۔ یہ عورت مرزا احمد بیگ (جن کا سابق میں ذکر ہو چکا ہے۔) محمدی بیگم کے والد کی ہمیشہ تھی اس وجہ سے مرزا احمد بیگ نے چاہا کہ ہماری ہمیشہ اس جائیداد کو ہمارے بیٹے کے نام منتقل کر دے وہ آمادہ تھی مگر مرزا قادیانی اس کے بڑے شریک تھے بغیر ان کی مرضی کے وہ جائیداد منتقل نہیں ہو سکتی تھی اسلئے احمد بیگ صاحب نے ان کی طرف رجوع کیا۔ اب مرزا قادیانی کو اپنی تمنا پوری کرنے کا نہایت عمدہ موقع ملا اس لئے فرماتے ہیں کہ ”ہماری عادت بڑے کاموں میں استخارہ کرنے کی ہے اسلئے استخارہ کر کے جواب دیں گے پھر متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کا وقت آ پہنچا تھا۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۶ غرض)

پیام کے لئے کس زور کی تمہید ہے اہل حق کے دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دیرینہ خواہش دلی کو کس عمدہ پیرایہ میں ظاہر کرتے ہیں اور لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ سے کہتے ہیں۔ ”اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھ سے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنابی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا۔“ یعنی تم اپنی لڑکی کا نکاح ہمارے ساتھ کر دو ہم جائیداد تمہارے بیٹے کے نام سے کرادیں گے اس الہامی پیام سے نہایت ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ اس لڑکی کا نکاح مرزا قادیانی سے ہو اس امر کو خیال رکھ کر اس کے انجام پر نظر کریں کہ کیا ہوا اور پھر فرمائیں کہ یہ الہام کیونکر سچا ہو سکتا ہے؟ ذرا غور کیجئے کہ اگر مرضی خدا ایسی ہی ہوتی اور اس کے حکم سے مرزا قادیانی نکاح کا پیام کرتے تو ممکن تھا

(۱) اس جملہ پر نظر کی جائے کہ اس نشان کے ظہور کے وقت کو نہایت قریب بتا رہے ہیں جس سے خلیفہ نور الدین ولی تاویل غلط ہو جاتی ہے۔

کہ اس کا ظہور نہ ہوتا اور ان کے نکاح میں وہ لڑکی نہ آتی؟ نہیں نہیں بلکہ ضرور ان کے نکاح میں آتی اور مرزا قادیانی کبھی اپنی اس تمنا سے محروم نہ رہتے اسلئے ہم اس کہنے پر مجبور ہیں کہ اگر مرزا قادیانی کو یہ الہام ہوا تو رحمانی الہام نہ تھا بلکہ اس معاملہ میں جس قدر الہامات ہوئے اس کی بنیاد شیطانی الہام پر ہوئی۔ اس کے علاوہ ہم حضرات مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ جو رحمتہ اللعالمین کا ظل ہو اور جو اپنے کو فانی الرسول بتائے اس کی یہی شان ہونا چاہئے کہ اغرہ و اقربا سے سلوک و مروت کرنے کے لئے یہ شرط کرے کہ اپنی کنواری کم عمر لڑکی ایک بوڑھے شخص کو دو جسے ایک عالم برا اور کذاب کہہ رہا ہے ذرا خدا سے ڈر کر ان دونوں باتوں کا جواب دیجئے گا اور جلدی سے اس کو خدا کا حکم نہ کہہ دیجئے گا اور پر کے مضمون پر خیال رکھئے گا۔ یہاں تک تو مرزا قادیانی نے خدا کا حکم سنایا اور ایک معقول جائیداد کی طمع اور ترغیب دی مگر اسی پر بس نہیں ہے اور بھی سنئے فرماتے ہیں کہ ”یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور رحمت کا نشان ہو گا ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتهار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں“ (ایضاً) یہ تو خوش کرنے کی ترغیبیں تھیں۔ اب وہ تہدید اور خوف دلانا بھی سنئے جو انکار کرنے پر متعلق ہے فرماتے ہیں ”لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ویسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر تفرقہ اور جنگی اور مصیبت پڑے گی“ (ایضاً) یہاں مرزا قادیانی نے بزم خود پورے دانشمندی سے کام لیا ہے یعنی انکار کرنے کی تقدیر پر خود اس لڑکی کو ڈرایا اس کے والدین کو اس کے اقربا کو اور جو اس سے نکاح کرے اس کو اور پھر ہر طرح کا خوف دلایا جان کا مال کا مصیبت کا باہم تفرقہ کا غرض کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا مقصود یہ ہے کہ اتنے گروہ میں کوئی تو ضعیف القلب ضعیف الایمان ہو گا جو ڈر کر یا طمع میں آ کر مرزا قادیانی کی خواہش پورا کرنے پر آمادہ ہو جائے گا اور دوسروں کو آمادہ کرے گا مگر یہ حضرات ایسے قوی الایمان نکلے کہ کسی نے پرواہ بھی نہ کی اور افسوس کہ مرزا قادیانی کے دل کی تمنا ان کے دل ہی میں رہی ہاں اس لڑکی کو صرف اس کے انجام کے برا ہونے سے بہت ڈرایا تھا مگر عمر کے درمیانی حصہ کا ذکر نہیں کیا تھا شاید اسے خیال ہوتا کہ عمر کے اکثر حصہ میں تو مزے کریں گے انجام دیکھا جائے گا اس لئے مرزا قادیانی

اس خیال کو بھی اٹھاتے ہیں اور فرماتے ہیں ”درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔“ (ایضاً) دور اندیشی سے کیسے عام الفاظ میں خوف دلایا ہے تاکہ جس قسم کی کراہت یا کم و بیش غم پیش آئے مرزا قادیانی کی صداقت معلوم ہو اگر ایسے ہی باتوں کا نام پیشگوئی اور کراہت ہے تو ہر ذی فہم و فراست کر سکتا ہے پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ ”ان دنوں جو زیادہ تصریح کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بنائے گا۔“ (ایضاً) سابق الہام سے تو خدائے تعالیٰ کی صرف مرضی معلوم ہوئی تھی اس الہام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آ جانا ضرور ہے کسی طرح ٹل نہیں سکتا انجام میں وہ لڑکی خاص مرزا قادیانی کے نکاح میں ضرور آئے گی اس میں کوئی شرط اور کوئی قید نہیں ہے یہ بیان ایسا صاف اور صریح ہے کہ اس میں تاویل کو گنجائش نہیں ہو سکتی پھر یہ کہ اس الہام کی توضیح اور تقدیر مبرم ہونا مختلف اوقات میں مختلف طور سے انجام آجہم وغیرہ میں مرزا قادیانی نے بیان کیا ہے جس سے نہایت واضح اور روشن ہو جاتا ہے کہ یہ پیش گوئی خاص مرزا قادیانی کی ذات سے متعلق ہے اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے عربی الہام کا جو ترجمہ بیان کیا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے وہ ترجمہ یہ ہے۔ ”خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف داپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے..... اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائیگی یعنی گواہوں میں احمق اور نادان لوگ بد بطنی اور بد ظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں لیکن آخر کار خدائی تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی خاکسار غلام احمد ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء“ (ایضاً ص ۲۸)۔

(۱) یہ پہلا موقع جس میں مرزا قادیانی نے الہامی طور سے اس لڑکی کے نکاح میں آنے کا یقین ظاہر کیا ہے۔ دوسرا موقع جس میں نہایت زور سے یقین ظاہر کیا ہے کہ وہ لڑکی خاص مرزا قادیانی کے نکاح میں ضرور آئے گی۔

اس عبارت میں دو جملے ہیں جن میں مرزا قادیانی نہایت صفائی سے الہام الہی پھر بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی خاص میرے نکاح میں ضرور آئے گی اسے نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی دوسری وجہ سے یہ بات ٹل سکتی ہے۔ وہ جملے یہ ہیں۔

(۱) ”ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا“ یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نکاح میں موانع پیش آئیں گے مگر وہ سب موانع دور ہوں گے اور انجام کار وہ لڑکی خاص مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ (۲) ”خداے تعالیٰ تمہارا مددگار ہو گا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔“ اس جملے میں بھی وہی مطلب ہے کہ انجام کار وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی اگرچہ درمیان میں موانع پیش آئیں۔ مگر انجام میں وہ سب موانع دور ہوں گے اور اس لڑکی سے مرزا قادیانی کا نکاح ہو گا اسے نہ کوئی شرط روک سکتی ہے نہ اس کے شوہر کا گریہ و زاری اس کا مانع ہو سکتا ہے۔ اصل مطلب کو مختلف طریقوں سے بیان کرتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اس الہام پر اور اس کے مطلب کے سمجھنے پر نہایت وثوق ہے۔ اس لئے وہ تمام جوابات غلط ہو جاتے ہیں جو اس جھوٹی پیشین گوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے دئے جاتے ہیں ان جوابات کو دیکھو اور اس بیان میں غور کرو۔ اس اشتہار کا تہہ ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء کو شائع کیا (دلی اضطراب کا تقاضا پانچ روز کے بعد ہی اس اشتہار کا تہہ ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء میں جو یہ الہام درج ہے ”فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ اس کی تفصیل مکرر توجہ سے یہ کھلی ہے کہ خداے تعالیٰ ہمارے کنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بیدینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور ان سے لڑے گا اور انہیں خبر نہیں ان میں ایک بھی ایسا نہیں ہو گا کہ جو اس عقوبت سے خالی رہے۔ کیونکہ انھوں نے نہ کسی اور وجہ سے بلکہ بے دینی کی راہ سے مقابلہ کیا۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۰) دسویں جولائی کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے اپنے کنبے کے لوگوں کو بہت کچھ دھمکی دی تھی اس تہہ میں اسی مضمون کا اعادہ زیادہ شاندار الفاظ میں کیا ہے جن سے ضعیف القلب زیادہ متردد اور پریشان ہو سکتے ہیں اس کے سوا اس تہہ میں جس صفائی کے ساتھ منکرین پر عقوبت کو عام کیا ہے ایسے صفائی سے اصل اشتہار میں نہیں ہے اور بڑی وجہ اس کے اضافہ کی اس عبارت

سے یہ سمجھی جاتی ہے کہ اشتہار میں لڑکی کے والدین کو جو ڈرایا ہے اور خوف دلایا ہے وہ صرف نکاح نہ کرنے کی وجہ سے اس کے بعد ان کے خیال میں آیا کہ لوگ اس پر اعتراض کریں گے کہ یہ کون سی بزرگی اور تقدس ہے کہ اگر کوئی شخص انہیں لڑکی نہ دے تو خواہ مخواہ اس پر مصیبتیں آئیں جیسی وہ بیان کر رہے ہیں اے صاحب کوئی دینی وجہ نہ سہی لڑکی نہ دینے کے لئے اس قدر عذر کافی ہے کہ تم بوڑھے ہوتہاری بیویاں اور جوان لڑکے موجود ہیں جو ان کم عمر کنواری لڑکی کا تمہیں دینا وقت اور خطرہ سے خالی نہیں اس اعتراض کے اٹھانے کے لئے تنہ میں یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مصیبتیں جو ان پر آئیں گی وہ ان کی بے دینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے آئیں گی فقط انکار ہی اس کا سبب نہیں ہے مگر یہ تو فرمائیں کہ ان کی بے دینی اور بدعتوں کی حمایت اس انکار سے پہلے بھی تھی یا انکار کے بعد ہی وہ بے دین اور بدعت کے حامی ہوئے اگر پہلے سے تھی تو اس سے پہلے بھی کبھی انہیں اس قسم کی تنبیہ اور تہدید کی ہوتی آپ کے خطوط سے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے وہ اقارب انکار سے پہلے ایسے نہ تھے کیونکہ آئندہ وہ خط نقل کیا جائے گا جو اسی مرزا احمد بیگ کو لکھا ہے اس میں آپ نے انہیں مکرری اخویم لکھا ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ کوئی بزرگ مقدس انسان کسی بے دین حامی بدعت کو اپنا مکرم اپنا بھائی نہیں کہہ سکتا ہے اس کے علاوہ اس کے مضمون میں یہ جملہ بھی ہے۔ ”آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند عظیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل آپ سے بھگی صاف ہے“ (کلمہ فضل رحمانی ص ۱۳۳)

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا احمد بیگ پہلے بے دین اور حامی بدعت نہ تھے ورنہ کسی دیندار کا دل بے دین سے بھگی صاف نہیں ہو سکتا اور بزرگ کا ملین تو مامور ہیں کہ بے دینوں کو برا سمجھیں اور ان کے بے دینی کی وجہ سے ان کے دل میں غبار رہے بھائیو مرزا قادیانی خدائے عظیم کے علم کو درمیان میں دے کر اپنی دلی صفائی ظاہر کر رہے ہیں جب مرزا قادیانی اس زور سے اپنی صفائی ان سے بیان کر رہے ہیں تو ان کے دیندار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟ البتہ مرزا قادیانی ہی کو دیندار نہ خیال کیا جائے اور خط کے مضمون کو دنیا سازی ہی پر محمول کیا جائے تو یہ مطلب ہو گا کہ دل میں تو انہیں بے دین

(مرزا قادیانی کو دعائے قنوت کا وہ کلام بھی یاد نہ رہا جس کو روزانہ نماز میں پڑھتا مسلمانوں کا معمول ہے۔
”وَنُغْلِقُ وَنُفْرِكُ مَنْ يَفْعَلُكَ“۔

جانتے ہیں مگر انہیں نرم کرنے کیلئے اپنا مکرم اور اپنا بھائی کہا ہے اور اپنا دل ان سے صاف بتایا ہے یعنی یہ بین جھوٹ اس غرض سے بولے ہیں کہ مرزا احمد بیگ نرم ہو کر نکاح کر دینے پر راضی ہو جائیں اب اہل انصاف مرزا قادیانی کی ان باتوں کو ملاحظہ کر کے ان کی سچائی اور دینداری دیکھ لیں۔ افسوس ہے کہ قادیانی جماعت ایسی روشن باتوں کو بھی نہیں دیکھتی مرزا قادیانی کی صداقت اور عدم صداقت کے فیصلہ کے لئے صرف اسی پیشین گوئی کے حال میں غور کرنا کافی ہے اب مرزا قادیانی، احمد بیگ وغیرہ اپنے اقارب کی شکایت اس طرح کرتے ہیں۔ ”ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دوکاندار خیال کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے۔“

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۱)

مرزا قادیانی! آپ کے کنبے والوں کا قصور نہیں ہے آپ اور آپ کے معتقدین یقین کر لیں کہ آپ کی حرکات، آپ کے سکناات، آپ کی باتیں، آپ کا چلن۔ اہل حق پر ظاہر کر رہا ہے کہ آپ فریب خوردہ یا بڑے دوکاندار ہیں۔ تحریروں میں اس قدر مبالغہ مخالفین پر اس قدر گالیوں کی بھرمار اور فحش اور بدزبانی کی بوجھاڑ کہ خدا کی پناہ اپنے آپ سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔ پھر ایک مرتبہ نہیں دس دس رسالوں میں اخباروں میں غل جج رہا ہے اپنی جھوٹی باتوں کی تادیلوں میں اور اراق سیاہ ہو رہے ہیں پھر ایک تحریر میں نہیں متعدد رسالوں میں بار بار لکھا جا رہا ہے اور کسی میں کوئی قید بڑھا دی، اور کسی میں کچھ اور۔ کہیں کہہ دیا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے بھلا اس مبالغہ اور جھوٹ کا کچھ ٹھکانا ہے انبیائے عظام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی شان تو بہت اعلیٰ اور ارفع ہے یہ رذش تو کسی متین دیندار کی بھی نہیں ہو سکتی ہاں بعض انبیاء سے کیسوقت ایسا ہوا ہے کہ تنگ

(ہمارے اس بیان سے ناظرین کو نہایت تعجب ہوگا کہ مرزا قادیانی قرآن مجید کا غلط حوالہ دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے بھی حیرت ہے مگر میں صداقت کے اظہار پر مجبور ہوں اگر کوئی ذی علم قادیانی اس کا ثبوت چاہے تو میں موجود ہوں علانیہ طور پر سامنے آ کر دریافت کرے پھر وہ حیرت کی نظر سے دیکھے گا کہ اس قسم کی غلط بیانیوں کس قدر انہیں دکھائی جاتی ہیں مگر ایک غلطی کے فیصلے کے بعد دوسری غلطی دکھائی جائے گی اگر خداوند انصاف ان کے دل میں ہے تو بہت جلد مرزا قادیانی کی غلطیوں کا انبار وہ اپنے سامنے دیکھیں گے اور متحیر ہوں گے۔

آ کر غصہ آ گیا کچھ کہہ دیا (وہ بھی اپنی ذاتی اغراض میں نہیں) پھر وہی بردباری اور
 اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ پر عمل ہے اور محل سے کام لے رہے ہیں اور مخلوق کی ہدایت میں
 مشغول ہیں اور خود شنائی اور خود ستائی سے علیحدہ ہیں اور قادر توانا محض اپنی قدرت سے ان
 کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے حیرت یہ ہے کہ قادیانی مولویوں کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ
 ان باتوں کو وہ بھی نہیں دیکھتے اور علانیہ جھوٹ کے گرویدہ ہیں سچ ہے اس غنی حکیم کی عجیب
 شان ہے ۔

دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر
 یہ جو فرمایا کہ ”بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے۔“ اے جناب آپ
 نے کونسا نشان دکھلایا سوائے زبان درازی کے؟ اسی اشتہار میں آپ لکھ چکے ہیں کہ لڑکی
 کے قرابت مندوں نے آسمانی نشان مجھ سے مانگا میں نے اس کے لئے دعا کی وہ دعا قبول
 ہو کر تقریب قائم ہوئی کہ اس لڑکی سے نکاح ہو اس سے ظاہر ہوا کہ پیام نکاح سے پہلے
 کوئی نشان نہیں دکھایا گیا اور جس نشان کے لئے دعا قبول ہوئی اس کا یہ حال ہوا کہ مرزا
 قادیانی انتظار کرتے کرتے قبر میں تشریف لے گئے اور آغوشِ حمد سے ہمکنار ہو گئے مگر وہ
 نشان آسمان سے نہ اتر ا اور آسمانی نکاح جس کو خدائے تعالیٰ نے (معاذ اللہ) پڑھا دیا تھا
 جس کی نسبت بار بار توجہ اور مراقبہ کیا گیا اور یہی معلوم ہوا کہ ہر ایک مانع دور ہونے کے
 بعد انجام کار وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ اور برسوں اس بات پر کامل یقین
 رہا آخر میں نا امید ہو کر یہ کہا گیا کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا اب غور کرنے کا مقام ہے اہل
 انصاف فرمائیں کہ جب وہ نہایت عظیم الشان نشان جس کو مرزا قادیانی نے اپنے صدق و
 کذب کا معیار قرار دیا تھا ظہور میں نہ آیا تو اور نشانوں کا ذکر فضول ہے کیونکہ اس نشان
 عظیم الشان کے غلط ہو جانے سے ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی بات مرزا قادیانی کے کہنے کے
 مطابق ہو گئی تو وہ امر اتفاقی ہوا۔ دنیا کے بہت امور کسی کے موافق کسی کے مخالف ہوا
 کرتے ہیں اور شب و روز اس کا تجربہ ہو رہا ہے پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ

(یہ تو فرمائیے کہ اگر ان کے بھلائی کیلئے اس ضمن کوئی کا ظہور ہوا تھا تو ان کے توبہ کرنے سے اس کا صحیح
 کیوں ہو گیا جیسا آپ ھجۃ الوحی (ص ۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰) میں کہہ رہے ہیں۔ توبہ کی وجہ سے
 تو ان پر بھلائی کا ظہور ہونا چاہئے تھا ذرا غور کر کے جواب دیجئے۔

نے انہیں کے بھلائی کے لئے انہیں کے تقاضے سے انہیں کے درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار میں درج ہے ظاہر فرمایا ہے تا وہ سمجھیں کہ وہ درحقیقت موجود ہے اور اسکے سوا سب کچھ بیچ ہے کاش وہ پہلے نشانوں کو کافی سمجھتے اور یقیناً وہ ایک ساعت بھی مجھ پر بدگمانی نہ کر سکتے اگر ان میں کچھ نور ایمان ہوتا اور ان کا شناس ہوتا“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۱)

مرزا قادیانی کو اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس پیشگوئی کا الہام ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اس کا ظہور نہ ہوتا اے صاحب ضرور ہوتا زمین و آسمان ٹل جاتے مگر پیش گوئی کا ظہور ہوتا۔ مگر دنیا نے برسوں انتظار کر کے دیکھ لیا کہ اس کا ظہور نہ ہوا اور یقین کر لیا کہ یہ الہام خداوندی نہ تھا ورنہ ضرور ہوتا کیونکہ خدائے تعالیٰ کا وعدہ تھا اور اس قادر کریم کا وعدہ ٹل نہیں سکتا۔ ”مَا يَلِدُ الْقَوْلُ لَدَيَّ“۔ (ق ۲۹) اسی اصدق الصادقین کا ارشاد ہے۔ پھر وہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ ”ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی سب ضرورتوں کو خدائے تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا اولاد بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا تھا جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے تاکہ خدائے تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو عجیب قدرت دکھلا دے اگر وہ قبول کریں تو برکت و رحمت کے نشان ان پر نازل کرے اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے جو نزدیک چلی آتی ہیں لیکن اگر وہ رد کریں تو ان پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے“ خاکسار غلام احمد از قادیان۔ پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۲)

یہ کہنا کہ ہمیں اس رشتہ کی ضرورت نہیں تھی ایسی دنیا سازی ہے کہ اس کے راستی کے خلاف ہونے میں کوئی حق پسند تامل نہیں کر سکتا۔ بھائیو مرزا قادیانی نے جس کے لئے غالباً بیس برس کوشش کی اور کس کس طرح کی تدبیریں کیں اور ڈلتیں اٹھائیں کیا یہ سب باتیں بلا ضرورت تھیں؟ میں بالیقین کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی حالت ان کے اقوال ان کے خطوط جو انہوں نے اپنے اقربا کو اس غرض سے لکھے ہیں ان کی ضرورت پر

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں بدلانہیں کرئیں۔ علیہ دوسرا مقام ہے جس میں تامل کرنے سے حکیم نور الدین صاحب کی توجیہ محض غلط ٹھہرتی ہے جس کا ذکر اس کے تتمہ میں لیا گیا ہے۔

کامل شہادت دیتے ہیں ذرا انصاف سے ملاحظہ کیا جاوے کہ مرتے دم تک اس کے نکاح کی ان کو تمنا رہی اور جس طرح عشاق کو معشوق کے وصال سے کبھی مایوسی نہیں ہوتی اور محال صورتوں میں بھی اسے یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ سب موانع کسی دن دور ہو جائیں گے اور ہم وصال سے کامیاب ہوں گے یہی حال مرزا قادیانی کا رہا ان کے خطوط جو آئندہ نقل کئے جائیں گے ان سے معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی نے اس مدعا کے حصول کے لئے اپنے منکرین اعزہ سے کیسی کیسی منت کی ہے عقل صریح کہہ رہی ہے کہ بغیر ضرورت ایسی عاجزی اور منت صرف اس کے طلب میں کسی شریف بلند حوصلہ عالی ظرف سے کبھی نہیں ہو سکتی اب یہ خیال کیا جائے کہ مرزا قادیانی نے باوجود ایسے عظیم الشان دعویٰ تقدس کے اس مضمون کے خط کیوں لکھے اسے میں کیا کہوں؟ اہل پنجاب تجربے کار اس کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں بعض نیک دل صالح بھی لدادہ ہو کر پریشان ہوئے ہیں مگر زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ جس منت اور زاری اور پکی دنیا داری کے خطوط مرزا قادیانی نے لکھے ہیں یہ مضمون نہ کوئی سچا دلدادہ لکھ سکتا ہے نہ کوئی بزرگ کسی دنیا دار کے سامنے ایسی خوشامدانہ الفاظ لکھ سکتا ہے انبیاء کرام نے دین کے لئے تدبیریں کی ہیں مگر ایسی مدامت اور اہل دنیا کی خوشامد ہرگز نہیں کی خصوصاً ایسے لوگوں کی جنہیں خود بیدین کہہ چکے ہوں بزرگوں کی یہ شان ہرگز نہیں ہو سکتی یہ کہنا کہ یہ خواہش اس لئے ہے کہ منکرین کو عجوبہ قدرت دکھائیں اس بات کا نمونہ ہے کہ مرزا قادیانی ہر طرح کی خواہش کو ایسے طرز سے پورا کرنا چاہتے ہیں کہ خواہش بھی پوری ہو اور مشہرہ تقدس میں بڑے بھی نہ آئے کوئی منصف یہ تو کہے کہ اگر ایک غریب قدیم رشتہ دار کی لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آجاتی تو کوئی عجوبہ قدرت کا ظہور ہوتا بعض اوقات تھوڑے سے طمع سے یا اس خیال سے کہ ہماری لڑکی خوب آرام سے رہے گی بڑے بڑے خاندانی شرفاء اپنی لڑکیاں غیر خاندان میں دیتے ہیں جسے اکثر خاندانی نہایت معیوب سمجھتے ہیں پھر اگر مرزا قادیانی کی بے انتہا ترغیہوں اور ترہیہوں کی وجہ سے مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی دے دیتا تو اس میں عجوبہ پن کیا ہوتا؟ اس کے علاوہ یہ تو فرمائیے کہ منکرین کو عجوبہ قدرت دکھانا اسی پر منحصر تھا کہ ایک کم عمر کنواری لڑکی ان کے نکاح میں آئے کوئی دوسرا طریقہ قدرت الہی کے دکھانے کا نہیں تھا؟ قادیانی حضرات کچھ تو ان باتوں پر غور کریں پھر نظر لوٹا کر دیکھیں مرزا قادیانی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ

نے اولاد دی تھی اس کی بھی خواہش نہ تھی مگر اسکے بعد ان کے خیالات جوان کے اشتہاروں سے ظاہر ہوتے ہیں وہ تو پورا یقین دلاتے ہیں کہ انہیں اولاد کی بھی خواہش تھی اور ہونا چاہیے تھی کیونکہ پہلی اولاد تو ان کے مخالف تھی اور انجام کار مرزا قادیانی نے انہیں عاقی ہی کر دیا تھا تو ایک طرح گویا بے اولاد تھے ان اشتہاروں کا نقل کرنا تو کتاب کو طول دیتا ہے صرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

لڑکے کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی ”۲۲ فروری ۱۸۸۶ء میں بڑے زور شور سے ایک لڑکے کی بشارت کا دعویٰ کیا گیا اور بڑے بھاری اس کے لقب اور خطاب تھے کہ وہ اللہ کا نور ہے کَلِمَةُ اللَّهِ ہے اور کیا ہے بس كَانَ اللَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ہے۔

(تذکرہ ص ۱۳۸-۱۳۹ طبع سوم شخص)

اس کے بعد ۱۸ اپریل کو ایک اشتہار اسی مضمون کا دیا اور کس کس طرح کے اس کے رنگ بدلے مگر باوجود اس زور کی بشارت اور پیشین گوئی کے کچھ نہ ہوا بجز اس کے کہ مخالفین اسلام کو محکمہ کا موقع ملا اور انہوں نے خوب محکمہ اڑایا۔

مرزا قادیانی کی تمنائے دلی نے اس تضحیک پر بھی متوجہ ہونے نہ دیا اور پھر تیسرے ہی برس اسی مضمون کا اعلان دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا دل اولاد کی خواہش سے لبریز ہے اور عمدہ اولاد چاہتے ہیں اور یہی غلبہ خواہش امید کی جانب کو اس قدر غالب کر دیتا ہے کہ اس کے ہونے کا انہیں یقین ہو جاتا ہے اور چونکہ ان پر قوت خیالیہ بہت غالب ہے اس لئے وہ اس کو الہام سمجھتے ہیں اور پیشین گوئی کہا کرتے ہیں اگر اتفاقاً ان کا یہ خیال مشیت الہی کے مطابق ہو گیا تو پھر کرامت اور نشان کا غل جچ گیا اور اگر یہ خیال مشیت الہی کے خلاف ہے تو اس کا ظہور نہ ہوا اور مرزا قادیانی نے اس کی تاویل میں باتیں بنانا شروع کیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کئی پیشین گوئیاں ان کی غلط ہو گئیں۔ بھائیو! میں یہ نہیں کہتا کہ اچھی اولاد کی خواہش بری چیز ہے یا غلبہ خواہش سے امید کی جانب کا غالب ہو جانا اسے الہام الہی سمجھ لینا کوئی اختیار کی بات ہے مگر مکرر تجربہ کے بعد بھی فوراً اپنے خیالات کا اعلان نہایت زور و شور سے کرنا اور جب اس کا ظہور نہ ہو

(یعنی دنیا میں اس کا آنا ایسا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا جب بیٹا گویا خدا ہے تو باپ کا کیا مرتبہ ہو گا ناظرین خود سمجھ لیں۔

تو نہایت بے جا اور محض بے سرو پا تاویلیں کرنا اختیاری امر ہے اور بہت برا ہے کیونکہ مخالفین اسلام کو نہایت مضحکہ کا موقع ملتا ہے۔

اور پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے کے جواب میں یہ کہنا کہ بعض وقت پیشین گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے اور اس کے ظہور کا صحیح وقت معلوم نہیں ہوتا یا کسی وجہ سے اس کا ظہور ملتوی کر دیا جاتا ہے محض دھوکا یا کم علمی کا نتیجہ ہے انبیاء کرام کو وحی والہام کے ذریعہ سے جو علم ہوتا ہے اس میں غلطی کا احتمال ہرگز نہیں ہو سکتا (شفائے قاضی عیاض اور اس کی شرح ملاحظہ ہو) البتہ اجتہاد میں غلطی ہو سکتی ہے مگر ایسی غلطی بھی بہت کم ہوتی ہے اور جس وقت ہوتی ہے تو اس کے اعلان اور اثر مرتب ہونے سے پہلے انہیں آگاہ کر دیا جاتا ہے اور ایسی کوئی غلطی کسی نبی کی ثابت نہیں ہو سکتی کہ برسوں اس غلطی پر اصرار اور وثوق کامل کسی نبی کا رہا ہو اور اس کا اعلان دیتے رہے ہوں اور پھر وہ غلط ثابت ہوئی ہو ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہ امر شان نبوت کے بالکل خلاف ہے یہ ایک طویل تحقیق ہے اگر خلیفۃ المسیح صاحب چاہیں گے تو ہم انشاء اللہ محققانہ طور سے اس کو مفصل بیان کر دیں گے مگر پہلے وہ کسی نبی کی ایسی غلطی یقینی طور سے ثابت کر کے دکھائیں۔ قادیانی مؤلف القاء نے جو منہاج نبوت بیان کیا ہے وہ محض غلط ہے اس کے غلطی کے اظہار میں خاص رسالہ لکھا گیا ہے۔ (اس کا نام اغلاط ماجدہ یہ جو مولانا عبداللطیف رحمانی کا مرتب کردہ ہے)

یہاں تک تو دُہم جولائی کا اشتہار اور اس کے تتمہ کا مضمون اور اس کی کچھ شرح تھی اب میں آپ کو اس طرح متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس اشتہار کو آپ مکرر دیکھ کر یہ خیال کریں کہ کتنی باتیں ہیں جن کا یقین مرزا قادیانی نے تمام مسلمانوں کو دلانا چاہا ہے اور انجام میں وہ باتیں محض غلط ثابت ہوئیں۔ ان کی فہرست ملاحظہ کیجئے اور غور فرماتے جائیے

(۱) خبر اور پیشین گوئی میں اجتہاد و فتح نہیں ہوتا خبر میں اجتہادی غلطی یا فتح بتانا سخت جہالت ہے اس کی تفصیل اصول فقہ کی کتابوں میں دیکھنا چاہئے۔)

(۲) افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب تو چل بے اور اس کا جواب نہ دیا اب کوئی دوسرا ذی علم قادیانی اس کے جواب میں قلم اٹھائے پھر اپنی غلطی کا تماشا دیکھے حضرت نوح علیہ السلام کی ایک غلط فہمی اکثر قادیانی بیان کیا کرتے ہیں مگر وہ ان کی محض غلطی ہے حضرت نوح سے وحی کے معنی سمجھنے میں غلط فہمی ہرگز نہیں ہوئی اس کی تفصیل دوسرے مقام پر کی گئی ہے۔

کہ منہاج نبوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے؟ جس حضرت کی یہ حالت ہو ان کی نبوت کی دلیلیں قرآن و حدیث میں مل سکتی ہیں؟ ذرا سمجھ کر جواب دو اب وہ باتیں ملاحظہ کیجئے (۱) نشان آسمانی کے لئے دعا کی گئی وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی یعنی لڑکی کے اقربا نشان آسمانی (کوئی کرامت) مانگتے تھے مرزا قادیانی نے اس کے لئے دعا کی کہ کوئی نشان ظاہر ہو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا اور اس کا ظہور اس طرح ہو گا کہ وہ لڑکی ان کے نکاح میں آئے گی جب وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی تو معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا غلط تھا کہ دعا قبول ہوئی اب نکاح سے انحراف کرنے اور اس کے مزاحم ہونے پر مرزا قادیانی نے جو وعیدیں اور اپنے لئے بشارتیں اور محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کا قطعی فیصلہ جو اس اشتہار میں بیان کیا گیا ہے وہ ملاحظہ ہو (۲) لڑکی کا انجام نہایت خراب ہونا (۳) درمیان میں بھی اس کے لئے کراہت کے امر پیش آنا (۴) جس سے وہ بیاہی جائے گی اس کا اڑھائی سال میں مرجانا (اس پیشین گوئی نے مرزا قادیانی کو بہت پریشان کیا) (۵) لڑکی کے اقربا میں تفرقہ پڑنا (۶) ان پر تنگی کا آنا (۷) ان پر مصیبت کا آنا (۸) تین سال کے اندر لڑکی کے والد کا مرجانا۔

پندرہ برس سے زیادہ گزر گئے وہ لڑکی بخیر و عافیت ہے اور چین سے زندگی بسر کر رہی ہے اس کا شوہر بخیر و خوبی زندہ ہے اس کے اقربا پر تنگی اور مصیبت کچھ نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ کا کوئی قہری نشان ان پر نازل نہ ہوا اور یوں کسی کی نانی دادی کا مرجانا اور کسی قدر رنج و الم پیش آ جانا دنیا ہر ایک کو ہوا ہی کرتا ہے۔ اگر ہوا ہو تو اسے مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کا نتیجہ کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا پیشین گوئی کا نتیجہ اسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ کوئی غیر معمولی اور نہایت تباہ کن اثر ظاہر ہوا کیونکہ وہ تتمہ مذکور میں کہہ رہے ہیں کہ ان پر قہری نشان نازل ہو گا قہری نشان وہی وہ سکتا ہے جس کے ظاہر ہونے سے بے اختیار لوگ کہہ انھیں کہ یہ سختی اور خرابی فلاں پیشین گوئی کا نتیجہ ہے مگر ایسا نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا احمد بیگ کا مرنا اگر پیشین گوئی کے مطابق مان لیا جائے تو یہی ثابت ہو گا کہ سترہ باتوں میں سے ایک سچی ہوئی پھر ایسی پیشین گوئی کرنے والا تو شاید دنیا میں کوئی نہ نکلے گا کہ اس کی بہت سی پیشین گوئیوں میں ایک بھی صحیح نہ نکلے گو اتفاقیہ طور سے سہی۔

(۹) نویں وہ بات ہے جس کے وقوع کا اور سچ ہونے کا دعویٰ اس زور اور

استحکام سے کیا گیا ہے جس سے زیادہ زور لگانا اور حقوق کو یقین دلانا ممکن نہیں ہے اشتہار مذکور میں دو جگہ تو اردو میں صاف صاف لکھا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الہام کی (یہ تیسرا موقع ہے جس میں مرزا قادیانی اپنا یقین ظاہر کر رہے ہیں کہ محمدی میرے نکاح میں آئے گی۔) دختر کلاں (محمدی) کو اس عاجز کے نکاح میں لائے گا اور تیسری مرتبہ اسی مضمون کا اعادہ عربی الہام میں ہے پھر اسی مضمون کا اعادہ اسی کی تکرار مرزا قادیانی نے اشتہاروں میں اور خطوط میں اور رسالوں میں اس قدر کی ہے کہ میں اس کی صحیح تعداد اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔

۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں حقانی پریس لدھیانہ میں اشتہار نصرت دین طبع کرایا ہے اس میں لکھتے ہیں ”کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کی نسبت بجکم والہام الہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور اقرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی بیکارہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدائے تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لاوے۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۱۹) اشتہار کا مضمون تو معلوم ہوا خطوط کا ذکر آئندہ آئے گا۔ جن میں مرزا قادیانی نے اس الہام کی سچائی پر قسم کھائی ہے مگر خدا کی رحمت و اسعہ نے سچائی کو نہایت صفائی سے حقوق پر ظاہر کر دیا اور مرزا احمد بیگ کی لڑکی ان کے نکاح میں نہ آئی۔ دوسرے شخص سے اس کا نکاح ہوا اور اس وقت تک اسی کے نکاح میں ہے اور مرزا قادیانی کو مرے ہوئے تین برس سے زائد ہو گئے۔ (۱۰) ان کا یہ مقولہ ہے کہ ”بے دینوں کو مسلمان بنائے گا“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

(۱) مرزا قادیانی کا یہ جملہ ھیچہ الوہی کے اس جواب کو محض غلط ثابت کر رہا ہے کہ ظہور نکاح کے لئے شرط تھی اور شرط کے پائے جانے سے نکاح صحیح ہو گیا بھائیو! ذرا آنکھیں کھولو اور دیکھو۔ مع حکیم نور الدین وغیرہ اپنے مرشد کے کلام کو غور سے ملاحظہ کریں۔ کہ کس صراحت سے اس منکوحہ کی تخصیص خاص اپنے لئے کر رہے ہیں اس کو مثل اقبوا الصلوٰۃ کے ٹھہرانا کیسا اندھیر ہے تمام جماعت قادیانی کی آنکھوں پر کیسا پردہ پڑا ہے؟ جن دو چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہو جن کا فرق آفتاب کی طرح روشن ہو ان دونوں کو حکیم صاحب یکساں بتاتے ہیں افسوس صد افسوس۔ اس کی تفصیل تیرہ میں ہوگی۔ (مع مرزا محمود اس قول کو دیکھیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں کہ اس کے بعد جو مرزا قادیانی نے بار بار کہا ہے کہ وہ لڑکی لوٹ کر میرے پاس آئے گی یہ پیشین گوئی نہیں ہے بلکہ یہ مقولہ اس وقت کا ہے جب اس کے اول نکاح سے مایوس ہو چکے ہیں پہلا قول یہی ہے جو یہاں نقل کیا گیا اور آئندہ ازالہ الادہام سے نقل کیا جائے گا۔

یعنی جب وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی تو بہت سے مخالف بے دین ایمان لائیں گے جب وہ لڑکی نکاح میں نہ آئی تو یہ لکھتا بھی غلط ہوا کہ اس کے نکاح میں آنے سے بے دین مسلمان بنیں گے (۱۱) اسی اشتہار کے آخر میں ہے ”گو اول میں احق لوگ بدگوئی کرتے ہیں لیکن آخر میں خدا کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے“ اس کا غلط ہونا بھی اظہر من الشمس ہو گیا اس معاملہ میں نہ خدا کی مدد ان پر ہوئی نہ ان کے مخالف شرمندہ ہوئے بلکہ مرزا قادیانی شرمندگی کا داغ قبر میں اپنے ساتھ لے گئے۔

اور یہ بھی یقین کر لیں کہ اس معاملہ میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی اور اگر ایسے صاف و صریح اور تاکیدی مضمون میں تاویلیں چلیں تو پھر دین کوئی چیز نہ رہے گا اور قرآن و حدیث کے صاف اور صریح معنی کو ہر نفس پرست جدھر چاہے گا پھیر لے جائے گا۔ (۱۲) اسی اشتہار کا آخری جملہ یہ ہے ”اور سچائی کے کھٹنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی“ اس کا غلط ہونا تو آفتاب کی طرح چمک رہا ہے کہ ہر طرف سے صدا آ رہی ہے کہ مرزا قادیانی کی ایسی عظیم الشان پیشگوئی غلط نکلی اور مرزا قادیانی کا ذب ثابت ہوئے یہ بارہ باتیں تو ان کے اصل اشتہار میں تھیں۔

اب اس کے تتمہ کو دیکھئے اس میں پانچ باتیں اپنے مخالفین کے لئے کہتے ہیں نمبر۔ ”اللہ تعالیٰ ان پر قہری نشان نازل کرے گا بھلا جس پر خدائے تعالیٰ کا قہری نشان نازل ہو اس کا کیا حال ہوگا۔“

نمبر۔ ”اللہ تعالیٰ اس سے لڑے گا“ نمبر۔ ”انہیں انواع و اقسام کے عذابوں میں مبتلا کرے گا“ نمبر۔ ”وہ مصیبتیں ان پر اتارے گا جن کی ہنوز انہیں خبر نہیں“ اس کے علاوہ اس کا بھی یقین دلانا چاہتے ہیں کہ نمبر۔ ”ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو اس عقوبت سے خالی رہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۰)

الغرض اشتہار مذکور اس کے اور تتمہ میں سولہ پیشین گوئیاں تھیں اور ایک قبولیت دعا کا اظہار تھا۔ یہ سترہ خبریں مرزا قادیانی نے دی تھیں اس میں سے سولہ کا غلط ہونا تو اظہر من الشمس ہو گیا البتہ ایک احمد بیگ کے مرنے میں گفتگو ہے اس کی تشریح حصہ دوم میں آئے گی اور دکھا دیا جائے گا کہ یہ پیشین گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔

مقام انصاف ہے جس کے میسوں اشتہاروں میں سے ایک اشتہار میں سولہ

باتیں غلط ثابت ہوں اور صریح جھوٹ نکلیں اسے مجدد وقت اور نبی مانا جائے؟ بھائیو! کچھ تو غور کرو۔ اب بغرض اتمام حجت کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے نصوص قطعہ اور توریت مقدس سے ثابت ہے کہ اگر مدعی نبوت کی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹا ہے پھر جس کے سولہ جھوٹ ایک اشتہار میں ایک معاملہ کے متعلق ثابت ہو جائیں تو اسے کیا کہا جائے گا انصاف سے اس کا جواب دو کیا ایسے شخص کو بزرگ اور مقدس کہہ سکتے ہیں؟

الحاصل صرف اس اشتہار کا مضمون اور اس کا نتیجہ مرزا قادیانی کی حالت معلوم کرنے کے لئے کافی ہے اسی سے ان کا سچا یا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہو جاتا ہے اس اشتہار کے بعد مرزا قادیانی نے اس پیشین گوئی کا ذکر اپنی مایہ نحر کتاب ازالۃ الادہام میں کیا ہے جس میں نہایت شد و مد سے الہامی طور سے اپنا یقین مرزا قادیانی نے ظاہر کیا ہے کہ احمد بیک کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔

میں اس کی عبارت نقل کرتا ہوں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ اس پیشین گوئی کے سچے ہونے پر انہیں کس قدر وثوق تھا اور اسے کیسی با عظمت اور مہتمم بالشان سمجھتے تھے چنانچہ تحریر کرتے ہیں۔

”خداے تعالیٰ نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیک ولد عرف گاہاں بیک ہوشیار پوری کی (۱) دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گی اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن (۲) آخر کار ایسا ہی ہو گا۔ اور فرمایا کہ (۳) خداے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور (۴) ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس (۵) کام کو ضرور پورا کرے گا۔ (۶) کوئی نہیں جو اس کو روک سکے چنانچہ اس پیشین گوئی کا مفصل بیان معہ اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات

اس کتاب کا نہایت عمدہ جواب مولانا محمد انوار اللہ خاں صاحب بہادر حیدر آبادی نے دیا ہے افادۃ الافہام اس کا نام ہے طالبان حق اسے ضرور ملاحظہ کریں (۲) اسی عبارت میں مرزا قادیانی کے چھ جملے ہیں یہ جھوٹوں جملے نہایت صراحت سے ظاہر کر رہے ہیں کہ احمد بیک کی لڑکی کا نکاح خاص مرزا قادیانی سے ہو گا اس کے ظہور کے لئے کوئی شرط نہیں ہے اگر کوئی شرط ہے تو وہ شرط ضرور پوری ہوگی اس کے بعد وہ نکاح میں آئے گی کوئی شرط یا کوئی دوسری بات اسے روک نہیں سکتی بھائیو! خدا کے لئے غور کرو اور اپنی جانوں پر رحم کر کے صریح کذب سے ہاتھ اٹھاؤ۔

مقرر شدہ کے اور مع اس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طود پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچیں ہوئی ہیں اور ہر ایک کو جو ان کے حال سے خبر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیا ہی متعصب ہو گا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدائے تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

(پھر لکھتے ہیں) اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶- اپریل ۱۸۹۱ء سے پوری نہیں ہوئی تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اس وقت گویا پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا

۱۔ مرزا قادیانی کے ان جملوں پر تھوڑا تاثر کرنے سے یقین ہو جاتا ہے کہ اس پیشین گوئی کے غلط ہونے کے بعد جو باتیں خلیفہ نورالدین صاحب اور دوسروں نے بتائی ہیں وہ محض غلط ہیں۔ علیہ عبارت بھی مکرر دیکھی جائے کس صفائی سے آفتاب کی طرح روشن کر رہی ہے کہ اس پیشین گوئی سے مقصود یہی ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ اس کے سوا کچھ اور مقصود بتانا محض غلط اور مرزا قادیانی کے کلام کے بالکل خلاف ہے اور اس الہام نے غلط فہمی کے احتمال کو بھی اٹھا دیا۔ علیہ وہ الفاظ ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کے مریدوں کو بڑے دھوکے میں ڈال رکھا ہے جو ان کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی اس کی نسبت یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا الہام تو صحیح ہے لیکن مرزا قادیانی کو اس کے معنی سمجھنے میں غلطی ہوئی مگر انہوں نے اس قدر خیال نہیں کرتے کہ جس الہام کی تفسیر اور توضیح بار بار کی توجہ اور الہام کی گئی ہو جس میں غلط فہمی کے خیال کو غلط بتا دیا ہو اور اس کے مطلب میں شک کرنے کو تاکید سے منع کیا ہو پھر وہاں بھی غلط فہمی اور خطائے اجتہادی بتائی جائے کیسا غضب ہے اور کیسا صریح مرزا قادیانی کو جھوٹا کہنا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تب اسی حالت میں قریب الموت میں مجھے الہام ہوا۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ۔ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے سو اس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر، سو میں نے سمجھ لیا کہ یہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نوامیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آ جاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدائے تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے ان کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نوامید کر دیا تو نوامید مت ہو۔“ (ازالہ دوم حصہ اول ۳۹۶-۳۹۹ خزائن ج ۳ ص ۳۰۵-۳۰۶)

اب اس عبارت میں ذیل کے جملے ملاحظہ کیجئے۔

- (۱) کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا یعنی وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ (۲) خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ (۳) ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھائے گا۔ (۴) اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ (۵) کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

ان پانچ جملوں کو دیکھا جائے کس زور سے اس کا نکاح میں آنا مرزا قادیانی بیان کر رہے ہیں اور یہ بھی بتا رہے ہیں کہ اس کے ظہور کے لئے کوئی شرط نہیں ہے اس نکاح کو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اس بیماری میں جو اس پیشین گوئی کے ظہور میں تردد ہوا تھا (بقیہ حاشیہ) مگر جماعت مرزائیہ کی عقل کیسی جاتی رہی ہے کہ انہیں سچا ثابت کرنے کے لئے ایسی باتیں بناتے ہیں کہ وہ باتیں بھی انہیں جھوٹا ثابت کرتی ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے۔ افسوس ان کی تیرہ درونی پر۔ اس کے سوا یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ غلط فہمی کی کوئی حد ہے اور اس کے معنی سمجھنے میں غلطی ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس کی تشریح علامہ قاضی عیاضؒ نے شفا میں اچھی طرح کی ہے اگر علم ہو تو اس میں دیکھو اور بالخصوص ایسے الہام میں جو برسوں ہوتا رہا ہو اور اس کے صحیح سمجھنے پر بھی الہام ہوا ہو اور اس کے غلط فہمی پر مرزا قادیانی کی ردیابی ہوتی ہو۔ میں نہایت استحکام سے یقینی طور پر کہتا ہوں کہ نبی سے ایسی غلطی کا ہونا غیر ممکن ہے کہ برسوں اس پر قائم رہے اور بڑے زور و شور سے اپنا یقین ظاہر کرتا رہے پھر آخر میں رسوا ہو۔ اگر ایسے الہام میں بھی غلط فہمی ہو سکتی ہے تو پھر اس کی کسی بات پر اعتبار نہیں ہو سکتا۔ جس الہام میں اسے نبی ہونے کی خبر دی گئی ہے اس میں غلط فہمی نہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی جب دونوں الہام مکرار اور استحکام میں یکساں ہوں غرض یہ قول مرزا قادیانی کے سب دعووں کو غلط کر دیتا ہے)

وہ بھی دور کر دیا گیا اور کہہ دیا گیا کہ اس کے ظہور میں تردد نہ کر اس کا ظہور ضرور ہوگا مرزا قادیانی کو الہام کے نہ سمجھنے کا خیال ہوا تھا وہ بھی دور کر دیا گیا اب اس میں اجتہادی غلطی بتانا اس الہام کو مشابہات میں سمجھنا مرزا قادیانی کو جھوٹا کہنا ہے اگر کچھ خوف خدا ہے تو اس میں غور کرو۔ اگر زیادہ تمہارے سمجھ میں نہ آئے تو اسے بخوبی سمجھ سکتے ہو کہ یہ پانچوں جملے جو میں نے ابھی نقل کئے ہیں یہ تو علانیہ جھوٹے ہو گئے ان کے جھوٹے ہونے میں تو کوئی تردد نہ رہا اب تمہیں اختیار ہے کہ مرزا قادیانی کے ان جملوں کو جھوٹا کہو یا نکاح فصیح ہوتے کو غلط سمجھو۔

چھٹا..... وہ الہام جھوٹا ہوا جو انہیں سخت بیماری میں ہوا تھا اور سولہ جھوٹوں کی تعداد پہلے بیان کی گئی ہے غرضکہ اس نکاح کے نہ ہونے سے بیان مذکور سے ۲۲ جھوٹ مرزا قادیانی کے کلام میں یہاں تک ثابت ہوئے۔

اب حضرات مرزائیوں کو اختیار ہے کہ انہیں مرزا قادیانی کی طرف منسوب کریں یا خدا کی طرف (نعوذ باللہ)

مگر یہ ضرور انہیں ماننا ہوگا جس طرح یہ یقینی الہامات مرزا قادیانی کے غلط ہو گئے اسی طرح ان کے مسیح موعود ہونے کا الہام بھی غلط اور محض غلط ہے دونوں الہاموں کی حالت یکساں ہے ان الہاموں کے غلط ہونے کے علاوہ ایک اور غلط بیانی لائق ملاحظہ ہے خیال فرمائیے اسی ازالۃ الادہام کی منقولہ عبارت میں لکھتے ہیں کہ جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے حالانکہ محض غلط ہے اشتہار نقل ہو چکا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ پیش گوئی کا مضمون انسانی طاقت سے باہر ہے کسی کا نکاح میں آ جانا کسی کا مرنا کسی کا پیدا ہونا کسی پر مصیبت کا آنا ایسی چیزیں ہیں جن کی خبر رمال اور نجومی وغیرہ کثرت سے دیا کرتے ہیں ان میں بعض جھوٹی ہو جاتی ہیں اور بعض سچی نکلتی ہیں۔

اب جماعت مرزائیہ اور خصوصاً خلیفہ المسیح فرمائیں کہ اس اشتہار میں کون سی بات ایسی ہے جو رمال۔ نجومی۔ کا ہن نہیں بتاتے۔

اے بھائیو! اب تو رمال۔ نجومی کے پیش کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی اب تو عیاں ہو گیا کہ جو کچھ مرزا قادیانی نے کہا تھا وہ غلط تھا کیونکہ وہ پیش گوئی غلط ہو گئی اور

جتنے بیانات اس کے متعلق تھے وہ سب غلط ثابت ہوئے۔

پھر کیا اب بھی کوئی سمجھ دار خدا سے ڈرنے والا مرزا قادیانی کو سچا مان سکتا ہے؟ جن حضرات کو مرزا قادیانی کے حالات سے زیادہ واقفیت حاصل کرنا ہو وہ آئندہ بیان کو غور سے دیکھیں۔

ناظرین جب مرزا قادیانی اور ان کے حواریوں کی نہ آسمان پر شنوائی ہوئی ہزاروں دعا کرتے کرتے تھک گئے نہ زمیں والوں نے ان کی طرف توجہ کی تو مجبور ہو کر بعض اعرہ کو اور لڑکی کے والد کو عاجزانہ خط لکھے جو لائق دید ہیں جن سے مرزا قادیانی کی حالت پر پوری روشنی پڑتی ہے۔ پہلا خط جو مرزا قادیانی نے اپنے سہمی کو لکھا

مشفق مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سنا تا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گذرے گا مگر میں للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز مانتے ہیں۔ اور دین کی پروا نہیں رکھتے آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر بڑی عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دھڑی یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں عیسائیوں کو ہنسنا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر

(نکاح کے اصل کرنے والے لڑکی کے باپ مرزا احمد بیگ ہیں اس لئے اصل دشمن وہی ہوئے اور دین اسلام کے دشمنوں میں اول نمبر ان کا ہوا مگر آئندہ ناظرین ملاحظہ کریں گے کہ مرزا قادیانی انہیں اپنا مکرم لکھتے ہیں اور بہت کچھ خوشامد کی باتیں مانتے ہیں۔

لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے۔ روسیہ کیا جائے یہ اپنی طرف سے ایک
 تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچالینا ۲ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر میں اس کا ہوں گا تو
 ضرور مجھے بچالے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو
 کیوں نہ سمجھ سکتا؟ کیا میں چوبڑا یا چمڑا تھا جو مجھ کو لڑکی دیتا عاری یا تنگ تھی؟ بلکہ وہ تو اب
 تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے
 نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو
 آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو
 اور وہ میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیارے وہی میری عزت کے پیارے ہیں اور
 چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیہ ہو خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیہ کرے مگر
 اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا نے
 تعالیٰ سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی صاحبہ نے
 مرزا قادیانی کے اس کلام سے ظاہر ہوا کہ اس لڑکی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آنا ان کی خواری اور
 ذلت اور روسیاسی کا باعث ہوگا جب وہ لڑکی ان کے نکاح میں نہ آئی تو جنہیں مرزا قادیانی دین اسلام
 کے سخت دشمن بتاتے ہیں وہ کامیاب ہوئے اور ان کے مقابلہ میں مرزا قادیانی ذلیل و خوار اور روسیہ
 ہوئے اب غور سے دیکھا جائے کہ یہ ذلت و خواری کس کی طرف سے ہوئی اس کا نہایت سچا اور صاف
 جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ روسیاسی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی کیونکہ اول اس کی طرف سے
 پیام نکاح کا الہام ہوا پھر یہ الہام ہوا کہ وہ ہر طرح تیرے نکاح میں آئے گی۔ ایسے پختہ وعدہ کے بعد
 بھی وہ نکاح میں نہ آئی اور خدائے تعالیٰ نے اپنا پختہ وعدہ پورا نہ کیا اس سے قطعاً ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ
 نے مرزا قادیانی کو ذلیل و خوار کیا اور بخوبی ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی خدا کے پیارے اور اس کے رسول
 ہرگز نہ تھے۔ ایسے جملہ نہایت قابل غور ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کا نہایت پیارا اور
 اس کا کمال مقرب بتاتے ہیں جس کے دعا قبول کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ خاص طور سے کر چکا ہے وہ
 نہایت عاجزی اور بے کسی سے کہہ رہا ہے کہ اگر میں اللہ کا ہوں گا یعنی اس کا پیارا اور مقرب ہوں گا تو وہ
 مجھے بچالے گا مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بچایا اور مرزا قادیانی اپنے قول کے بموجب روسیہ
 ہوئے اور یہ روسیاسی خدا کی طرف سے ہوئی کیونکہ اس نے نہیں بچایا کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی نبی
 نے اس طرح کیا ہو اور وہ سچا مانا گیا ہو مگر مرزا قادیانی جماعت احمدی بن کر مرزا کو مان رہی ہے۔ اس سے
 صاف مفہوم ہے کہ صرف نکاح پر آپ کی خواری مرتب تھی جو ہو چکی ہے ہمارا بھی صاف ہے۔

جوش میں آخر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر میں ہے بے شک وہ طلاق دیوے ہم راضی ہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے؟ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے جو چاہے کرے ہم اس کے لئے اپنے خولیشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے مرتا مرتا رہ گیا کہیں مرا بھی ہوتا یہ باتیں آپ کی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہیں بے شک میں ناچیز ہوں ذلیل ہوں اور خوار ہوں۔ مگر خدائے تعالیٰ کے ہاتھ میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے جینے سے تعلق رکھنے کی کیا حلاوت ہے لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے بالاتر آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود خفا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بندھ کرادو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہوگا لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آ جائیں

امروز قادیانی کی اس صورت حال کی زبان پر یہ شعر ہوگا۔

آہ دشمن کے طر دوست کے ہند آسمانوں کو جو
کیا کیا مصیبتیں نہ سبیں تیرے واسطے

امروز قادیانی کا یہ تقدس دیکھا جائے کہ صرف اپنی خواہش نہ پوری ہونے کی وجہ سے بلا تصور اپنی بہو کو طلاق دلاتے ہیں اور دھمکی دے کر اسے مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ جملہ مرزا قادیانی کا لائق غور ہے کیسی عاجزی سے اپنے سہمی کی سنت کر رہے ہیں کوئی اہل اللہ کسی دنیا دار سے اپنے مطلب کے لئے ایسی عاجزی نہیں کر سکتا بالخصوص وہ جنہم جس کو الہام الہی نے یقین دلا دیا ہو کہ یہ نکاح ضرور ہوگا۔

اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء (کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۷ تا ۱۲۵) جن کے نام یہ خط لکھا گیا ہے وہ مرزا قادیانی کے سمدھی ہیں اور ان کی بیوی جتنی مرزا قادیانی کی سمدھن احمد بیگ کی بہن ہیں ان کی بیٹی مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد کو بیاہی ہے اس خط میں کئی باتیں قابل غور ہیں جن سے ان کی حالت کا کامل فیصلہ ہوتا ہے۔

(۱) جو لوگ مرزا قادیانی کے اس نکاح کے مخالف ہیں اور نکاح نہیں کرتے یا کرنے سے روکتے ہیں مثلاً احمد بیگ اور اس کے خاص اعزہ وہ اسلام کے دشمن ہیں۔

(۲) مرزا قادیانی نے مکرر ظاہر کیا کہ محمدی سے نکاح نہ ہونے پر ان کی ذلت و خواری موقوف ہے یعنی اگر محمدی میرے نکاح میں نہ آئی تو میں (مرزا قادیانی) ذلیل اور روسیہ ہوں گا۔

اس کلام سے نہایت روشن ہے کہ اس پیشین گوئی کے لئے کوئی ایسی شرط نہ تھی جس کی وجہ سے مرزا قادیانی پر روسیہ کا داغ نہ آئے اگرچہ پیشین گوئی پوری نہ ہو الغرض جب وہ عورت نکاح میں نہ آئی تو مرزا قادیانی اپنے قول کے بموجب ذلیل و روسیہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں روسیہ ہی سے نہ بچایا۔

(۳) احمد بیگ نے اپنی لڑکی کا رشتہ کر دیا عنقریب وہ نکاح کرنے والے ہیں۔

بناظرین غور کریں ابھی تو رشتہ توڑنے پر خدا کا خوف دلا چکے ہیں اور ابھی خود رشتہ توڑنے پر صرف آمادہ ہی نہیں بلکہ قسم کھا رہے ہیں برائے خدا حضرات مرزائی فرمائیں کہ رسول اللہ کا یہی شیوہ ہے منہاج نبوت اسی کو کہتے ہیں؟ کہیں پر تو خوف خدا کر کے مرزا قادیانی کی بے عزتوں کو دیکھیں اور انہوں جانوں پر رحم فرمائیں۔

اب مرزا قادیانی اس کی بہن اور اس کے بہنوئی سے بار بار نہایت زور سے تحریک کرتے ہیں کہ اس کا نکاح نہ ہونے دو اور مقابلہ اور لڑائی کر کے اسے روک دو اور ان کے قول و قرار کو فتح کرا کے مجھ سے نکاح کرا دو۔ اب یہاں مرزا قادیانی کئی امر نامشروع کے مرتکب ہوئے۔

(۱) یہ کہ بہن کو بھائی سے لڑنے کے لئے کہتے ہیں۔

(۲) یہ کہ ایک بھائی مسلمان ایک شخص سے قول و قرار کر چکا ہے اور اس کے ایفا کے لئے وہ تیار ہے مرزا قادیانی اس پختہ اقرار کو توڑ دینے اور توڑوا دینے پر اصرار کر رہے ہیں اور بالتصریح اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل ۳۷) کے خلاف تعلیم دے رہے ہیں۔ البتہ جماعت مرزائیہ اپنے مذہب کے بموجب یہ کہہ سکتی ہے کہ جب خدا ہی اپنے عہد و وعدہ کا پابند نہیں نہایت پختہ عہد کر کے پورا نہیں کرتا پھر اس کا رسول بھی اسی کا پیرو ہے ع وزیر جنس شہر یارے چنان۔

(۳) بیٹے کا عاق کرنا بھی مرزا قادیانی کے نزدیک کوئی شرعی بات ہے جس کی وجہ سے وہ بیٹا وراثت سے محجوب ہو جائے حالانکہ شریعت محمدیہ میں عاق کرنا موانع ارث میں نہیں ہے اب یا تو مرزا قادیانی شرع محمدی کے مسئلے سے ناواقف تھے یا شریعت محمدیہ کے خلاف جدید حکم نافذ کیا اور بیٹے کے حقوق کو مانع ارث ٹھہرایا۔

(۴) رشتہ ناتہ کے توڑنے سے دوسروں کو منع کیا اور خلاف حکم خداوند ٹھہرایا۔ مگر خود رشتہ ناتہ توڑنے کے لئے قسم کھاتے ہیں یعنی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ کے لئے رشتہ توڑ دیں گے اگر تم خلاف شریعت امر کرنے میں ہمارے معین و مددگار نہ ہو گے۔

(۵) ان باتوں کے علاوہ اب میں حق پرستوں کی خدمت میں منت سے کہتا ہوں کہ اس مضمون میں غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی اپنے سہمی کو کیسی اسلامی غیرت دلا رہے ہیں۔ اپنی رسوائی دکھلا رہے ہیں اور پھر اس نکاح کے روکنے کی تدبیریں بتا رہے ہیں پھر مضطرب ہو کر عاجزی سے فرما رہے ہیں کہ آپ کو لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگم کو خط لکھیں کہ دوسری جگہ عقد کرنے سے باز آ جائے اس اضطراب اور عاجزی کو دیکھئے اور اس الہام کے دعوے کو ملاحظہ کیجئے جنس پر قسم کھا رہے ہیں اور نہایت شدت اور بے تہدشی کے ساتھ اپنے جزم و یقین کا اعلان کر رہے ہیں پھر ایک بار نہیں مکر رہے کر بار بار۔

بھائیو! کیا اب بھی شبہ رہ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی الہام کے دعوے میں سچے نہیں ہیں! انہیں الہام ہر گز نہیں ہوا یہاں ہمیں کوئی پہلو نہیں ملتا ہے جس سے ہم مرزا قادیانی کو قصداً غلط بیانی سے بچائیں بلکہ اس کہنے پر مجبور ہیں کہ لوگوں میں نبی بننے کو اور ڈرا کر مطلب نکالنے کو الہام کا دعویٰ زور و شور سے کیا اور خاکی طور سے عاجزی اور مطلب برآری کی تدبیریں کیں۔

سمجھتے ہوں گے کہ خاکی خطوط کو کون دیکھے گا اور کس پر ظاہر ہوگا؟ اعلان کو ہر شخص دیکھے گا۔ پھر اگر ان دھمکیوں اور تدبیروں سے مطلب نکل آیا تو کام بن گیا اور لوگوں میں پیش کرنے کو نبوت کی ایک دلیل ہاتھ آگئی اس لئے پہلے سے اسے عظیم الشان نشان مشہور کیا انہیں اپنی تدبیروں پر یقین تھا کہ میں کامیاب ہوں گا اور ظاہر ہے کہ لڑکی کے والدین قرابت مند تھے اور بقول انہیں کے مرزا قادیانی کچھ چوہڑے چمار نہیں تھے صاحب ثروت صاحب جاہ تھے پھر انکار کی کیا وجہ۔

مگر خدائے تعالیٰ کو بہت سی خلقت کو گمراہی سے بچانا تھا اس لئے ان کے قرابت مندوں کے ایمان کو پختہ کر دیا وہ کسی لالچ میں نہ آئے کسی دھمکی سے نہ ڈرے۔ (۶) یہ امر لحاظ کے لائق ہے کہ بعض امور شریعت محمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں اور دوسروں کو خلاف کرنے کا اشتعال دے رہے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

اپنی سمدھن کو کہتے ہیں کہ اگر سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھائیں تو کیوں نہ سمجھتا بھائی سے سخت مقابلہ کرنے کے لئے اشتعال ہو رہا ہے۔

پھر سمدھی صاحب کو لکھتے ہیں کہ اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیں۔ بھلا یہ کوئی انسانیت ہے کہ بھائی اپنی لڑکی کا رشتہ کر چکا نکاح کے لئے عہد و پیمان مستحکم ہو لیا یہاں تک کہ تاریخ نکاح کی معین ہو گئی اب بھی سمدھن صاحبہ کو

(اس پر طرہ یہ ہے کہ کچھ تمویزی بہت رمل سے کام لیا ہوگا۔ زاپچ میں پہلی شکل (جوبیاں) کی نقلی قیاس غالب کر لیا کہ مقصود براری پر دال ہے اتنا غور نہ کیا کہ زاپچ کی دوسری شکل میں (نئی) موجود ہے۔ جو پہلی شکل کے سعادت کا سخت مخالف ہے۔ حضرت جی منسوبات رمل میں بھی پھڑی رہے تاج الہام ربانی چہ رسد۔ ابوالجود عبدالرحمن) (مرزا قادیانی کے جب رشتہ کا پیام کو احمد بیک نے منکوح نہیں کیا اس نے سلطان محمد سے نکاح ٹھہرایا اس کے بعد پھر اس سے پیام نکاح کرنا خلاف شریعت ہے)۔

بڑے زور سے اشتعال ہو رہا ہے کہ بھائی سے لڑے اور اس عہد و پیاں کو توڑوا دے اور ان سے نکاح کرا دے۔

بھائیو! کچھ تو انصاف کیجئے کیا نبی کی یہی شان ہے اور مسیح موعود کی یہی پہچان ہے؟ کہ بھائی بہنوں میں لڑائی کراوے اور ایک شخص سے قول و قرار شرعی ہو چکا ہے اور حسب دستور طرفین کا کچھ صرف بھی ہو لیا ہے یہ سب کچھ خیال نہ کرے اور عہد و پیاں شرعی کو توڑ کر آپ سے نکاح کرا دے۔

اے مرزائیو! منہاج نبوت یہی ہے لنبیا کی یہی روش ہے ذرا خدا کا خوف کر کے اس کا جواب دو! پھر اسی پر قناعت نہیں ہے کچھ اور بھی فرما رہے ہیں کہتے ہیں ”کہ اگر ایسا نہ کرو گی تو مجھے خدا کی قسم ہے کہ ہمیشہ کے لئے تمامی رشتے ناطے (ناتے کی خرابی ہے) توڑ دوں گا اور فضل احمد اگر میرا وارث بننا چاہتا ہے تو آپ کی لڑکی کو گھر میں نہ رکھے گا“ یعنی طلاق مغلفہ دے دے گا۔

میرے پیارے بھائیو! ذرا غور کرو کہ ایک عورت کی خواہش میں یا اپنی پیشین گوئی کے سچا کرنے کے لئے قطع رحم پر قسم کھائی جاتی ہے۔ میاں بی بی! میں جدائی کرائی جاتی ہے پھر کون میاں بیوی ایک لائق بیٹا اور نیک بخت عقیقہ بہو اور پھر بلا قصور اگر بہو کا ماموں یا دوسرا شخص کہنا نہیں مانتا تو اگر قصور وار ہیں تو وہ ہیں غریب بہو اور بیٹے نے کیا کیا؟ جو ان میں جدائی کرائی جاتی ہے اگر بیٹا جدا نہ کرے تو اسے وراثت سے محرومی کی دھمکی دی جاتی ہے کیا نبی یا برگزیدہ خدا سے ایسا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ وہ لائق نفرت کام ہے جسے شریعت اور عقل دونوں نہایت برا بتاتے ہیں۔

(بڑا لطف تو یہ ہے) کہ اسی خط میں لکھ رہے ہیں ”کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا سے ڈرو“ اس جملہ سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی رشتہ توڑنا گناہ ہے بری بات ہے اس لئے خدا سے ڈرا رہے ہیں مگر خود اسی گناہ کے ارتکاب پر تیار ہیں اور اپنے خاص ذی رحم پر ظلم کرنے پر آمادہ ہیں۔

اے حق کے جاں نثارو! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خدا کے برگزیدہ جن کو وہ

یعنی بے چارہ فضل احمد ناکردہ گناہ مرزا قادیانی کے صاحبزادے اور نیک بخت عزت بی بی اپنی بہو۔

اپنے خطاب اور الہام سے نوازتا ہے وہ ایسے ہی ناخدا ترس ہوتے ہیں؟ ایسے شخص حضرت رحمتہ للعالمین کا ظل ہو سکتے ہیں؟ جس کا دعویٰ مرزا قادیانی کر رہے ہیں ذرا سوچ کر فرمائیے۔ یہ خط تو سمجھی صاحب کے نام تھا ایک دوسرا خط اسی روز سمجھی صاحبہ کو بھی اسی مضمون کا لکھا ہے اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

دوسرا خط سمجھن صاحبہ کے نام

”والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدائے تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا“ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہو گا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائے گا جس کا مضمون یہ ہو گا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا نکاح کسی دوسرے سے ہو گا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میرے وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے

(ا) خود تو خلافت شریعت رشتہ ناتہ توڑنے پر آمادہ ہیں اور دوسروں کو نصیحت ہو رہی ہے۔ (ب) جناب مسیح موعود مہدی مسعود نے اس گناہ میں اپنے خلیفہ کو بھی شریک کر لیا۔ (ج) بیٹے کو عاق کرنے اور وراثت سے محروم کرنے کی دھمکی دینا اور اس پر قسم کھانا۔ مرزا قادیانی کے جدید شرعی احکام ہیں۔ جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہیں)

بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرتا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدائے تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔

(راقم مرزا غلام احمد از لودھیانہ اقبال منچ ۲۴ مئی ۱۸۹۱ء، (مکمل فضل رحمانی ص ۱۲۷))

اس خط کا مضمون بھی وہی ہے جو اس سے قبل کے خط میں ہے مگر مجھے یہ دکھانا ہے کہ انصاف پسند حضرات مرزا قادیانی کے تحریر کو اور اس کے مضمون کو غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تحریر عامیانہ معمولی اہل غرضوں کی سی ہے یا اس میں کچھ بھی تہذیب اور متانت اور تقدس کا شائبہ ہے؟ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ کوئی مہذب دیندار صاحب متانت بار بار اس طرح قسم کھا سکتا ہے جس طرح مرزا قادیانی کھا رہے ہیں اور وہ بھی کسی جائز امر پر نہیں بلکہ رشتہ نات توڑنے پر جو شریعت محمدیہ میں جائز نہیں ہے اور خود بھی اسے برا بتاتے ہیں بیٹے کو محروم الارث کر رہے ہیں اس وجہ سے کہ اگر وہ بلا قصور اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور طلاق بھی وہ جو شریعت محمدیہ میں مکروہ ہے یعنی تین طلاق ایک ہی مرتبہ دینا۔ کوئی قادیانی کسی نبی کی یا کسی بزرگ کی سوانح عمری میں ایسی باتیں دکھا سکتا ہے؟ ہر گز نہیں تقدس کی شان ایسی باتوں سے منزہ ہے یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ ان خطوں سے مرزا قادیانی کا اضطراب کس قدر ظاہر ہوتا ہے اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے قلب مطمئنہ عنایت فرمایا ہے انہیں ایسے اضطراب سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ اب مجھے اس قدر اور کہنا ہے کہ مرزا قادیانی نے اس خط میں چند حکم نافذ کئے ہیں جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہیں۔

(پہلا یہ کہ) اگر احمد بیگ اپنی لڑکی سے ہمارا نکاح نہ کرے تو فضل احمد ہمارا بیٹا ان کی بھانجی (عزت بی بی کو) طلاق دے دے یہاں میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس کہنے سے فضل احمد پر طلاق کا دے دینا فرض یا واجب ہو گیا تھا یا نہیں؟ اگر فرض یا واجب ہو گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بلا قصور کسی وقت اپنی بیوی کو طلاق مغلفہ دے دینا فرض ہو جاتا ہے۔ یہ حکم شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اور اگر فرض واجب نہ ہوا تھا اگر فضل احمد اس پر عمل نہ کرے اور اپنی بیوی کو طلاق نہ دے تو گنہگار نہیں ہو سکتا اور کسی سزا کا مستحق ہو سکتا

ہے پھر اسے ترکہ سے محروم کر دینا شریعت محمدیہ کے خلاف ہے بہر حال دونوں صورت میں مرزا قادیانی کے کلام سے ایک حکم ثابت ہوتا ہے جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اور ایسا حکم ہے کہ کوئی سلیم العقل شریف الطبع اسے پسند نہیں کر سکتا۔

(دوسرا یہ کہ) اگر فضل احمد طلاق نہ دے تو عاق کیا جاوے اور ایک پیسہ وراثت کا اسے نہ ملے اس پر بہت زور ہے اور ایک ہی خط میں مکرر لکھا ہے اس حکم کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ بیٹے کو عاق کرنا اور وراثت سے اسے محروم کر دینا شریعت محمدیہ کا مسئلہ تو نہیں ہے کیا موانع ارث میں عاق کرنا بھی کوئی مانع ہے؟ ہر گز نہیں پھر مرزا قادیانی خلاف شریعت محمدیہ یہ تشریحی حکم اپنی طرف سے دے رہے ہیں۔

ان دونوں حکموں کا حاصل یہ ہوگا کہ اگر بیٹا اپنی بیوی کو بلا قصور طلاق نہ دے تو اولاد کے لئے جو حکم خداوندی ہے اسے ہم نہ مانیں گے اور بیٹے کو محروم الارث کر دیں گے اس پر بہت زور ہے اور بار بار جتاتے ہیں حضرات مرزائی انصاف سے فرمائیں کہ ایسے ہی احکام منہاج نبوت کے مناسب ہیں؟ یہاں سے مرزائیوں کا یہ کہنا بھی غلط ہو گیا کہ نبوت تشریحی ختم ہو چکی ہے مرزا قادیانی کی نبوت ظلی ہے تشریحی نہیں ہے حالانکہ بیان مذکور سے معلوم ہوا کہ مرزا جی نے تشریحی حکم نافذ کئے اور جب کسی قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ حضرات مرزائی جناب رسالت حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (نعوذ باللہ منہا) خاتم النبیین! نہیں مانتے۔ آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس خط کا آخری جملہ یہ ہے کہ جس دن (محمدی کا) نکاح ہوگا۔ اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔

یہ بالکل غلط ثابت ہوا کیونکہ اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا اور ان کے بیٹے (فضل احمد) نے اپنی بیوی (عزت بی بی کو طلاق نہ دی) یہاں سے ظاہر ہے کہ محض قیاس سے مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ جس دن اس لڑکی کا نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا اور قیاس کی وجہ ظاہر ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا کہنا مانے گا وراثت کی طبع بھی کچھ ہوگی اس وجہ سے مرزا قادیانی نے حکم لگا دیا مگر وہ قیاس غلط نکلا۔

اس کی تفصیل تیسرے حصہ میں کی گئی ہے۔ ناظرین ضرور ملاحظہ کریں۔

بھائیو! اسی پر قیاس کر لو کہ مرزا قادیانی نے جس طرح یہاں قیاس سے خبر دی تھی ایسی ہی اور خبریں اور پیشگوئیاں کیا کرتے ہیں اگر اتفاقہ کوئی بات ہوگئی اسے آسانی نشان کہنے لگے اور جو نہ ہوئی تو تادیلیں چلیں اگرچہ وہ کیسی ہی بے ٹکی ہوں ماننے والے مان ہی لیتے ہیں عیاں راچہ بیاں۔ مرزائیوں کی حالت معائنہ کر لی جائے کیسی کیسی پیشگوئیاں غلط ہوئیں اور ایسی صریح غلط ہوئیں کہ جائے دم زدن نہ رہی مگر حضرات مرزائی ایسی صریح حق بات کو بھی نہیں مانتے اور محض بیہودہ باتیں بتاتے ہیں۔ مذکورہ خطوط کے بعد بھی مرزا قادیانی نے اس لڑکی کے والد کو خط لکھا ہے۔ اس خط میں توجہ کے لائق یہ امر ہے کہ مرزا احمد بیگ کو کس ادب اور تعظیم کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے اور اس لڑکی کے نکاح میں آنے کا وثوق کس زور کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ کے ساتھ اس کے حواشی بھی ملاحظہ کرتے جائیں۔ تیسرا خط مرزا احمد بیگ کے نام

مشفق مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قادیان میں جب واقعہ بانکہ محمود فرزند آن مکرمی کی خبر سنی تھی تو بہت درد و رنج اور غم ہوا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا۔ اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے اعزا پر سی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزند ان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرماوے۔ اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں آپ کے دل میں گواں عاجز کی نسبت کچھ

(اس پر نظر رہے کہ مرزا قادیانی مرزا احمد بیگ کو اپنا مکرم لکھتے ہیں اور متصل دو سطروں میں اسی خطاب سے احمد بیگ کو مخاطب کیا ہے اور فہمیدہ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ کوئی ذی علم متین کسی معمولی شخص کو اس نقطہ سے مخاطب نہیں کرتا اور جسے علم کے علاوہ کمال تقدس اور صداقت کا دعویٰ ہو وہ ہرگز ایسا نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کی صداقت و تقدس کے بالکل متانی ہے۔

غبار ہوئیں خداوند عظیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل ابھی صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدائے تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے سو مجھ کو خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدائے تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو بتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب ہے سے آپ کی خدمت میں متمسک ہوں کہ اس رشتہ سے آپ

اس کہنے سے معلوم ہوا کہ احمد بیگ بدعتی اور بے دین نہ تھے بلکہ نہایت سچے مسلمان اور نیک تھے کیونکہ کسی بزرگ کا دل کسی بے دین بدعتی سے بالکل صاف نہیں ہو سکتا پھر بالخصوص وہ بزرگ جو ہدایت اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہو۔ اس جملہ میں مرزا قادیانی اپنی دلی محبت احمد بیگ سے اس قدر ظاہر کرتے ہیں جس کی انتہا نہیں اس جملہ کو پہلے دو جملوں سے ملاحظہ کیا جائے تو نہایت معافی سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک احمد بیگ صرف رشتہ دار ہی نہیں ہیں بلکہ نہایت با وقعت اور اس لائق ہیں کہ ایک اعلیٰ مرتبہ کا بزرگ ان سے محبت رکھے حق پسند حضرات اس بات کو ملاحظہ کر کے علی شریک کے خط کو ملاحظہ کریں مع اس کی شرح کے اور مرزا قادیانی کی دنیا سازی کو دیکھیں کیا کوئی صادق خدا ترس ایسا لکھ سکتا ہے؟ اور خلاف واقع اور خوشامدانه باتیں اس کی زبان قلم پر آ سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں مگر مرزا قادیانی لکھ رہے ہیں جس سے ان کی حالت بخوبی ظاہر ہو رہی ہے۔ یہاں اس الہام کے سچے ہونے کی تاکید خدا کی قسم سے کی گئی اور قادر مطلق اس کی صفت غالباً اس لئے بیان کی تاکہ قاطب سمجھے کہ اگر میں اس کی جھوٹی قسم کھاؤں گا تو وہ قادر خدا جانے میرا کیا حال کرے گا اس قسم کے ساتھ یہاں بھی وہی صراحت ہے کہ انجام کار اس لڑکی کا رشتہ مرزا قادیانی سے ہوگا۔ اس جملہ کا مضمون بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ وہ لڑکی دوسرے سے بیاہی گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ اچھی طرح رہی کوئی بات ایسی ظہور میں نہیں آئی جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ اس رشتہ کا ہونا نامبارک ہوا۔ یہ عاجزی اور مودبانہ الفاظ لائق ملاحظہ کے ہیں۔ جب الہامات ختم ہوئے اور ترغیب و تہدید بھی پورے طور پر ہو چکی اور کچھ اثر نہ ہوا تو اب عاجزی اور انکساری سے کام لگاتا چاہا اور وہ الفاظ معمولی شخص کے لئے استعمال کئے جو کسی بزرگ کے مقابلہ میں لکھے جاتے)

انحراف نہ فرمادیں کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔
 اور خدائے تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں
 نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمیں
 اور آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ
 یہ پیشین گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس
 لاکھ سے زیادہ آدمی ہوں گے کہ جو اس پیشین گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی
 اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر
 ہیں کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدائے تعالیٰ ان کو رسوا
 کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد
 اس پیشین گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت
 ایمانی کا تقاضا ہے۔

اور یہ عاجز جیسے (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ) پر ایمان لایا ہے ویسے
 ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تو اتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ

(۱) یہاں بھی مرزا قادیانی اپنا یقین ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی کیونکہ جس پیشین
 گوئی کے جھوٹا ہونے کے پادری منتظر تھے وہ بھی پیشین گوئی تھی کہ احمد بیک کی لڑکی میرے نکاح میں
 آئے گی اسی کے جھوٹا ہونے پر ان کے پلہ بھاری ہونے کا مدار تھا اسی کی نسبت مرزا قادیانی کہتے ہیں
 کہ پادری یقیناً رسوا ہوں گے یعنی یہ پیشین گوئی یقیناً پوری ہوگی تاکہ پادری رسوا ہوں اس بیان سے وہ
 تمام جوابات غلط ہو جاتے جو اس کے جھوٹے ہونے کے بعد دئے گئے ہیں۔ اس بیان میں تو مرزا
 قادیانی نے اس پیشین گوئی کے بیان صداقت کی انتہا کر دی اس سے زیادہ مسلمان کو کسی شے پر اعتماد
 و وثوق نہیں ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ احمد بیک کی دختر کا نکاح میں آنے کا یقین مرزا کو ایسا ہی تھا جیسا
 مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی رسالت پر یقین ہوتا ہے اب بنظر انصاف ملاحظہ کیا
 جائے کہ جس الہام پر مرزا قادیانی کو اس مرتبہ کا یقین ہو اس کا غلط ہونا مثل آفتاب کے روشن ہونے تو
 کون صاحب عقل ان کے دوسرے الہاموں پر ایمان لا سکتا ہے اور انہیں سچا مان سکتا ہے؟ سچ مرزا قادیانی
 کا یہ جملہ بھی حکیم نور الدین صاحب کی توجیہ کو محض غلط بتا رہا ہے یعنی اس پیشین گوئی کا یہ مطلب نہیں
 ہے کہ محمدی کی اولاد میں سے کسی لڑکی کا نکاح مرزا قادیانی کی اولاد میں سے کسی کے ہاتھ ہوگا۔

سے منتہس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے قول میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔

آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدائے تعالیٰ عطا فرمائے اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں والسلام۔

(خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد علیٰ عنہ ۱۔ جولائی ۱۸۹۲ء روز جمعہ (از کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳ تا ۱۲۵) اس خط سے جو باتیں ثابت ہوتی ہیں انہیں میں حاشیہ میں لکھ چکا ہوں مگر اب میں حق پسند حضرات کو تین باتوں کی طرف زیادہ توجہ دلاتا ہوں جو اس خط سے ظاہر ہو رہی ہیں۔

ایک..... بات یہ کہ پیشین گوئی سے مقصود یہی تھا کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی یہ کہنا محض غلط ہے کہ وہ لوگ بے دین تھے ان کی ہدایت مقصود تھی کیونکہ احمد بیگ اس قدر دیندار اس خط سے معلوم ہوتا ہے جس کی انتہا نہیں ہے کیونکہ مسیح موعود اپنے ابتداء خط میں اسے اپنا مکرم اور بزرگ لکھ رہا ہے پھر اس سے اس قدر دلی محبت اور خلوص رہا ہے کہ اس کے بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں پھر اس سے کمال عاجزی اور ادب سے التماس کرتا ہے جس طرح نہایت چھوٹا اپنے بڑے بزرگ سے کرتا ہے غرض کہ تین طریقے سے مرزا قادیانی یعنی مسیح موعود انہیں اپنا مکرم اور بزرگ بتا رہے ہیں اور اپنے خلوص و محبت کا اظہار کر رہے ہیں انہیں بے دین کہنا سخت بے دینی ہے اب

ایہ تین جملے ان کو ان کے جوہر کے پورے جملے سے ملا کر دیکھئے کس زور سے اس امر کو قطعی اور یقینی بنا رہے ہیں احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی بیگم کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا آسمان پر ٹھہر چکا ہے وہ ضرور ان کے نکاح میں آئے گی کوئی صورت ایسی نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے صرف آسمانی نکاح پر کفایت ہو جائے بلکہ زمین پر اس کا ظہور ضرور ہے یہ معاملہ خداوندی بدل نہیں سکتا اسی طرح پورا ہو کر رہے گا جماعت قادیانی کچھ تو غور کرے ایسے قطعی حکم لگا دینے کے بعد نکاح کو حرج کہ دینا یا کہنا کہ اس پیشین گوئی سے مقصود ہدایت تھی یا کچھ اور تھا کیسا اندھیر ہے افسوس مرزائیوں کی عقل و فہم پر اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت کرے آمین)

اگر مرزا قادیانی ہی دوسری جگہ انہیں بے دین لکھیں تو انہیں کی بے دینی ثابت ہوگی اور ثابت ہوگا کہ مرزا قادیانی دکھا رہے ہیں کہ انہیں ایسے بے دین اور جھوٹے ہوتے ہیں (نعوذ باللہ) دوسری..... بات یہ بھی یقینی طور سے ثابت ہوا کہ جس لڑکی کا پیام نکاح مرزا قادیانی نے کیا اور جس کی نسبت انہیں قطعی الہام ہوا کہ یہ تیرے نکاح میں آئے گی وہ خاص محمدی بیگم مرزا احمد بیگ کی لڑکی ہی ہے کسی وقت اور کسی طرح اس الہام کے معنی یہ نہیں ہو سکتے کہ مرزا قادیانی کے اولاد کے سلسلہ میں یا ان کے مریدین کے سلسلہ میں کسی کا نکاح محمدی سے یا اس کی اولاد کے سلسلہ میں کسی سے ہو جائے تو یہ پیشین گوئی پوری ہو جائے گی کوئی انسان ہوش و حواس کی حالت میں یہ معنی نہیں کہہ سکتا کئی وجہ سے۔

ایک..... یہ کہ مرزا احمد بیگ کو اپنا عزیز سمجھ کر یہ کہہ رہے ہیں کہ میری یہ پیشین گوئی دس لاکھ آدمیوں میں مشہور ہو چکی ہے اگر تم نکاح نہ کرو گے تو اتنے لوگوں میں میری ذلت ہوگی یہ ذلت اسی وقت جاسکتی تھی کہ خاص مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے ہوتا۔ دوسرے..... یہ کہ پادریوں کے انتظار اور ان کے پلہ بھاری ہونے سے خود بھی ذلت کے خوف سے ڈر رہے ہیں اور ڈرا بھی رہے ہیں یعنی اگر تم نے اپنی لڑکی نہ دی اور میری پیشگوئی غلط ہو گئی تو پادریوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا یہ مضمون بھی قطعی طور سے کہہ رہا ہے کہ وہ عظیم الشان پیشگوئی یہی ہے کہ محمدی سے خاص مرزا قادیانی ہی کا نکاح ہوگا۔ اولاد سے کچھ واسطہ نہیں ہے اور نہ ہدایت مقصود ہے نہایت ظاہر ہے کہ اگر مرزا قادیانی کا نکاح اس سے نہ ہوا تو اس میں شبہ نہیں کہ جو پادری منتظر ہیں ان کا پلہ ضرور بھاری ہو جائے گا۔

اور مرزا قادیانی کے بعد کوئی پادری اس پیشگوئی کا منتظر نہیں رہ سکتا اور اس پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر ان کا پلہ ضرور بھاری ہو جائے گا۔

تیسرے..... یہ کہ مرزا قادیانی احمد بیگ کو لکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں تم معاون بنو تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی کا نکاح مرزا قادیانی سے کر دے یہ کہنا کہ مرزا قادیانی کی اولاد سے اور محمدی کے اولاد سے نکاح ہو جائے تو بھی پیشین گوئی پوری ہو جائے گی محض غلط ہے مرزا قادیانی کا یہ قول غلط کہہ رہا ہے۔

ناظرین کو تعجب ہو گا کہ کاتب رسالہ یہ کیا لکھنے لگا کون عاقل ایسا سمجھ سکتا ہے کہ یہ پیشگوئی یوں بھی پوری ہو سکتی ہے کہ محمدی کی کسی اولاد کا رشتہ مرزا قادیانی کے کسی متعین سے ہو جائے۔

میں کہتا ہوں آپ تعجب نہ کریں اس وقت یہی مطلب اس پیشگوئی کا بیان ہو رہا ہے اور کوئی جاہل یا معمولی شخص نہیں کہتا ہے بلکہ وہ حضرت یہ معنی پرور ہے ہیں جنہیں غلیقہ اسحٰ و حکیم الامتہ کا خطاب دیا جاتا ہے جن کے نام پر علیہ الصلوٰۃ والسلام جاتا ہے اس لئے مجھے اس بیان کی حاجت ہوئی اور پہلے بھی مکرر اشارہ کر چکا ہوں اور آئندہ بھی کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

تیسری..... بات جس کا فیصلہ خط کی عبارت سے آپ حضرات کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو پیام نکاح کے وقت اپنا الہام بیان کیا تھا اور پھر قسم کھا کر کہا تھا کہ محمدی میرے نکاح میں آئے گی اور آخر کار اسی جگہ رشتہ ہو گا یہ محض غلط تھا کہ یہ مضمون صاف کہہ رہا ہے کہ یہاں الہام کا دعویٰ کرنا ایک حکمت عملی تھی اور اس کے والدین پر دباؤ ڈالنا مقصود تھا اگر مرزا قادیانی کو الہام ہوتا کہ اس لڑکی کا نکاح ان سے ہو گا اور پھر وہ الہام بھی ایسا قطعی اور یقینی تھا جس میں انہیں ذرا بھی شبہ نہیں ہے اور نہ اس کے معنی اور مطلب سمجھنے میں انہیں تردد ہے نہ اس میں کوئی قید اور شرط ایسی ہے جس سے اس کا نکاح میں آنا رک جائے اور آخر کار وہ نکاح میں نہ آئے ایسے الہام کے بعد تو ان کے قلب میں خطرہ بھی نہیں آتا کہ ہماری الہامی پیشگوئی کے خلاف ہو سکتا ہے اور پادریوں کے پتہ ہماری ہونے کا احتمال ہے اس لئے بحکم لاتہدیل لکھاتے اللہ“ انہیں اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا یقین کامل ہونا چاہئے تھا مگر ان کا بیان تو صاف کہہ رہا ہے کہ انہیں پادریوں کے پتہ ہماری ہونے کا خوف ہے اور اپنی جماعت کی ذلت سے ڈر رہے ہیں اور دوسروں کو ڈرا رہے ہیں ایسے الہام کے بعد تو وہ اطمینان سے بیٹھتے لڑکی کے والد کو اگر کچھ لکھتے تو یہ لکھتے کہ دیکھو لڑکی ہمارے نکاح میں ضرور آئے گی تم اس وقت انکار کر کے کیوں انجام میں ندامت و پشیمانی اٹھانے کی کوشش کر رہے ہو مگر اس کے برخلاف اس کے بعد بھی مناسب اور غیر مناسب تدبیریں اور جا بجا ایسی کوششیں کیں جن سے ظاہر ہو گیا کہ انہیں الہام ہرگز نہیں ہوا تھا محض جھوٹی دھمکیوں اور حکمت عملی سے اپنا کام نکالنا چاہتے تھے اور

اپنی دلی آرزو کے پورا کرنے کے درپے تھے۔

مخطوط اور اس کے نتائج دیکھنے کے بعد ایک اور کارروائی بھی قابل ملاحظہ ہے مرزا قادیانی کی ایک قدیم بیوی ضعیفہ تھیں جو اکثر حصہ عمر میں مرزا قادیانی کی خدمت گزار رہی تھیں ان کے دو بیٹے مرزا سلطان احمد بیگ اور مرزا فضل احمد بیگ مرزا قادیانی نے ان بیٹیوں پر زور ڈالا کہ منکوحہ آسمانی کے نکاح میں ہمارے ساتھ تم بھی کوشش کرو مگر انصاف کا مقام ہے کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بیوی (وہ بھی پہلی بیوی ہی ہوئی) اپنے سوکن کے لانے میں کوشش کرے۔ یہ ایسا ہے کہ کسی عاشق سے کہا جائے کہ تم ایسی کوشش کرو کہ تمہارا رقیب ہمارے پاس آئے اور ہم اپنا جان و مال اس کے حوالہ کریں اور تم دور سے دیکھو اور ترسو۔ غرض کہ اس بیوی نے اس میں کوشش نہیں کی۔ بیٹیوں کے اوپر ماں کا حق زیادہ ہے بہ نسبت باپ کے اس لئے بیٹیوں نے ماں کی حکم برداری کی اس پر مرزا قادیانی نے خفا ہو کر ۲۔ مئی ۱۸۹۱ء حقانی پریس لدھیانہ میں اشتہار چھپوایا جس کا عنوان یہ ہے۔

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین

کیسا عمدہ عنوان ہے اور اس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ بیوی سے اور بیٹیوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور تمام اشتہار دیکھنے سے کوئی دین کی مخالفت ان کی نہیں معلوم ہوتی۔ البتہ قادیانی اپنے بڑے بیٹے سلطان احمد بیگ کے دو گناہ بیان کرتے ہیں ایک یہ ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی مخالفت کرنی چاہی اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔

مرزا قادیانی اپنے بڑے بیٹے پر اتنا بڑا الزام رکھتے ہیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ دین کی کیا مخالفت کی؟ کیا نماز نہیں پڑھی۔ روزہ نہیں رکھا۔ رشوت لی۔ مسلمانوں سے فریب کر کے روپیہ حاصل کیا نامحرم عورت کو نکلا۔ کیا کیا۔ کچھ نہیں فرماتے ہاں یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے جو منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا اعلان بڑے زور و شور سے دے رکھا ہے۔

اور ہمارا بیٹا چاہتا ہے کہ جہاں اس لڑکی کی نسبت اس کے والدین نے کی ہے

وہیں ہو تو اگر ایسا ہی ہوا اور وہ لڑکی ہمارے نکاح میں نہ آئی تو مخالفین کا حملہ ہوگا اور مرزا قادیانی کو جھوٹا کہیں گے۔

ہمائو! ذرا غور کرو! بیٹا باپ کے خانگی حالات سے بخوبی واقف ہے اور ہر طرح کی سمجھ رکھتا ہے جب وہ ان کے خیالات کو پیش نظر کرتا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے ایسے عظیم الشان دعوے کو دیکھتا ہے تو اس کی عقل سلیم اور تمیز صحیح یہی کہتی ہے کہ باوا جان اپنے دعوے میں سچے نہیں ہیں۔

اب اس کی کمال دینداری ہے کہ اس جھوٹ میں باپ کا شریک نہیں ہوتا اور باپ کے ترکہ وغیرہ کا بھی خیال نہیں کرتا۔

عجب نہیں یہ بھی اسے خیال ہو کہ باوا جان نے جس پیشین گوئی کو اپنے لئے عظیم الشان نشان قرار دے رکھا ہے وہ اگر ظہور میں نہ آئے تو شاید والد صاحب متنبہ ہو کر اپنے دعوے سے تائب ہوں اور سچے مسلمان ہو جائیں جیسے پہلے تھے۔ تو یہ امر اس کی نہایت خیر خواہی اور دین کی پابندی تھی۔

”دوسرا گناہ صاحبزادہ موصوف کا یہ بتاتے ہیں کہ مجھے جو اس کا باپ ہوں تا چیز قرار دیا اور اسلام کی جگہ بدل و جان منظور رکھی۔“

البتہ اس میں شبہ نہیں کہ باپ کو ناچیز ٹھہرانا گناہ ہے مگر جب باپ کے افعال اور ان کے خیالات ناچیز ہوں اور بیٹا سمجھے کہ ہمارا باپ مخلوق کو گمراہ کرتا ہے اگر اتفاقیہ یہ نکاح ان کے حسب خواہ ہو گیا تو بہت غلط گمراہ ہو جائے گی۔

اس وجہ سے وہ مامور تھے کہ باپ کے خلاف کریں۔ اور اس خلاف شرع امر انہیں ناچیز سمجھیں۔ اور اب تو یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ انکا بیٹا حق پر تھا اور مرزا قادیانی کے دعوے سب غلط تھے کیونکہ مرزا قادیانی تمام عمر کوشش کرتے کرتے تھک گئے اور یہی کہتے رہے کہ آخر کار یہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئے گی چنانچہ اشتہار مذکور میں بھی یہی دعویٰ ہے اور ازالہ الادہام میں تو یہ دعویٰ بڑے زور سے کیا ہے مگر مرزا قادیانی اس جہاں سے تشریف لے گئے اور وہ لڑکی ان کے نکاح میں نہ آئی۔

اے بسا آرزو کہ خاک شد

اب اس میں کیا شبہ رہا کہ دین اسلام پر اگر مخالفوں کا حملہ کرایا تو خود مرزا

قادیانی نے کرایا اور اسلام کی ہچک کی تو مرزا قادیانی نے کی۔

الہام کا اس قدر غل مچایا کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی۔ اور اخباروں میں اشتہاروں میں اس قدر شور کیوں کیا کہ دنیا میں مشہور ہو گیا۔

کہ قادیانی اپنی نبوت کے ثبوت میں عظیم الشان نشان دکھانا چاہتے ہیں اور یہ بھی یقینی الہام بیان کرتے ہیں کہ ضرور ایسا ہی ہو گا اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے جب ایک مدت دراز تک انتظار کے بعد بھی اس کا ظہور نہ ہوا اور امید منقطع ہو گئی۔ تو اب فرمائیے کہ اگر اسلام کی ہچک کرائی تو مرزا نے کرائی یا کسی دوسرے نے؟ دوسرے بیٹے فضل احمد بیگ کا کوئی قصور نہیں بیان کرتے بجز اس کے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیتا۔
بھائیو! اصل بات یہ ہے کہ اس لڑکی کا رشتہ دوسری جگہ ہو گیا اور معترب اس کا نکاح ہونے والا ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی نہایت مضطرب ہیں لڑکی کے والدین اور دیگر اعزہ کی بہت خوشامد کی مگر تا کام رہے اب گھر میں آ کر غصہ نکالا اور بیوی صاحبہ کو طلاق دی اور بیٹوں کو عاق کیا۔

اب یہاں یہ امر دیکھنے کے لائق ہے کہ اس اشتہار میں تو وہ ظاہر کرتے ہیں کہ بیٹے اور بیوی چونکہ دین کے مخالف ہیں اس لئے ان سے ہم قطع تعلق کرتے ہیں اور کوئی امر مخالفت کا نہیں بیان کرتے بجز اس کے کہ مرزا قادیانی کے نکاح میں وہ کوشش نہیں کرتے بلکہ مخالفین کے شریک ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس اعلان کی بنا اگر سچائی پر ہے اور واقعی ایسے مخالف دین سے وہ قطع تعلق کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے بہت سے مریدین سے قطع تعلق کا اعلان کرنا چاہئے تھا جنہیں احکامات شریعت محمدیہ سے کچھ واسطہ نہیں ہے اکثر منہیات شرعیہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور جھوٹ جو اسلام کے بالکل خلاف ہے ان کا شعار ہے پھر جو ان کے اقارب ان کے صریح مخالف ہیں جن کو اس اشتہار کے بعد خطوط لکھتے ہیں (جن کی نقل اوپر کی گئی) انہیں دیکھئے کہ اس میں کس قدر تعلق اور میل کی باتیں ہیں اشتہار نصرت دین مرقومہ ۲۔ مئی ۱۸۹۱ء کا ہے اور اپنے سہمی مرزا علی شیر بیگ کو ۴۔ مئی کو خط لکھا ہے اس میں انہیں لکھتے ہیں کہ میں آپ کو نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔

شیر علی بیگ بھی اسی گروہ میں ہیں جو چاہتے ہیں تھے کہ اس لڑکی کا نکاح مرزا

قادیانی سے نہ ہو یعنی جو جرم ان کے بیٹے سلطان احمد بیگ نے کیا تھا جس کی وجہ سے وہ مخالف دین قرار پائے وہی جرم ان کے سہمی کا ہے مگر انہیں نیک خیال اور اسلام پر قائم مرزا قادیانی سمجھتے ہیں۔

پھر ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ کو خط لکھا ہے جو لڑکی کا والد ہے جن سے جولائی ۱۸۸۸ء میں مرزا قادیانی نے نکاح کا پیام دیا اور پھر اس طرح کہ خدائے تعالیٰ کا حکم انہیں پہنچایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور دوسری جگہ رشتہ کر دیا باوجود یہ کہ اس نے اس قدر سخت مخالفت کی مگر اسے مرزا قادیانی مخالف دین نہیں کہتے بلکہ اس اشتہار نصرت دین کے بعد جو مرزا احمد بیگ کو انہوں نے خط لکھا ہے اس میں نہایت ہی محبت اور خلوص کا اظہار کرتے ہیں ان کی عبارت یہ ہے۔ ”میں نہیں جانتا کہ میں کن طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے“ ان الفاظ سے جس قدر محبت اور خلوص کا اظہار ہوتا ہے اس کی کچھ انتہا نہیں ہے اب میں انصاف پسند حضرات سے دریافت کرتا ہوں کہ اس مضمون کی بنا اگر سچائی پر ہے یعنی مرزا قادیانی جو اس قدر محبت و خلوص کا اظہار کر رہے ہیں وہ واقعی ہے تو سلطان احمد ان کے بیٹے نے مرزا احمد بیگ سے زیادہ کیا قصور کیا تھا جو اسے مخالف دین ٹھہرا کر اسے قطع تعلق کا اشتہار دیا اور احمد بیگ سے اس قدر محبت اور خلوص ہے۔ حالانکہ احمد بیگ لڑکی کے باپ تھے لڑکی کے دینے یا نہ دینے کا اختیار انہیں تھا جب اس نے لڑکی نہ دی تو دین کی مخالفت اگر کی تو احمد بیگ نے کی سلطان احمد غریب نے اگر کچھ کیا ہو گا تو صرف اس کی تائید ماں کی اطاعت کے خیال سے کی ہوگی۔

بھائیو! ایسی ہی باتیں مرزا قادیانی کی صداقت اور راستبازی کا نمونہ ہیں ان دونوں باتوں کے مقابلہ کرنے سے اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اسلام اور سچائی سے کچھ واسطہ نہیں ہے جس وقت اور جس شخص سے جیسا موقع ہو ویسا کام انہوں نے اس وقت اور اس شخص سے کیا خواہ وہ جھوٹ ہو خواہ سچ جیسا اس وقت کے کچے دنیا دار معاملہ پرداز کیا کرتے ہیں اسی وجہ سے ان کے کلام میں بہت تعارض ہے افسوس ہے کہ ایسے عظیم الشان تقدس کا دعویٰ اور اس قدر دنیا سازی کا برتاؤ۔ یہاں پھر میں یہ کہوں گا کہ جس طرح یہ باتیں ان کی دنیا سازی کی تھی ایسا ہی اس الہام کے دعوے کو سمجھنا چاہئے جو انہوں نے

اس نکاح کے بارے میں کیں۔

اگر انہیں الہام ہوتا اور اس کے ہونے کا ایسا ہی یقین ہوتا جیسا انہوں نے ازالہ الادہام وغیرہ میں ظاہر کیا ہے تو نہ مرزا احمد بیگ کی خوشامد کرتے نہ خلاف مرؤت و متانت بیٹے اور بیوی صاحبہ سے قطع تعلق کرتے بلکہ اپنے کامل یقین الہام پر بیٹھے رہتے اور سمجھتے کہ جب وہ لڑکی ہمارے نکاح میں آجائے گی تو سب درست ہو جائیں گے مگر یہ باتیں ظاہر کر رہیں کہ مرزا قادیانی مضطر ہیں کہیں غصہ سے کام نکالنا چاہتے ہیں کہیں نرمی سے غصہ کے اظہار کے لئے تو انہیں عمدہ دو طرفہ پہلو ہاتھ آ گیا تھا جس میں دباؤ بھی تھا اور عوام پر تقدس کا اظہار بھی اور اپنے سہمی اور مرزا احمد بیگ سے جو دنیا سازی انہوں نے کی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خط کے اظہار کا انہیں گمان نہ تھا اس لئے دلی حالت اس میں ظاہر کر دی۔

برادران اسلام متوجہ ہوں اور دلی توجہ فرمائیں۔ آپ نے منکوحہ آسانی کا حال معلوم کیا اور مرزا قادیانی کے بیان سے یہ بھی آپ کے ذہن نشین ہو گیا کہ اس منکوحہ آسانی سے جب رشتہ کا پیام کیا گیا ہے اسے مرزا قادیانی بحکم خدا کہتے ہیں پھر اس کے نکاح میں آنے کا الہام مرزا قادیانی کو ایسا قطعی اور یقینی ہوا کہ مرزا قادیانی اس پر قسم کھاتے ہیں اور بار بار اشتہاروں میں شائع کرتے ہیں اور اس زور کے الفاظ میں اس کے وقوع کو بیان کرتے ہیں جس سے زیادہ زور لگانا میرے خیال میں ممکن نہیں ہے اس کے بعد دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ ان کا الہام محض غلط تھا کیونکہ وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں کسی وقت نہیں آئی بلکہ مرزا سلطان محمد بیگ سے بیانی گئی اور آخر تک اسی کے نکاح میں رہی اور مرزا قادیانی دنیا سے تشریف لے گئے۔ جب ایسا عظیم الشان الہام جو برسوں بار بار ہوتا رہا اور ان کا نہایت کامل یقینی دعویٰ غلط ہو گیا تو دوسرے الہامات اور خبروں پر کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے؟ کون فہمیدہ ان کے مسخ موعود ہونے کے الہام کو قابل اعتبار سمجھ سکتا ہے اس میں اور اس میں کیا فرق ہے یہ الہام وہ ہے جس کے غلط ہو جانے سے بہت سے دعوے اور الہامات مرزا قادیانی کے غلط ہو گئے تیس الہامات کا شمار تو میں نے کر دیا تھا اس کے بعد ناظرین پر چھوڑ دیا وہ خود شمار کر لیں یہ دعوے ہیں جن کی نسبت مرزا قادیانی نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یوں فرمایا ہے کہ انجام کار ایسا ہی ہوگا۔ وہ باتیں

غلط فہمیں اور کہنے کے مطابق ان کا ظہور نہ ہوا اس لئے ان کا کوئی الہام قابل اعتبار نہ رہا۔ اس کے علاوہ توریت کی صریح شہادت کے بموجب مرزا قادیانی جھوٹے مدعیان نبوت میں یقینی طور سے داخل ہیں توریت کی کتاب استثنا باب ۱۸ میں ہے وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوگی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقعہ نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے“ اس مقدس کلام سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

اول..... یہ کہ جھوٹے نبی کے لئے حکم الہی یہ ہے کہ قتل کر دیا جائے یعنی جو نبوت کا دعویٰ کرے اور یہ دعویٰ اس کا غلط ثابت ہو تو وہ قتل کر دیا جائے۔

دوم..... جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ اس کی پیشین گوئی پوری نہ ہو یعنی اگر وہ کسی بات کی خبر دے اور اس کے مطابق اس کا ظہور نہ ہو تو جان لو کہ وہ جھوٹا ہے تیسری..... بات یہ ثابت ہوئی کہ سچے نبی کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی یعنی اللہ تعالیٰ کسی نبی سے کوئی وعدہ کرے یا کسی بات کی خبر دے اس کا ہونا ضرور ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی وجہ سے وہ پیشین گوئی ٹل جائے اور اس کا ظہور نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جھوٹے نبی کا معیار قرار دے چکا کہ اس کی پیشین گوئی پوری نہ ہو۔ اب اگر سچے نبی کی پیشین گوئی کسی وجہ سے پوری نہ ہو تو سچے اور جھوٹے میں امتیاز نہ رہے اور خدائے تعالیٰ کی معیار غلط ہو جائے۔ قرآن مجید سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا چنانچہ سورۃ ابراہیم میں ارشاد ہے ”فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعْدِهِ رُسُلَهُ“

اور مرزا قادیانی نے جو حضرت یونس کی پیشین گوئی کو بڑے زور و شور سے ذکر کر کے لکھا ہے کہ ان کی پیشین گوئی بلا شرط تھی اور قوم کی گریہ و زاری سے اس پیشین گوئی کا ظہور نہ ہوا محض غلط ہے اول تو الہامی پیشین گوئی کا ثبوت نہیں ہے اگر ہے تو صرف اس قدر ہے کہ عذاب آئے گا وہ آیا مگر جب وہ پورا ایمان لے آئے تو عذاب ہٹ گیا۔ اس کی کامل تفصیل اس رسالہ کے تیسرے حصہ میں کی گئی ہے اور محدث آیتیں مع ان کی تفسیر کے نقل کی گئی ہیں جن سے یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے میں خلاف نہیں ہو سکتا اور نہ وعدے میں پوشیدہ شرطیں ہو سکتی ہیں یہ تحقیق لائق دید ہے۔

(ابراہیم ۴۷) یعنی ایسا گمان نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے دوسری جگہ نہایت تاکید سے ارشاد فرمایا ہے کہ ”لَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ“ (ال۴۷) یعنی اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا اب برادران اسلام غور کریں کہ نہایت صفائی سے قرآن مجید اور توریت مقدس اور عقل سلیم سب ایک زبان ہو کر شہادت دے رہے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں سچے نہیں تھے اور ان کا دعویٰ محض غلط تھا اگر سچے ہوتے تو یہ دعوے ضرور پورے ہوتے اب جو کلام الہی کی ایسی شہادت پڑنے کو نہ مانے اور مرزا قادیانی کو سچا جانے اسے اختیار ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

اگر کلام الہی پر تمہاری نظر نہیں ہے تو دنیا کی حالت کو دیکھو۔ دنیا کے عقلا میں بھی یہ بات مسلم ہے کہ اگر گواہ کے بیان میں ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر اس گواہ کا کوئی بیان لائق اعتبار نہیں رہتا پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے اس قدر دعوے اور الہام غلط ثابت ہو جائیں اور ان کے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ غلط نہ ہو۔

جماعت قادیانیہ مرزا سیّد خدا کے لئے کچھ تو غور کرو۔ کیا اس کا جواب دے سکتے ہو ہرگز نہیں غیر ممکن ہے۔ ”وَلَوْ كَانَ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا“ اس کے بعد دوسری بات بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تحریر سابقہ جس قدر غلط بیانیوں مرزا قادیانی کی ثابت ہوئی ہیں اور جو ان کی ذاتی حالت خطوط و اشتہارات سے معلوم ہوئی ہے وہ کسی بزرگ اور مقدس شخص کی ہو سکتی ہے؟ میں کہتا ہوں کہ آپ کا وجدان آپ کی صداقت آپ کی حق طلبی اگر کچھ ہے تو بے اختیار یہی کہے گی کہ ہرگز نہیں ہو سکتی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر خدا کے کسی برگزیدہ بندہ کو ایسا یقینی الہام ہو اور وہ بندہ اپنے ایسے یقین کو اس زور کے ساتھ بیان کرنے جیسا مرزا قادیانی نے کیا تو وہ الہام کبھی غلط نہیں ہو سکتا منکوحہ آسمانی کے متعلق مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی طرف تو بہت باتیں منسوب کی تھیں جن کی حالت اوپر بیان کی گئی مگر چونکہ یہ ان کے خیال میں عظیم الشان نشان تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھی اس کی بشارت سمجھے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”اس پیشین گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ”يَتَزَوَّجُ وَيَوْلَدُ لَهُ“ یعنی وہ مسیح موعود بھیجی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا اب ظاہر ہے کہ تزویج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور

اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشین گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سے سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“

(ضمیمہ انجام آقلم ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷ حاشیہ)

افسوس مرزا قادیانی کے دماغ میں منکوحہ آسانی کا خیال اس قدر بس گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو اس کی تصدیق سمجھتے ہی تھے رسول اللہ ﷺ کے کلام مبارک سے بھی اس کی تائید سمجھنے لگے کسی نے خوب کہا ہے۔

اس قدر رہتا ہے مجھ کو آپ کی باتوں کا دھیان جب کوئی بولا صدا کانوں میں آئی آپ کی رسول اللہ ﷺ نے کچھ فرمایا ہو مگر مرزا قادیانی یہ سمجھے کہ میری منکوحہ آسانی کے نکاح میں آنے کی خبر ہے۔

خبر اب اس طرف آپ توجہ کیجئے کہ روایت میں حضرت مسیح کی نسبت مذکورہ الفاظ آئے ہیں جن کو مرزا قادیانی نے اپنے منکوحہ آسانی کی بشارت سمجھی ہے یہاں سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ایک..... یہ کہ منکوحہ آسانی کا نکاح میں آتا جس طرح متواتر الہامات ربانی سے انہیں معلوم ہوا اور اس کا یقین انہیں ایسا ہی تھا جیسے توحید و رسالت کا انہیں یقین تھا اسی طرح اس کی تصدیق جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ان کے نزدیک ہے دوسرے..... یہ کہ منکوحہ آسانی اور اس کی اولاد کی نسبت جو مرزا قادیانی کو الہام ہوا تھا اس سے مقصود خاص نکاح تھا یعنی مرزا قادیانی کا نکاح محمدی سے ہوگا اور اس کے بطن سے وہ خاص بیٹا ہوگا جس کی تعریف کی انتہا نہیں ہے اس خصوصیت کا ان کے کلام سے ظاہر ہونا کئی وجہ سے ہے اول..... کہ یہ نکاح مسیح موعود سے ہوگا مسیح موعود ان کے خیال کے بموجب وہی تھے اس لئے اس نکاح سے مقصود خاص مرزا قادیانی کا نکاح ہے کسی دوسرے کا نہیں۔ دوم..... وہ کہتے ہیں کہ نکاح سے مقصود معمولی نکاح نہیں ہے بلکہ وہ خاص نکاح ہے جو مرزا قادیانی کا معجزہ اور نشان ہوگا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ محمدی کا نکاح خاص مرزا قادیانی سے ہو اور اگر مرزا قادیانی کی اولاد کا یا کسی مزید کا یا کسی مرید کے اولاد کا

نکاح محمدی کی اولاد سے کسی وقت ہو جائے تو یہ مرزا قادیانی کا نشان نہیں ہو سکتا۔ ایسے نکاح ہوا کرتے ہیں اور ہوتے رہیں گے یہی حالت اولاد کی ہے کہ وہ بھی خاص بیٹا مراد ہے جو مرزا قادیانی کے نطفہ سے ہوگا آخر میں مرزا قادیانی نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے اپنے خیال میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ یہ باتیں ضرور ہوں گی۔ یعنی محمدی بیگم سے میرا نکاح ضرور ہوگا اور اس سے اولاد بھی ضرور ہوگی یہاں مجھے پہلے تو یہ کہنا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب اللہ و باللہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی کے اس بیان سے ان کا وہ قول مردود ہوگا یا نہیں کہ نکاح اور اولاد کی خبر عام ہے یعنی مرزا قادیانی سے نکاح ہو یا ان کے کسی متعلقین کا محمدی سے یا اس کی اولاد سے ہو جائے تو یہ الہامی خبر صحیح ہو جائے گی..... بھائیو! مرزا قادیانی نہایت صفائی سے اس خبر کو خاص کر رہے ہیں اور حکیم صاحب الہام کا مطلب صاحب الہام کے خلاف بتا رہے ہیں اور ایک وقت حکیم صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ الہام کا وہی مطلب صحیح ہے جو صاحب الہام بیان کرے غرض کہ حکیم صاحب کی بناوٹ سے پہلے بھی ہم نے ثابت کر دی تھی اور یہاں انہیں کے قول سے ان کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا اس کے بعد یہ کہتا ہوں کہ طالبین حق اس بیان کو ملحوظ نظر رکھ کر مرزا قادیانی کے اس بیان کو دیکھیں جو ھیت الوحی میں ہے کہ اس نکاح کا ظہور شرط پر موقوف تھا اور جب شرط پوری کر دی گئی تو نکاح صحیح ہو گیا یا جس طرح حضرت یونس کی پیشین گوئی کا ظہور نہیں ہوا تھا اس کا بھی نہ ہوا۔ اب خیال کیا جائے کہ مرزا قادیانی نے پہلے تو کہا کہ ہمارے اس نکاح کے ظہور میں آنے کی اور اس سے اولاد ہونے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کا ظہور ضرور ہوگا اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ وہ نکاح صحیح ہو گیا یا حضرت یونس کی پیشین گوئی کی طرح اس کا ظہور نہ ہوا۔ اس کا اصل یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد غلط ہو گیا (نعوذ باللہ استغفر اللہ) بھائیو! ذرا غور کرو حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیسا صریح جھوٹ کا الزام لگا رہے ہیں؟ اور مخالفین اسلام کو اعتراض کا موقع دے رہے ہیں اور پھر اپنے آپ کو ان کا وارث اور ظل بھی کہتے ہیں۔

افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کی ان پیچیدہ یا محارض باتوں پر لوگ نظر نہیں کرتے اور اندھے ہو کر انہیں مان رہے ہیں۔

اب میں نہایت استحکام سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا یہ بیان محض غلط ہے

رسول اللہ ﷺ نے ان کے خاص نکاح کی اور ان کے اولاد کی خبر دی الفاظ حدیث کی شرح آگے بیان کی جائے گی۔

اس وقت میں دو باتیں کہنا چاہتا ہوں ایک..... یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ بیان بھی ان مخصوص بیانات میں ہے جہاں مرزا قادیانی نے خاص اپنا نکاح محمدی سے ہونا بڑے زور سے ظاہر کیا ہے باہمہ مرزا قادیانی کا وہ الہام یا وہ خیال غلط ثابت ہوا؟

دوسرے..... ان کا یہ کہنا غلط ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی کیونکہ دنیا نے دیکھ لیا کہ کوئی بات پوری نہ ہوئی۔

اب خلیفہ المسیح صاحب اور ان کے پیرو فرمائیں کہ یہ مرزا قادیانی کی عظیم الشان غلطی ہے یا نہیں؟ اگر غلطی ہے تو تسلیم کریں کہ مرزا قادیانی مسیح موعود نہ تھے یہ ان کا دعویٰ غلط تھا اور یہ بھی کہہ دیں کہ جب مرزا قادیانی کے الہامات غلط نکلے اور ایسی عظیم الشان غلطی ظاہر ہوئی تو سیاہ دل کون ٹھہرا؟ جماعت قادیانی یا ان کے مقابل جن کی حقانیت عالم پر روشن ہوگئی؟ اے جماعت مرزائیہ ذرا انصاف کرو کہ مرزا قادیانی کے کلام سے یہ کیسا صریح الزام جناب رسول اللہ ﷺ پر عائد ہوتا ہے کہ حضورؐ نے پیشین گوئی کی تھی اور غلط ثابت ہوئی معاندین اسلام علانیہ آنحضرت ﷺ کے قول کو جھوٹا کہہ سکتے ہیں اور قادیانی جماعت اس کا کچھ جواب نہیں دے سکتی۔ مگر افسوس ہے اور نہایت افسوس ہے کہ حضرات مرزائی باوجود دعویٰ اسلام کے کوشش کرتے ہیں کہ جس طرح ہو مرزا قادیانی کو الزام سے بچایا جائے اگرچہ اللہ کے رسولؐ پر الزام آئے حدیث کا جملہ جو مرزا قادیانی نے نقل کیا ہے اور کہاں سے کہاں لے گئے ہیں اس کی مختصر شرح ملاحظہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے جب تشریف لائے تھے تو ان پر زہد کا غلبہ زیادہ تھا اس لئے آپ نے کوئی سامان دنیا میں عہدگی سے رہنے کا نہیں کیا تھا اسی سے آپ نے نکاح بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ جب دوسری مرتبہ دنیا میں آئیں گے تو نکاح کریں گے کیونکہ شریعت محمدیہ کے پیرو ہوں گے اور دوسرا جملہ جو ارشاد ہوا ہے اس میں ہماری امر کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت کے بعض کوتاہ اندیش اور بعض وہ حضرات جو باوجود کم عقل ہونے کے اپنے تئیں نہایت فہمیدہ سمجھتے ہیں وہ حضرت مسیح کے

آسمان پر جانے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے کو محال سمجھتے ہیں اور بعض وقت اعتراض کرتے ہیں کہ ضعیفی کی وجہ سے ان کی بری حالت ہو گئی ہوگی۔ ان کے ہال اور ناخن بہت زیادہ ہو گئے ہوں گے ایسے نادانوں کے لئے اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ انحطاط اور تغیر حالت عالم دنیا کا خاصہ ہے جو اس عالم سے گذر گیا اور اس قادر و توانا کی عجیب قدرت نے اسے اس عالم تک پہنچا دیا جو اس عالم سے وراہ وہاں ان تغیرات کا پتہ نہیں ہے جو یہاں شب و روز دیکھے جاتے ہیں حضرت مسیح جس قوت اور جس صفت سے دنیا سے اٹھائے گئے نزول کے وقت اسی حالت پر ہوں گے یہ نہ سمجھو کہ اس قدر کبر سنی کی وجہ سے اس قابل نہ رہیں گے کہ ان کی بیوی کی اولاد نہ ہو یہ اشارہ ہے ”يَتَزَوَّجُ وَيَوْلَدُ لَهُ“ میں جس وقت اس کا ظہور ہوگا اس وقت دیکھنے والے دیکھیں گے۔“ اور مرزا قادیانی نے جو بے نکتے جوڑ گامٹھے ہیں وہ علاوہ غلط ہونے کے حدیث کے الفاظ سے انہیں کوئی ربط نہیں ہے اہل علم اسے خوب جان سکتے ہیں۔

اس وقت مرزا قادیانی کا ایک اور الہام یاد آیا اس کا ذکر بھی مناسب ہے تاکہ مرزا قادیانی کے جھوٹے الہاموں کا انبار دیکھ کر طالبین حق متنبہ ہوں اور جو حضرات غلطی سے گمراہی میں پھنس گئے ہیں وہ سچائی کی راہ اختیار کریں۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں۔ ”براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پرکھولا گیا اور وہ الہام یہ ہے۔ ”یا ادم اسکن انت وزوجک الجنة یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة۔ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة۔“ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے۔ جبکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا گیا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس حضرت مسیح سے مشابہت ملی..... تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جس کا سر اس وقت خدائے تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔“

(ضمیمہ انجام آتم ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

بھائیو! مرزا قادیانی کے الہامات اور پیش گوئیوں کو ملاحظہ کرو اور ان کے حقائق اور اسرار کو دیکھو کہ اپنے خیالات خام کو کس عظمت سے بیان کرتے ہیں اور واقعی حالت کیا ہے ابھی مرزا قادیانی کے اشتہار نصرت دین سے معلوم ہو لیا ہے کہ پہلی بیوی اشتہاری مطلقہ ہو چکی۔ اور کسی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے بے دینی کی وجہ سے۔ جب بے دینی کی وجہ سے پہلی زوجہ سے اشتہاری زوجہ سے اشتہاری قطع تعلق ہو گیا تو پہلا الہام غلط ہو گیا۔ کیونکہ اب مرزا قادیانی سے اس کو معیت نہیں ہو سکتی نہایت ظاہر ہے کہ رسول جسے بے دین ٹھہرا کر علیحدہ کر چکا اور وہ اپنی اس بے دینی پر برابر قائم رہی پھر وہ جنت میں کیونکر اس رسول کے ہمراہ رہ سکتی ہے اس لئے وہ الہام غلط ثابت ہوا۔

تیسری بیوی جس کے انتظار میں مرزا قادیانی اس عالم سے تشریف لے گئے اس نے تو مرزا قادیانی کو ایسا رسوا اور بدنام کیا جس کی انتہا نہیں جس کی شرح اوپر ہم کر چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی کچھ اور لکھی جائے گی۔

حاصل یہ ہے کہ مرزا قادیانی اس مختصرہ بیوی سے محروم رہے اور کسی وقت ان کے نکاح میں نہ آئی تو اس تیسرے الہام کی غلطی میں کیا شبہ رہا حضرات اب کچھ اور ملاحظہ فرمائیں جب مرزا قادیانی کے الہامات ختم ہوئے تو مجبور ہو کر فرماتے ہیں کہ ”وہ نکاح صحیح ہو گیا۔“ (تجرۃ حقیقت الہامی ص ۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

مگر وہ یہ تو فرمائیں کہ اس الہام کا جواب میں جب وہ کسی وقت شرعی بیوی نہیں ہوئی۔ اور وہ جو آپ عالم کے خیال میں اس کا غیر شرعی نکاح ہوا تھا۔ وہ بھی صحیح ہو

یعنی یا احمد اسکن انت الخ۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ نکاح کا صحیح محمدی بیگم کے نکاح سے پہلے ہوا یا بعد میں اگر سلطان بیگ سے نکاح ہونے کے قبل ہی مرزا قادیانی کا آسانی نکاح صحیح ہو گیا تھا تو مرزا قادیانی اس صحیح شدہ نکاح اور دوسرے کی بیوی پر اس قدر زور کیوں لگا رہے تھے اور اگر مرزا قادیانی کا آسانی نکاح مرزا سلطان محمد کے نکاح کے بعد صحیح ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی مشکوٰۃ آسانی دوسرے کو کیوں دلوادی اور باوجود اس وعدہ کے کہ ہم پھر اس کو تمہاری طرف لوٹا دیں گے کیوں نہ لوٹایا اور نعوذ باللہ بلا آخر نہ لوٹا سکا اور مجبور رہا۔ قادیانی نبی کی بیوی کا نکاح صحیح ہی کرتا پڑا اور اس کا کچھ خیال نہ فرمایا کہ اس صحیح میں شیخ چلی کا بنا بنایا گھر ہی نہیں بگڑتا بلکہ نبی روسیہ ہو گا ذلیل ہو گا مخالفین اسلام کا پلہ بھی ہماری ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ بھائیو! خدا سے ڈرو اور کچھ تو سمجھو۔ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں ایک عالم کو غلطی پر قرار دے کر ایک لحظہ کے لئے یہ بھی تو سمجھو کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں)

گیا تو یہ عربی الہام قطعاً غلط نکلا اور معلوم ہوا کہ خدا کی طرف سے نہ تھا اور اس کی عظمت بڑھانے کے لئے یہ جو کہا کہ یہ ایک چھپی پیشگوئی ہے جس کا سر اس وقت خدائے تعالیٰ نے مجھ پر کھولا محض غلط ثابت ہوا غرض یہ کہ کئی الہاموں کا جھوٹا ہونا اس وقت ظاہر ہو گیا۔ اور ایک الہام اور بھی انہیں میں شامل کر لیجئے وہ یہ ہے کہ تیسری بیوی کے وقت میں حمد و تعریف کا ہونا بیان کرتے ہیں جب وہ تیسری بیوی ہی ان کے آغوش میں نہ آئی تو تعریف کیا ہوتی بلکہ ہر طرف سے بدنامی کا غل ہے جس کے کان ہیں وہ سن رہا ہے۔

دوسری بیوی کی حالت مجھے نہیں معلوم اس لئے اس کی نسبت زیادہ نہیں کہہ سکتا اس قدر کہنا کافی ہے کہ دو جھوٹوں کے درمیان میں ہے۔ اب میں پہلے حصہ کو ختم کرتا ہوں اور دوسرا حصہ شروع کرتا ہوں جس سے اس کی زبان سے ان کے بار بار اقرار سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں کاذب ہیں اس حصہ میں مرزا قادیانی کے علم خصوصاً تفسیر دانی اور تاریخ دانی کی حالت بھی معلوم ہو جائے گی اور اہل حق ذی علم جان لیں گے کہ جس علم میں مرزا قادیانی نے تمام عمر صرف کی اس میں بھی انہوں نے ایسی غلطیاں کیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝



(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) مرزا قادیانی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے یا نہیں اگر تاویل کرو تو معنوں پر قیاس فرماؤ ورنہ اس سے زیادہ جھوٹ پر کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ مرتضیٰ حسن عفا عنہ

تمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول

جس میں مرزا قادیانی کی مسیحیت کا کامل فیصلہ ہے

حامداً ومصلیاً

حصہ اول میں مرزا قادیانی کی منکوحہ آسمانی یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کے متعلق الہامات لکھے گئے اور ان کا غلط ہونا اظہر من الشمس کیا گیا مگر ایک امر کا ذکر وہ کیا اس لئے اس وقت لکھا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی جب اُس لڑکی کا انتظار حد سے زیادہ کر چکے اور دس بارہ اولاد بھی پہلے خاندن سے اُس کے ہوئی تو اب مایوسی کی حالت پیدا ہوئی مایوسی کے اسباب تو بہت تھے شاید اپنی موت کا خیال آیا ہو اور یہ کہ وہ لڑکی کثیر الاولاد ہو چکی اب اگر اُس کا خاندن مر بھی گیا تو بھی اُس کا نکاح میں آنا مشکل ہے کیونکہ جو بیوہ صاحب اولاد ہو جاتی ہے وہ دوسرا نکاح نہیں کرتی اور اکثر تو یہی ہے کہ جس کے دس بارہ اولاد ہو وہ دوسرا عقد کرے یہ بہت بعید ہے اس لئے وہ اپنے آخر وقت کی تصنیف میں لکھتے ہیں۔ ”یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اُس وقت شائع کی گئی تھی اور یہ کہ ابتھا المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبک پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔“

(تحریر حقیقت الوحی ص ۱۳۲-۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

طالبین حق ملاحظہ کریں منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا کس قدر زور و شور برسوں رہا اور کس قدر وثوق اور یقین اُس پر ظاہر کیا گیا مگر آخر میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا افسوس اور سخت افسوس اس پر ہے کہ بعض لکھے پڑھے بھی ایسی بدیہی بناوٹ کو جواب مان رہے ہیں اور ذرا بھی غور نہیں کرتے یا خدا سے نہیں ڈرتے۔ اب اس بناوٹ کی تشریح ملاحظہ ہو یہ جواب کئی طور سے غلط ہے۔ منکوحہ آسمانی کی نسبت و قسم کی پیش گوئیاں ہیں۔ ایک یہ کہ منکوحہ آسمانی مرزا قادیانی

کے نکاح میں آئیگی اور ضرور آئیگی اس کے لئے کوئی شرط اور قید مرزا قادیانی نے اس سے پہلے کسی وقت بیان نہیں کی۔ دوسری پیش گوئی یہ کہ احمد بیگ اور اُس کا داماد یعنی اُسی لڑکی کا باپ اور اُس کا شوہر تین برس کے اندر مرجائیں گے یہ پیش گوئی پہلے تو بلا قید مشتمل ہوئی، دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار اور ان کا تتمہ ملاحظہ ہو اُس کے بعد وہ جملہ بڑھایا گیا ہے (انجام آتھم ص ۲۱۳) ملاحظہ کیا جائے اور ھیقہ الوحی ص ۱۸۷ اور انجام آتھم ص ۲۱۔ وغیرہ میں مرزا قادیانی مذکورہ جملہ کو احمد بیگ کے داماد کی نسبت بیان کرتے ہیں مگر تتمہ ھیقہ الوحی کے آخر میں مجبور ہو کر منکوحہ آسمانی کی نسبت بھی کہہ دیا مگر یہ کہنا ایسا ہی غلط اور بے جوڑ ہے جیسے کوئی روز روشن کو شب تاریک کہہ دے اور غلط ہونے کے وجہ یہ ہیں۔ منکوحہ آسمانی کے متعلق مرزا قادیانی نے علیحدہ الہام بیان کئے ہیں اُن میں یہ قید نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے الہامات کا ذخیرہ دکھایا ہے انہیں الہام کے عربی الفاظ مع اردو ترجمہ کے یہ ہیں۔

”کَذَّبُوا بِآيَاتِي وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِؤْنَ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ
وَيَرْدُّهَا إِلَيْكَ أَمْرٌ مِنْ لَدُنَّا أَنَا كُنَّا لِفَاعِلِينَ زَوْجَنَا كَمَا الْحَقُّ
مَنْ رَيْكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمَمْتَرِينَ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
إِنْ رَيْكَ فَعَالٍ لِمَا يَرِيدُ إِنَّا رَا دُوها إِلَيْكَ تَوْجِهَتْ
لِفَصْلِ الْخُطَابِ إِنَّا زَا ادُوها۔“

انہوں نے میری نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا (۱) اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا (۲) یہ امر (واپس لانا) ہماری طرف سے ہے (۳) اور ہم ہی کرنے والے ہیں (۴) بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا (۵) تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو (۶) خدا کے حکم بدلائیں کرتے تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اُس کو کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اُسے روک سکے۔ (۷) ہم اُس کو واپس لانے والے ہیں (۸) آج میں فیصلہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا ہم اُس کو تیری طرف واپس لائیں گے (انجام آتھم ص ۶۰-۶۱ خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

یہ اردو ترجمہ اور عربی الہامات مرزا قادیانی کے ہیں ان میں بلا شرط اور بغیر کسی قید کے منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا بیان ہوا ہے اور اُس کے وقوع میں آنے کو اس زور سے بیان کیا ہے

اور یقین دلایا ہے کہ اُس سے زیادہ یقین دلانے کا کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا ہے میں نے آٹھ جملوں پر ہندسہ دیا ہے انہیں غور سے ملاحظہ کیا جائے کہ کس قدر تاکیدات سے اور مختلف عنوان سے اُس پر اعتماد دلایا ہے کہ منکوحہ آسانی تیرے نکاح میں آئے گی اس کی کچھ تشریح بھی سنئے بقول مرزا قادیانی تین مرتبہ تو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ ہم اُسے واپس لائیں گے اور چوتھی مرتبہ کہا کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا اس جملے کو ماضی کے صیغہ سے فرمایا تاکہ اُس کا ہونا یقینی معلوم ہو پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ زیادہ اطمینان کے لئے کہا گیا کہ یہ سچا وعدہ تیرے پروردگار کی طرف سے ہے اس میں شک نہ کرا یہ سخت وعدوں کے ساتھ ساتھ نسخ و فسخ کا احتمال تو کسی ایماندار کو تو نہیں ہو سکتا اور اگر کسی کو احتمال ہو تو پانچویں اور چھٹے جملہ نے یقینی طور سے اُٹھا دیا کیونکہ اُن کا صریح مطلب یہ ہے کہ اُس عورت کو ہم تیرے پاس واپس لائیں گے یہ کسی طرح بدل نہیں سکتا اور کسی کی قوت اور کسی کی عاجزی اُسے رد نہیں سکتی وہ ضرور تیرے نکاح میں آئے گی ما یبدل القول لدی وما

۱۔ اہل علم غور کریں کہ اس ایک الہام میں (۱) تین مرتبہ تو اللہ نے اُسے واپس لانے کا وعدہ کیا (۲) اور تین جگہ اسی مطلب کی تاکید لفظ ان سے اور ایک جگہ نوں تاکید سے کی گئی ہے یہ چھ تاکیدیں ہوئیں (ساتویں) اُس وعدہ کی عظمت اور وثوق کیلئے کہا گیا کہ ہم کرنے والے ہیں کوئی دوسرا نہیں ہے جس میں کچھ تردد ہو سکے (آٹھویں) نہایت توثیق کیلئے یہ کہہ دیا کہ ہم نے اُس کا نکاح کر دیا یعنی اُس کا ہو جانا ایسا یقینی ہے کہ سمجھو ہو گیا اور ہم نے کر دیا (نویں) اس کے بعد اس طرح تاکید کی کہ یہ نکاح کر دینا یا اُس کا لوٹ کر آنا تیرے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اس میں شبہ نہیں ہو سکتا (دسویں) تاکید سے کہا کہ اس پیش گوئی کے پورا ہونے میں شک نہ کرنا ان دس تاکیدوں کے سوا دو جملے ایسے ہیں جو ہزار تاکیدوں سے زیادہ ہیں ایک یہ کہ خدا کی باتیں بدل نہیں کرتیں دوسرا یہ کہ کوئی نہیں جو اُسے رد کر سکے دیکھا جائے کہ اُس کے وقوع میں آنے کے لئے اتنی تاکیدیں ہیں اور بالخصوص آخر کے دو جملے نہایت پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس پیش گوئی میں نسخ و فسخ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی سبب سے وہ ملتوی ہو سکتا تھا تو خدائے تعالیٰ کے علم میں اس کا ظہور میں نہ آنا ضرور ہوگا اور جب اس کے علم میں یہ تھا کہ فلان شرط کی وجہ سے اس کا ظہور نہ ہوگا تو اس کی طرف سے بتاکید بار بار یہ الہام ہرگز نہ ہوتا کہ اللہ اسے تیری طرف ضرور لایگا اور الہام میں یہ جملہ بھی کسی طرح نہیں ہو سکتا تھا کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا تو اس میں شک مت کر خدا کی باتیں بدل نہیں کرتیں ان باتوں کے بعد یہ کہہ دینا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اعلانیہ اپنے الہاموں کو سخت جھوٹا کہتا ہے مگر اس پر بھی قادیانی جماعت نہیں دیکھتی افسوس!

آنا بظلام للعبید اس کے بعد یہ کہہ دینا کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا کس قدر اُن کی بناوٹ اور ان کی کذب کو ثابت کرتا ہے اور ان کی تمام الہامات اور وحی کو بیکار بناتا ہے۔

بھائیو! اگر اس پر بھی مرزا قادیانی کو کاذب نہ مانیں تو خدائے تعالیٰ و تقدس پر نعوذ باللہ کیسے سخت کذب کا دھبہ آتا ہے یعنی اول تو بغیر تاکید کے یونہی وعدہ کرنا اور اسے پورا نہ کرنا کس قدر اُس کی شان کے نازیبا اور نقص ہے پھر اُس پر اس تاکید اور اصرار کے بعد اس کے خلاف کرنا تو ایسا ہے کہ کوئی بھلا آدمی بھی اُس کے خلاف نہیں کر سکتا اور اس قادر قدوس کی تو بہت بڑی شان ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا قادیانی نے خدائے تعالیٰ کی شان اور عظمت کو انسان سے بھی کم سمجھ لیا اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ پر ذرا بھی خیال نہ کیا بھائیو! إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ نص قطعی ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بلاشبہ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اس لئے یقین کر لو کہ اگر مذکورہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو وہ کسی طرح نسخ و فسخ نہیں ہو سکتا تھا وہ ضرور ہو کر رہتا اور اگر حکیم (نور دین) یا اور کوئی خدائے قدوس کو جھوٹا مان کر مرزا قادیانی کو سچا کرنا چاہیں تو غیر ممکن ہے جو خدا کسی وقت بھی جھوٹ بولے۔ تو اس کے رسول اور اس کی باتیں کسی طرح لائق اعتبار نہیں ہو سکتیں اور تمام کارخانہ نبوت و رسالت سب درہم و برہم ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے (۲) جس جملہ الہامی کو مرزا قادیانی ظہور نکاح کے لئے شرط کہتے ہیں اور اُس کا مخاطب منکوحہ آسمانی کی تانی کو بتاتے ہیں اور اُس کا ترجمہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ اے عورت تو بہ تو بہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور تیری لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنے والی ہے (حقیقت الوحی ص ۷۸ خزائن ج ۲۳ ص ۱۹۳)

اب اہل علم ملاحظہ کریں کہ مذکورہ بالا جملہ نہ بلحاظ لفظ کے شرط ہو سکتا ہے نہ بلحاظ معنی کے اس کی تشریح کیلئے اول یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس جملہ میں اُس لڑکی کی تانی سے کیوں خطاب کیا گیا اور وہ تو بہ کیلئے کیوں خاص کی گئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ وہی بانی فساد اور سخت مخالف تھی اور انکار نکاح کی بانی تھی اور مرزا قادیانی کو بُرا سمجھتی تھی اس لئے اُس سے تو بہ کیلئے کہا گیا اور ڈرایا گیا کہ اگر تو بہ نہ کرے گی تو اُس کی لڑکی پر اور اُس کی نواسی پر بلا آئے گی اب مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اُس نے اور اس کے گروہ نے تو بہ کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ قصور معاف ہو اور بلا دور ہو مگر مرزا قادیانی اُس کا نتیجہ بتاتے ہیں کہ آسمانی نکاح فسخ ہو گیا اس کو تو بہ کا نتیجہ کہنا اسی وقت ہو سکتا ہے

کہ اُس کے نکاح کا ظہور اُس کے لئے اور اعزائیکلئے سخت بلا اور آفت جان مان لیا جائے اگر ایسا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرزا قادیانی اقرار کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص ہوں کہ اُس لڑکی کا میرے نکاح میں آنا اور اُس نکاح کا ظاہر ہونا بڑی بلا تھی مگر اس سے پہلے وہم جولائی کے اشتہار میں مشتہر کر چکے ہیں کہ اس نکاح سے ہر قسم کی برکتیں نازل ہوگی اور اس وعدے کو الہامی بتایا ہے الغرض یہ جواب اُس مشتہر الہام کے مخالف ہے اس لئے حضرات مرزائیوں کو اسے غلط ماننا ضرور ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ جواب ظاہر کرتا ہے کہ وہ حرمان و یاس کے صدمہ سے بدحواس ہو گئے ہیں پھر ایک صدمہ نہیں بلکہ عظیم الشان دو صدمے ہیں۔ اول تو برسوں کے انتظار کے بعد بھی ولی مقصود تک رسائی نہ ہوئی دوسرے یہ کہ مخلوق میں بڑی بھاری رسوائی ہوئی اس میں بدحواس ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اگر حواس درست ہوتے تو توبہ کی وجہ سے نکاح کا نسخ ہونا بیان نہ کرتے اور پھر وہ نکاح جسے خدا نے پڑھایا ہو اور خدا کا وہ وعدہ تاکید جس کی نسبت خاص طور سے الہام ہوا کہ خدا کی باتیں بدلا نہیں کرتیں (۳) اس کے علاوہ جس جملے کو مرزا قادیانی ظہور نکاح کی شرط بیان کرتے ہیں اس کے نزول کی حالت انہوں نے (انجام آتھم ص ۲۱۳-۲۱۴ (خزان ج ۱۱ میں بیان کی ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عورت سخت منکر اور مخالف تھی اس لئے اُسے تہدید کی گئی اور توبہ کا حکم دیا گیا اُس سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ ظہور نکاح کیلئے کوئی شرط ہے اور اگر اُن کی خاطر سے اس کو شرط بھی مان لیا جائے تو یہ کہنا کہ اُس نے یا اُس کے گروہ نے شرط کو پورا کیا محض غلط ہے کیونکہ اُس کا توبہ کرنا یہ تھا کہ جس گناہ کی وجہ سے اسے اس قدر تنبیہ ہوئی اُس سے وہ توبہ کرتی (یعنی مرزا قادیانی کے انکار سے) اور انہیں سچا مسیح موعود مانتی مگر یہ ہرگز نہیں ہوا اور کسی عزیز کے مرجانے سے روٹا دھونا توبہ نہیں ہو سکتا بلکہ اُس گناہ سے باز آنا اور اُس پر نادم ہونا توبہ ہے جس کی وجہ سے تنبیہ کی گئی تھی۔ جس طرح حضرت یونس کی قوم نے کیا تھا کہ عذاب دیکھ کر حضرت یونس پر ایمان لے آئی تھی اور انہیں تلاش کرتی تھی مگر وہ چلے گئے تھے جب وہ نہ تھے تو وہ سب یہاں تک کہ بادشاہ بھی اپنی توبہ کے اظہار کیلئے ٹاٹ پہن کر میدان میں جا کر اپنے سابق انکار پر بہت روئے اور اللہ سے عاجزی و زاری کر کے اُس گناہ کی معافی چاہی اُس وقت اُن کے اختیار میں اسی قدر تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا حضرت یونس کی قوم کا ایمان لانا قرآن شریف سے

ظاہر ہے سورہ یونس میں ہے لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ غِظَابَ الْجَحِيْمِ (یونس ۹۸): - یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یونسؑ کی قوم ایمان لے آئی تو میں نے اُس پر سے ذلت کے عذاب کو اٹھا دیا۔ مگر یہاں جو عورت منکر تھی اور جن کے لئے توبہ کا حکم ہوا وہ مرزا قادیانی پر ہرگز ایمان نہیں لائی وہ بدستور سابق منکر رہی کوئی اُن کے پاس تک نہیں گیا کسی نے اُن کی حقانیت کا اقرار نہیں کیا پھر یہ کہنا کہ انہوں نے توبہ کی کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ الحاصل منکوحہ آسانی کے نکاح کو کسی شرط پر موقوف بتانا اور پھر اُس شرط کا پورا ہونا اور اُس کے پورا ہونے سے نکاح کا فسخ ہو جانا یہ تینوں باتیں غلط ہیں اور عقل کے بالکل خلاف ہے ان کے الہامات اسے غلط بتا رہے ہیں (۴) مذکورہ جواب کی غلطی کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ اس جواب میں مرزا قادیانی متردد ہیں اور کہتے ہیں کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

اس کی وجہ کچھ سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ نکاح آسان پر ہوا اور دنیا میں اس کے ظہور کیلئے نہایت تاکید الہامات ہوئے اب اس کے فسخ کی اطلاع بھی آسان سے ہونا چاہیے مگر مرزا قادیانی اُس کی اطلاع میں تردید بیان کر رہے ہیں یعنی فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اب حضرات مرزائی فرمائیں کہ آسانی اطلاع جس علام الغیوب کی طرف سے آتی ہے اُسے بھی کسی وقت گزشتہ یا آئندہ کے واقعات میں تردد اور شک ہوتا ہے؟ جسے مرزا قادیانی ظاہر کر رہے ہیں اور اگر وہ قدوس واقعی علام الغیوب ہے کوئی بات اُس پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی تو یہ تردید کیسی؟ اور اگر مرزا قادیانی کا اجتہاد اور خیال ہے تو اس مقام پر کسی طرح لائق اعتبار نہیں ہو سکتا کیونکہ جس کی طرف سے نکاح ہوا ہے اس کے ہاتھ میں اس کا فسخ کرنا ہے وہاں کسی کی اجتہاد کو دخل نہیں ہے۔ الغرض یہ تردید تو خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی مرزا قادیانی کا قول ہے وہ چاہتے ہیں کہ پہلی پیش گوئیاں بھی غلط نہ ہوں اور آئندہ کیلئے موقع رہے کیونکہ امید موہومہ انہیں ہو گی کہ اگر اُس کا خاوند مرے اور شاید نکاح میں آ جاوے تو اُس وقت کیلئے دوسرا جملہ فرمادیا مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس تار و پود سے کیا نفع ہوا اس کہہ دینے سے کہ نکاح فسخ ہو گیا وہ الہامات جو اس حصہ میں نقل کئے گئے ہیں اور جن کا کذب ظاہر کیا گیا ہے سچ ہو جائیں گے؟ وہ یقین جو مرزا قادیانی نے بڑی شد و مد سے بارہا اپنے نکاح کے ہونے پر ظاہر کیا ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا؟ وہ سیاسی جس

سے وہ بہت سے اوراق اسی مضمون میں سیاہ کر چکے ہیں دھل جائے گی؟ غیر ممکن ہے اور الہامات کے علاوہ جو الہام اوپر نقل کیا گیا ہے اور اس کا دیکھنا کافی ہے ناظرین اُن الہامات کو مکرر دیکھیں اس کہہ دینے سے کہ نکاح فسخ ہو گیا مرزا قادیانی کذب کے الزام سے بچ نہیں سکتے (۵) یہ تو فرمائیے کہ آسمان پر جو نکاح پڑھایا گیا تو بحکم الہی اور بحقیقت ایزدی پڑھایا گیا یا اُس کے خلاف آپ نے پڑھوایا؟ اگر خدا کے حکم اور اس کے مرضی سے تھا تو خدائے علیم کو یہ علم نہ تھا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کریں گے؟ اگر علم تھا تو یہ فضول حرکت جو مخالفین اسلام کیلئے باعث مضحکہ ہو کیوں ہوئی؟ خواب میں یا کشف میں جس طرح کہو۔ نکاح پڑھانا کیوں دکھایا گیا اسی طرح بار بار کی توجہ سے یہ الہام کیوں ہوا کہ ”خدا تعالیٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا“ جب اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کریں گے اور اس نکاح کا ظہور نہ ہوگا تو بار بار کی توجہ میں ایسا غلط الہام کیوں ہوا؟ الحاصل مرزا قادیانی کی ان باتوں سے خدائے قدوس پر ضرور الزام آئے گا حضرات مرزائی اس کہنے پر مضطرب ہیں کہ یا تو مرزا قادیانی کا قول یہ خدا تعالیٰ پر افتراء ہے یا مرزا قادیانی کا خدا عالم الغیب اور دانشمند نہیں ہے؟ (نعوذ باللہ) افسوس مرزا قادیانی اپنی باتوں کے بنانے میں بہت کوشش کرتے ہیں مگر اُن کا حال اس شعر کا مصداق ہے۔

خرابی میں پڑا ہے سینے والا جیب و دامن کا

جو یہ ٹانگا تو وہ او دھڑا جو وہ او دھڑا تو یہ ٹانگا

قول مذکور کے بعد مرزا قادیانی نے کچھ اور بھی کہا ہے اس کے حالت روشن کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اُسی (تمہ ہدیۃ الوحی ص ۳۳ اخرا تنج ۲۲ ص ۵۷۰) میں ہے ”کیا آپ کو خبر نہیں کہ یَمْعُو اللہ مَا یَشَاءُ وَ یَنْبُتُ“ مرزا قادیانی اس آیت کو پیش کر کے دوسرے جواب کی طرف اشارہ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے نکاح کا وعدہ کیا تھا اور آسمان پر نکاح پڑھا بھی گیا مگر اللہ تعالیٰ کو خود اثبات کا اختیار ہے جس کو چاہے اس کا ظہور ہو اور جس کو نہ چاہے باوجود وعدے کے اس کو ظاہر نہ کرے اس کے خلاف کرے کوئی اس کا روکنے والا نہیں۔ یہ تو ان کے جواب کی تقریر ہوئی اب میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے ایسی آیت پیش کی ہے جس کی شرح میں بڑا رسالہ لکھا جائے تو اس کی تفصیل کما حقہ سمجھ میں آئے مگر میں مختصراً کہتا ہوں کہ قرآن مجید میں عموم کے

ساتھ جہاں مشیت خداوندی کا ذکر ہے وہاں صرف اُس کی عظمت اور قدرت کا اظہار ہے اس سے کسی واقعہ خاص پر استدلال کرنا محض نادانی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ (آل عمران ۱۲۹) اب اگر کوئی کافر اس آیت کو پیش کر کے یہ کہے کہ قرآن شریف کی رو سے بخشش اور عذاب میں مسلمان اور کافر یکساں ہیں جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب کرے یا اس طرح ارشاد ہوا ہے اَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا ذَاكَ الْمُنُوتِ وَالْأَزْهِىٰ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ (هود ۱۰۸) اس آیت سے اس پر کوئی دلیل پکڑے کہ بعد سعید ازلی ہمیشہ جنت میں نہ رہیں گے تو یہی کہا جائے گا کہ قرآن مجید پر اس کی نظر نہیں ہے وہ اس کے اطلاقات اور محاورات سے محض ناواقف ہے یہی ہم مرزا قادیانی کے جواب میں کہتے ہیں اور اُس کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ جس طرح اُس کا یہ ارشاد ہے کہ جسے چاہے اللہ مٹا دے اور جسے چاہے رہنے دے اسی طرح اس کا ارشاد ہے لَا تَبْدِلُ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ عَنِّي اللّٰهُ كِي بَاتِمِ بَدَلًا نہیں کرتیں جو کہہ دیا اس کا ہونا ضرور ہے ایسا ہی دوسرا ارشاد ہے مَا يَمْلِكُ الْقَوْلُ لَدَتِي ہمارے یہاں کی باتیں نہیں بدلا کرتیں یعنی ہماری باتوں میں محو واثبات نہیں ہوتا یعنی قدرت تو ایسے سب کچھ ہے جو چاہے وہ کرے مگر کرتا وہی ہے جو اس کی عظمت و شان کے لائق ہے وہ تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہے اس لئے وہی کرے گا جس میں کوئی عیب اس کی ذات پر نہ آئے۔ پھر کیا وعدے کر کے پورا نہ کرنا خصوصاً بار بار وعدہ کر کے اور اس کے پورا کرنے کا کامل وثوق اور یقین دلا کر پھر اس کا پورا نہ کرنا کوئی عیب نہیں ہے؟ ضرور عیب ہے اور بہت بڑا عیب ہے کوئی انسان ہوش و حواس کی حالت میں اس سے انکار نہیں کر سکتا پھر کیا جماعت مرزا سیہ اس کو پسند کرتی ہے کہ قرآن شریف سے خدا کی ذات میں بہت بڑا عیب ثابت کرے؟ اگر پسند نہیں کرتے تو کس لئے مرزا قادیانی کو قرآن شریف کا ماہر اور خدا کا رسول مان رہے ہیں وہ تو علانیہ طور سے خدا پر عیب لگانا چاہتے ہیں یہ تو عقلی تقریر تھی جسے عالم و جاہل سب اس کی تصدیق کر سکتے ہیں اب قرآن مجید کی بعض آیتیں بھی ملاحظہ ہوں جن سے اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ وعدہ خداوندی میں محو واثبات ہرگز نہیں ہوتا وہ آیتیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) لَا يَخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (روم ۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہیں جاہل ہیں مرزا قادیانی اس کے خلاف کہہ رہے ہیں یعنی اللہ وعدے کے خلاف کرتا ہے اب اس آیت کی رُو سے مرزا قادیانی کس گروہ میں ٹھہرے جماعت مرزا یہ انصاف کرے؟

(۲) لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ (الحج ۷۷)

اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

جس کو عربیت سے واقفیت ہے وہ جانتے ہیں کہ لَنْ آئندہ نفی کی تاکید کیلئے آتا ہے اس لئے آیت کا مطلب ہر ایک ماہر بھی کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

(۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (ال عمران ۹)

بلا شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

اس آیت میں بھی تاکید کے ساتھ ارشاد ہوا کہ جس بات کا اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اس کے خلاف نہیں کرتا اب اگر اللہ تعالیٰ وعدے کر کے محو کر دے اور پورا نہ کرے تو یہ آیتیں جھوٹی ہو جائیں گی۔ (نعوذ باللہ)

(۴) فَلَا تَخْشَئِنَّ اللّٰهُ مَخْلَفًا وَعْدِهِ رُسُلُهُ (ابراہیم ۷۷)

یہ گمان مت کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے (یعنی یہ نہیں ہو سکتا)

حسب دعویٰ مرزا قادیانی یہ آیت زیادہ صراحت سے کہہ رہی ہے کہ اگر مرزا قادیانی اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ان سے جو وعدہ خداوندی ہوا اس کے خلاف نہیں ہو سکتا پھر وعدہ نکاح کے پورا نہ ہونے کے جواب میں آیت بمعہ اللہ الخ کو پیش کرنا اس آیت کے بالکل خلاف ہے یہاں یہ امر خوب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ آیت اس امر میں نص قطعی ہے کہ مرزا قادیانی نبی یا رسول نہیں ہیں کیونکہ ان کے اقرار کے بموجب خدا نے ان سے بہت سے وعدے کئے مگر وہ پورے نہ ہوئے۔ ان میں سے ایک وعدہ منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا تھا اور کیسا مستحکم وعدہ کہ خدا تعالیٰ نے تاکید فرمایا کہ اس میں شک نہ کرنا جملہ فلا یحکون من المعترین ان کے الہام میں موجود ہے اور بیان سابق سے ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ وعدہ اس طور کا تھا کہ اس میں کوئی شرط نہیں ہو

سکتی اس کا ظہور ہر طرح ہوتا چاہئے تھا مگر مرزا قادیانی کے مرتے دم تک اس کا ظہور نہ ہوا اگر وہ خدا کے رسول ہوتے تو بموجب تصریح اس آیت کے وہ وعدہ ضرور پورا ہوتا اور جب وہ وعدہ پورا نہ ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ خدا کے رسول نہیں تھے اگر خلیفۃ المسیح خاندان ہوں تو میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ ان نصوص قطعہ کے بعد بھی آپ جملہ بعد ولا یوفی پیش کر سکتے ہیں؟ ذرا خوف خدا کو دل میں لا کر جواب دیجئے گا اس مضمون کی آیتیں اور بھی پیش ہو سکتی ہیں مگر ثبوت مدعا کیلئے اسی قدر کافی ہیں کیونکہ ایک آیت کا منکر بھی کافر ہے۔ پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ نکاح عرش پر ہوا یا آسمان پر مگر آخروہ سب کاروائی شرعی تھی؟ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیے۔

۱۔ اس وعدہ کے پورا ہونے کی وجہ مرزائی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس وعدہ کا پورا ہونا موقوف تھا ایک وعید کے پورا ہونے پر یعنی اس کے شوہر کے مرنے پر اور اس کا شوہر اپنے خسر کے مرنے سے بہت خوف زدہ ہو گیا تھا اور سنت اللہ ہے کہ خوف کی وجہ سے وعید مل جاتی ہے اس لئے اس کے شوہر کے باب میں جو وعید تھی وہ مل گئی اور جب یہ وعید مل گئی اور اس کا شوہر نہ مرا تو نکاح کا وعدہ بھی پورا نہ ہوا۔ ناظرین! ایسی جاہلانہ باتیں بنانا اور انہیں مان کر دل کی قسلی کر لینا مرزا پرستوں کا سی کام ہے کوئی صاحب عقل اور خصوصاً ذی علم اس کے غلط ہونے میں ایک منہ بھی تامل نہیں کر سکتا اس کے وجہ ملاحظہ ہوں (۱) اس وعید کا پورا ہونا یعنی اس کے شوہر کے مرنے کی کیا ضرورت تھی؟ نہایت خوف زدہ ہو گیا تھا تو ایمان لے آیا ہوتا اور طلاق دے کر خود مرزا قادیانی سے آکر کہا ہوتا کہ میں نے علیحدہ کر دیا آپ نکاح کر لیں (۲) یہ بھی ممکن تھا کہ اس کی بیوی یعنی محمدی اپنے شوہر سے لڑ کر یا خوشامد کر کے اس سے طلاق لے لیتی اور الگ مفت طلاق نہ دیتا تو مرزا قادیانی سے کچھ لے کر اسے دیتی اور خلع کراتی یہ صورتیں ایسی تھیں کہ مرزا قادیانی کے سب الہامات بھی صحیح ہوتے اور غیر وعید پورا ہونے کے نکاح کا وعدہ بھی پورا ہو جاتا۔ کیا کسی ذی علم پر یہ بات پوشیدہ ہے؟ ہرگز نہیں مگر مرزائی اس سے پیچھے ہیں مرزا پرستی نے ان کی عقل کو سلب کر دیا ہے (۳) معمولی خوف کی وجہ سے وعید مل جانے کو سنت اللہ بنانا محض غلط ہے کہیں قرآن میں حدیث میں دیکھا کوئی عقلی وجہ پیش کرو۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں پیش کر سکتے بلکہ ہم اس کے غلط ہونے پر قرآن مجید میں صریح آیتیں اور صحیح حدیث اور عقلی برہان پیش کر سکتے ہیں اور پیش کی ہیں فیصلہ آسمانی کا حصہ ۳ ملاحظہ کیا جائے۔

۲۔ یعنی خلیفہ قادیانی بعض پیش گوئیوں کے پورا نہ ہونے کے جواب میں کہتے ہیں کہ بعد ولایونی یعنی خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور بعض وقت پورا نہیں کرتا اس کا ذاکر آئندہ آئیگا

اس کے جواب میں ہم اس کہنے پر مجبور ہیں کہ برائے خدا جماعت مرزا سید اغوائے شیطانی سے علیحدہ ہو کر بیان سابق پر غور کرے اور فیصلہ آسمانی کو اچھی طرح سے دیکھے اگر انصاف کا شائبہ بھی اس کے قلب میں ہوگا تو بے اختیار کہہ دے گی کہ مرزا قادیانی کے اقوال اس کے شاہد ہیں کہ منکوحہ آسمانی کا ان کے نکاح میں آنا یقینی تھا اس میں کوئی شرط نہ تھی اور اس وقت جس الہام کو شرط کہا گیا ہے وہ اس کے لئے کسی طرح شرط نہیں ہو سکتا۔

پھر لکھتے ہیں۔ کیا یونس علیہ السلام کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ (۴۰) دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی وقت پر ٹال دے۔؟

اس قول میں مرزا قادیانی نے پیٹ بھر کر جھوٹ بولا اور ایک نہیں کئی جھوٹ ہیں (۱) حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی نکاح والی پیش گوئی کے مثل ہے یا اس سے بھی زیادہ حالانکہ یہ دعوے محض غلط ہے آئندہ اس کی تشریح کی جائے گی (۲) یہ کہنا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر چالیس دن تک عذاب نازل ہوگا اس فیصلہ کا ذکر نہ قرآن مجید میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں نہ تو ریت و انجیل میں کوئی قطعی روایت ہے پھر یہ قطعی فیصلہ کس طرح معلوم ہوا؟ جب اس فیصلہ کا ذکر آسمانی کتابوں میں نہیں ہے احادیث صحیحہ میں اس کا پتہ نہیں ہے۔ تو اس کے جھوٹے ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے؟ اب اگر کسی غیر معتبر روایت میں اس کا ذکر ہو تو اسے کوئی ذی علم مسلمان فیصلہ آسمانی نہیں کہہ سکتا (۳) یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی شرطی نہ تھی غلط ہے کیونکہ اول تو قطعی طور سے الہامی پیشین گوئی کا ثبوت ہی نہیں ہے پھر شرطی اور غیر شرطی کیسی؟ اور اگر بعض روایتوں سے پیشین گوئی کا ثبوت ہوتا ہے تو شرطی ہونے کا ثبوت بھی بعض روایتوں سے ہوتا ہے غرضیکہ قطعی طور پر کہہ دینا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں شرط نہ تھی محض غلط ہے۔

اب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں آسمان و زمین کا فرق ہے اس کے وجہ ملاحظہ کئے جائیں (۱) نکاح والی پیشین گوئی قطعی اور یقینی ہے حضرت یونس

علیہ السلام کی پیشین گوئی یقینی نہیں ہے بعض نہایت ضعیف روایت میں اس کا ذکر آیا ہے اس لئے دلوں کو یکساں قرار دینا محض غلط ہے (۲) منکوہ آسانی کے لوٹ آنے کی خبر تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دی انا کنا فاعلمین فرمایا حضرت یونسؑ سے ایسا نہیں کہا گیا (۳) اسی امر کی نسبت یوں الہام ہوا کہ اُس عورت کا لوٹ کر آنا حق ہے اس میں شک نہ کرنا یونسؑ سے اس طرح کہنے کا ثبوت نہیں ہے (۴) اس وعدہ کی نسبت ان کا الہام ہے کہ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں یعنی اس وعدے کا پورا ہونا ضرور ہے کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ حضرت یونسؑ سے بھی یہ صراحت کی گئی تھی؟ ہرگز نہیں یہ بات تو کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہیں ہے (۵) مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ بار بار کی توجہ سے یہ الہام ہوا کہ خدائے تعالیٰ اس لڑکی کو ایک مانع دور ہونے کی بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔ حضرت یونسؑ نے نزول عذاب کیلئے ایسا یقین کسی وقت بیان نہیں کیا۔

مرزا قادیانی کے یہ اقوال ثابت کرتے ہیں کہ منکوہ آسانی کے نکاح کا ظہور ہونا لصوص قطعیہ کے خلاف ہے جو ابھی نقل کی گئی اور حضرت یونسؑ کی پیش گوئی کا ظہور نہ ہونا کسی آیت قرآنی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ یہ کہیں نہیں ہے کہ حضرت یونسؑ کو قطعی خبر دی گئی تھی کہ تیری قوم پر ضرور عذاب آئے گا اگر حضرت یونسؑ کو الہامی اطلاع ہوئی تو اس قدر ہوئی کہ اگر یہ قوم ایمان نہ لائے گی تو اس پر عذاب آئے گا۔ جیسا کہ اور انبیاء کی امت پر عذاب آیا؟ کیا ہے مرزا قادیانی کا بار بار یہ کہنا کہ یونسؑ کی پیش گوئی میں شرط کی تصریح نہ تھی محض تاہمی یا فریب دی ہے۔ جو شرط میں نے بیان کی اس کا ہونا تو ضرور ہے طریقہ ہدایت اور عقل اس کی کامل شہادت دیتی ہے کہ حضرت یونسؑ نے اپنی قوم سے یوں ہی کہا ہوگا اور روایتیں بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں کہ حضرت یونسؑ نے اسی طرح کہا تھا جس طرح میں نے ابھی بیان کیا (۶) مرزا قادیانی نے اس کے نکاح میں آنے کی قسم کھائی ہے حضرت یونسؑ نے کسی وقت نزول عذاب پر قسم نہیں کھائی نہایت ظاہر ہے کہ کوئی بھلا آدمی قسم اُسی بات پر کھاتا ہے جس کا اُس کو کامل وثوق ہوتا ہے اور آئندہ ہونے والی بات پر وہی قسم کھا سکتا ہے جس کو اللہ کی طرف سے یقینی اطلاع ہو۔ اب ایسی یقینی اطلاع کے بعد اس کا ظہور نہ ہونا اس کا یقین دلاتا ہے کہ یا تو وہ اطلاع شیطانی تھی تا کہ مرزا قادیانی کو رسوا کرے۔ یا ایسی تھی جیسی اس وقت اہل دنیا اپنا مطلب نکالنے کیلئے قسم کھایا کرتے ہیں۔ الغرض مرزا قادیانی کی پیش گوئی پوری نہ ہونے پر سخت الزام ہے اور حضرت یونسؑ کی پیش گوئی پر یہ الزام

نہیں ہو سکتا) (۷) حضرت یونسؑ کی پیش گوئی شرطی تھی یعنی انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا اس شرط کا ہونا بدیہی ہے اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ منکرین سے اسی طرح کہا جاتا ہے اگرچہ یہ امر ایسا بدیہی ہے کہ اس پر کسی روایت اور قول کی حاجت نہیں ہے مگر میں کمال وثوق کے لئے بعض روایتیں پیش کرتا ہوں۔

(پہلی روایت) شیخ زادہ محشی بیضاویؒ حضرت یونسؑ کے قصہ میں لکھتے ہیں

فَاَوْحٰى اللّٰهُ اِلَيْهِ قُلْ لَّهُمْ اَنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا جَاءَ هُمُ الْعَذَابُ

فَاَبْلَغَهُمْ فَاَبْوَا فَاَخْرَجَ مِنْ عِنْدِهِمْ شَيْخٌ زَادَهُ (ج ۲ ص ۳۶۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہیں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا حضرت یونسؑ نے یہ پیغام الہی اپنی قوم کو پہنچا دیا۔ اور اُن کے انکار کے بعد اُن کے پاس سے چلے گئے۔“

دوسری روایت روح المعانی ج ۷ ص ۷۷ میں ہے۔

فَاَوْحٰى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ قُلْ لَّهُمْ اَنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا جَاءَ هُمُ الْعَذَابُ

فَاَبْلَغَهُمْ فَاَبْوَا فَاَخْرَجَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَلَمَّا فَفْقَدُوْهُ نَدِمُوْا عَلٰى

فَعَلِهِمْ فَاَنْتَبَلَقُوْا يَطْلُبُوْنَ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ

”اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا اس پر بھی وہ ایمان نہ لائے اس کے بعد حضرت یونسؑ چلے گئے جب ان کا غار نے ان کو نہ دیکھا تو اپنے انکار پر نادم ہوئے اور حضرت یونسؑ کی تلاش میں چلے کر وہ نہ ملے“

تفسیر کبیر میں بھی ایسا ہی ہے

ملاحظہ کیا جائے کہ کس صراحت سے شرط کا ذکر کیا گیا مگر مرزا قادیانی نے شور مچا رکھا ہے کہ حضرت یونسؑ کی پیش گوئی میں شرط نہ تھی یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت یونسؑ کے جانے کی بعد ہی وہ اپنے انکار پر نادم ہوئے اور اُن کی تلاش میں جا نکلے اس سے ظاہر ہے کہ ان کے جانے کے بعد ہی اللہ نے ان کے دل میں ایمان ڈالا اور انہوں نے اپنے انکار سے توبہ کی اور اپنا ایمان ظاہر کرنے کیلئے ان کی تلاش میں نکلے الغرض حضرت یونسؑ کی پیش گوئی میں شرط کا ہونا عقلی طور سے بھی ظاہر ہے اور نقل بھی اس کی شہادت دیتی ہے اور مرزا قادیانی کی پیش گوئی میں

شرط نہیں ہے میرا مقصود یہ ہے کہ منکوحہ آسانی کے نکاح میں آنے کیلئے کوئی شرط مرزا قادیانی نے پہلے نہیں بیان کی تھی ادب آخر میں جس الہام کو وہ شرط بیان کرتے ہیں وہ شرط نہیں ہو سکتا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کے وقت مرزا قادیانی کے حواس درست نہ تھے۔ ذرا اس پر غور کیا جائے کہ محمدی سے تو نکاح ہوا اور اس کے ظہور کیلئے اس کی نانی سے شرط کی جائے این چہ معنی دارد اور شرط کیا ہے کہ وہ توبہ کرے کیونکہ جس الہام کو شرط کہا جاتا ہے اس کے الفاظ یہی ہیں یا ایہا المرأة توبی توبی الخ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ جب اس نے اور اس کے گردہ نے توبہ کر لی تو نکاح فسخ ہو گیا یہ جب شرط تھی کہ اس کے پورا ہونے سے معاملہ اُلٹ ہو گیا یعنی اس کی پورا کرنے کا یہ نتیجہ ہونا چاہیے تھا کہ نکاح کا ظہور ہوتا کیونکہ تمام اہل علم جانتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کے بعد مشروط کا پایا جانا ضرور ہے۔ مگر مرزا قادیانی اس کے الٹ کہتے ہیں کہ شرط کے پورا کرنے سے نکاح فسخ ہو گیا یہ اختلاف بدحواسی نہیں تو کیا ہے؟ اس کی علاوہ اس پر غور کیا جائے کہ ظہور نکاح کے الہام میں تو بار بار وعدہ کر کے اور نہایت وثوق دلا کر کہا گیا کہ وہ تیرے نکاح میں آئے گی اس میں شک نہ کر پھر اس کے بعد مخالفین کو ایسا حکم کیا جاتا ہے کہ اگر وہ بجالائیں تو نکاح کا ظہور نہ ہو اس جملہ کو اگر شرط کہا جائے گا تو بجز اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اور جب یہی مطلب ہے تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو فریب دیتا ہے (نعوذ باللہ) یعنی مرزا قادیانی سے تو نکاح کے ظاہر ہونے کا نہایت پختہ وعدہ کرتا ہے اور ان کے مخالفین کو ایسا حکم دے رہا ہے کہ اس کے بجالانے سے نکاح کا ظہور نہ ہو

بھائیو! ان باتوں پر کچھ تو غور کرو اسے یقین کر لو کہ مرزا قادیانی کا الہام اس دلیل میں ہے کہ ظہور نکاح کیلئے کوئی شرط نہیں ہو سکتی اس کو ہم نے نہایت روشن طریقے سے ثابت کر دیا اور فیصلہ آسانی کے تیسرے حصہ نہایت روشن نو دلیلیں بیان کی گئی ہیں کہ مرزا قادیانی کا یہ جواب محض غلط ہے با ایں ہمہ اس نکاح کا ظہور نہ ہونا مرزا قادیانی کے کذب کی روشن دلیل ہے انہیں الہام ربانی ہرگز نہیں ہوا صرف مطلب بر آری کیلئے انہوں نے الہام کا ہونا ظاہر کیا اگر یہ نہ مانا جائے گا تو خداے قدوس کا جھوٹ بولنا اور فریب دینا ثابت ہوگا تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیرا (۷) حضرت یونسؑ کے چلے جانے کے بعد ان کی قوم ایمان لے آئی تھی اب اس میں اختلاف ہے کہ صرف ان کے چلے جانے سے ڈر گئی اور ایمان لے آئی یا عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد

ایمان لائی اور ان کے ایمان لانے کی شہادت قرآن شریف میں موجود ہے ایک آیت تو اوپر نقل ہو چکی ہے دوسری آیت سورہ صافات میں اس طرح ہے۔

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَاسْتَمَوْا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ (صافات ۱۳۷)

ہم نے یونسؑ کو ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ کی طرف بھیجا وہ لوگ ایمان لے آئے اس لئے ہم نے انہیں چھوڑ دیا اور ایک مدت تک (یعنی موت کے وقت تک) انہیں دنیا کا فائدہ اٹھانے دیا۔

جب نص قطعی سے اُن کا ایمان ثابت ہے تو کسی روایت کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب وہ ایمان لے آئے تھے تو ان پر سے عذاب کاٹل جانا نہایت بجا تھا مرزا قادیانی کے مخالفین یعنی اس لڑکی کی تانی وغیرہ کبھی ایمان نہیں لائی یہ کتنا بڑا فرق ہے؟ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ احمد بیگ کے مرنے سے وہ لوگ اس قدر روئے اور خوف زدہ ہوئے نمازیں پڑھنے لگے اور یہ ہوا اور وہ ہوا یہ سب مرزا قادیانی کا زور تحریر ہے جیسے ان کی عادت ہی اور کچھ نہیں۔ گھر کے سر پرست کے مرنے کے بعد رونے پینے کا اکثر معمول ہے کہیں ک کہیں زیادہ کسی کے دل میں خوف بھی ہوا ہو یہ بھی معمولی بات ہے کہ موت کے بعد گھر والوں کے دل میں خوف خدا کچھ نہ کچھ آ جاتا ہے اس کی موت کو یاد کر کے نماز روزہ زیادہ کرنے لگے ہوں تو اس کا نام ایمان لانا مگر اس کو دوسرے طرف پھیر دینا اور بہت زیادہ کر کے دکھانا ایسا صریح جھوٹ ہے جس میں کوئی فہمیدہ شک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر انہیں مرزا قادیانی کی پیش گوئی کی وجہ سے اس قدر خوف و ہراس ہوا تھا جیسا مرزا قادیانی نے بار بار بیان کیا ہے تو مرزا قادیانی ان کے پاس موجود تھے کہیں چلے نہیں گئے تھے ان پر ایمان لے آتے ان سے اپنا قصور معاف کراتے مگر نہ کوئی ایمان لایا نہ اپنا قصور معاف کرایا بدستور مخالف رہے یہ یقین دلیل ہے کہ معمولی طور سے ان کا رونادھونا خوف و ہراس تھا اسی طرح ہم اور بھی فرق دیکھا سکتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی پیش گوئی میں اور حضرت یونسؑ کی پیش گوئی میں بہت بڑا فرق ہے حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب کا دور ہو جانا مطابق عقل کی اور موافق شرط کے ہوا۔ اور مرزا قادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا کسی طرح مطابق عقل اور موافق شرط کی نہیں ہو سکتا۔ اس کے وجوہ جس قدر بیان کئے گئے ہیں وہ بہت کافی ہیں طول دینے کی ضرورت نہیں ہے مذکورہ قول میں مرزا قادیانی کا یہ کہنا آسان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس

روز تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا، محض غلط ہے فیصلہ ہونا اور بات ہے اور ڈرانا اور بات ہے یوحنا بنی کی کتاب باب چہارم سے ظاہر ہے کہ حضرت یونسؑ نے عذاب کی پیش گوئی کی تھی خود انہیں یقین نہ تھا کہ عذاب ضرور آئے گا اور ۴۰ روز کی مدت کو آسانی فیصلہ بتانا وہی مرزا قادیانی کی معمولی بیباکی کی ہے ورنہ عذاب آنے کی مدت میں مختلف روایتیں ہیں بعض میں ایک دن ہے بعض میں ۳ دن اور بعض میں ۴۰ دن ہیں۔

کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایک روایت پر ایسا یقین کر لیا جائے جیسا مرزا قادیانی لکھ رہے ہیں اب تو آفتاب نیروز کی طرح روشن ہو گیا کہ مرزا قادیانی کا جواب ہر طرح غلط ہے اور منکوحہ آسمانی کی پیش گوئی کے جھوٹی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اب اگر مرزا قادیانی کے جواب کی غلطی کا انکشاف اور زیادہ منظور ہے تو فیصلہ آسانی کا تیسرا حصہ دیکھنا چاہیے الغرض مرزا قادیانی کے جوابات محض غلط ثابت ہوئے اور اس قسم کی غلطی ثابت ہوئی کہ ان کی کوئی بات لائق اعتبار نہ رہی۔ اس لئے ان کے کسی مرید کی بات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر میں ان کے خلیفہ کے حالت کو بھی غمونہ کے طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں اس لئے ان کے جواب کی بھی حالت دکھاتا ہوں۔

خلیفۃ المسیح کے جواب کا غلط ہونا

عجب نہیں کہ جناب خلیفۃ المسیح قادیان کے پیش نظر بعض ایسے امور ہوں جو میں نے بیان کئے اس لئے وہ مرزا قادیانی کے جواب کو پسند نہیں کرتے دوسرا جواب دیتے ہیں اور پسند نہ کرنا میں اس وجہ سے کہتا ہوں کہ خلیفہ صاحب بہت زور سے کہہ چکے ہیں کہ صاحب الہام کے کلام کے معنی وہی صحیح ہیں جو صاحب الہام خود بیان کرے باوجود اس خیال کے خلیفہ صاحب نے یہاں صاحب الہام کے کلام کو چھوڑ کر دوسری توجیہ ایسی کی جس سے صاحب الہام یعنی مرزا قادیانی کا قول غلط ٹھہرتا ہے ان کی توجیہ صحیفہ محبوبیہ میں اس طرح منقول ہے ”ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ (یعنی مرزا قادیانی) کی شادی ہوگی اور ایک عورت سے زلازل سے پہلے ایک لڑکا ہوگا اور پانچویں اولاد کی بشارت پر اعتراض ہے ان کا اللہ وبالہ قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب ساویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطب ہی مراد ہوتا ہے گاہے وہ اور اس کا جانشین اور اس کی اولاد بلکہ اس کا شمل مراد ہوتا ہے۔

(اُس کی مثال ملاحظہ ہو) مثلاً اللہ تعالیٰ زبان نبوی میں فرماتا ہے اَقِمْو الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ (نماز پڑھو روزہ رکھو) اس حکم الہی میں خود مخاطب اور ان کے مابعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کے مثل ہیں۔

خلیفہ قادیانی جس تفصیل سے کتب سماویہ کا طرز بیان کر رہے ہیں ہم بغرض اختصار تسلیم کرتے ہیں مگر یہ فرمائیں کہ یہاں تو خطاب میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے یہ لفظ تو اسی لئے بنایا گیا ہے کہ عام مخاطبین پر حکم کیا جائے یہ تو اپنے صریح معنی کے لحاظ سے عام ہے اور شامل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی تمام امت کو۔ منکوحہ آسانی کی نسبت کسی وقت مرزا قادیانی کے الہام میں ایسا عام لفظ نہیں آیا ہے اس منکوحہ کی نسبت برسوں الہامات ہوتے رہے مگر اسی خصوصیت کے ساتھ مثلاً کہ ”یہ عورت تیرے نکاح میں آئے گی“ کسی وقت اس طرح الہام ہے ”خدائے تعالیٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا“ جس نبی مکرم کی وحی میں اَقِمْو الصَّلٰوةَ آیا ہے اُس نے کسی وقت نہیں فرمایا کہ یہ حکم اس عاجز کیلئے ہے ”کبھی عربی میں یوں الہام ہوا سیر دھا الیک یعنی اللہ تعالیٰ اس لڑکی کو لوٹا کر تیرے پاس لائے گا“ ان خطابوں سے اَقِمْو الصَّلٰوةَ کو کیا نسبت ہے جو آپ اے مثال میں لائے ہیں۔

کیا آپ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ کتب سماویہ میں ایسے خطابات خاصہ کا استعمال کر کے عام مخاطب^۱ مراولیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہو تو کلام خدا غلط ہو جائے اس پر خوب غور کیجئے گا۔ خیر

۱۔ اس مضمون کو دیکھ کر ایک صاحب نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے وَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُ بِهِمَا يٰۤاٰدٰمُ صِيغہ بولا گیا ہے اور خطاب عام مسلمانوں سے ہے میں نے کہا کہ کتب معانی اور بلاغت کا معاینہ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ خطاب کس کس طرح سے بلغاء کرتے ہیں اس آیت میں اگرچہ حکم عام ہے مگر یہ عموم اس لئے نہیں ہے کہ واحد کا صیغہ بول کر عام کو خطاب کیا ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ہر امتی سے جداگانہ خطاب ہے جس حکم میں نہایت تاکید مقصود ہوتی ہے وہاں ایسا ہی کہا جاتا ہے جب کوئی رئیس اپنے نوکروں پر ضروری حکم کرنا چاہتا ہے تو ہر ایک کو بلا کر کہہ دیتا ہے کہ تجھے یہ کام کرنا ہو گا یا اپنے کسی خاص کو بھیجتا ہے کہ ہر ایک سے کہہ دو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے کہا کہ ایک کو یہ حکم سنا دو۔ اس لئے مخاطب ہر ایک امتی ہے خواہ اس وقت موجود ہو یا آئندہ امت میں داخل ہو مگر جب امتی سے خطاب کیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکم عام ہو گیا۔

یہ گفتگو تو لحاظ الفاظ اور استعمال کے تھے اب میں یہ کہتا ہوں کہ ان الہاموں کے خطاب کو عام کرنا خود مرزا قادیانی کے اقوال کے خلاف ہے مثلاً اس وقت ان کے تین الہام بیان کئے گئے۔

تیسرے الہام کی شرح میں مرزا قادیانی کہتے ہیں لوٹانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑکی کو غیر کفو میں چلی گئی ہے یعنی اس کا نکاح غیر غیر کفو ہیں ہوا ہے اب وہ لوٹ کر اپنے کفو میں آئے گی یعنی میرے نکاح میں۔ میں اس کا کفو ہوں

یہ الہام اور اس کی شرح صاف کہہ رہی ہے کہ یہ خطاب خاص ہے عام نہیں ہو سکتا کیونکہ لوٹ کر اپنے کفو میں آ جانا خاص احمد بیگ کی لڑکی کی نسبت ہو سکتا ہے اور اگر وہ لوٹ کر مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی تو پھر کفو میں لوٹ کر آنے کی کوئی صورت نہیں ہے بالفرض اگر محمدی کی لڑکی مرزا قادیانی کی لڑکے سے بیاہی جائے تو بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمدی یا اس کی بیٹی اپنے کفو میں آ گئی، محمدی کا نہ آتا تو ظہار ہی ہے اس کی وہ بیٹی سلطان محمد کی اولاد ہے اور سلطان محمد کو مرزا قادیانی غیر کفو بتا رہے ہیں اور اولاد کا کفو باپ کے لحاظ سے ہوتا ہے اس لئے وہ لڑکی مرزا قادیانی کے کفو میں نہیں ہے اب نکاح ہونے کے بعد یہ کہیں گے کہ مرزا قادیانی کا لڑکا غیر کفو میں گیا اور محمدی کی لڑکی غیر کفو میں آئی دوسرا الہامی قول اور ملاحظہ کیجئے جو حکیم صاحب کی تاویل کو غلط بتا رہا ہے اس سے پہلے لکھا گیا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی سے آسمان پر نکاح ہوا تھا مگر وہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا اب آسمان پر خاص مرزا قادیانی سے محمدی کا نکاح ہوا تھا کسی مفہوم کلی کا نہیں ہوا تھا جس میں مرزا قادیانی کے تمام متعلقین بھی شامل ہوں اور پھر وہ فسخ ہو گیا اگر خلیفہ صاحب کا قول صحیح ہو تو نکاح کے فسخ ہونے اور تاخیر میں پڑنے کے کوئی معنی نہیں بنتے کیونکہ بقول خلیفہ صاحب جس وقت مرزا قادیانی کے متعلقین میں سے کسی کا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے تو الہام صحیح ہو گیا اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے کوئی وقت نہیں ہے پھر تاخیر میں پڑنا یا فسخ ہو جانا چہ معنی دارد؟

الغرض جب مرزا قادیانی اُسے فسخ ہو جانا یا تاخیر میں پڑنا بتا رہے ہیں تو خلیفہ صاحب کا خطاب کو عام کہنا مرزا قادیانی کے قول کے صریح مخالف ہے

یہاں دو قولوں کی مخالفت دکھائی گئی اور پہلے حصہ میں بہت کچھ ہے وہاں دیکھئے اب خلیفہ صاحب کو کیا حق ہے کہ اپنے مرشد کے خلاف معنی بیان کریں اب اگر اسی پر اصرار ہے تو

فرمائیں کہ منکوحہ آسانی کے متعلق جو الہامات ہیں وہ ایسے ہی عام ہیں جیسے اقیمو الصلوٰۃ کا حکم ہے تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہر مسلمان کو ہر زمانہ میں ہے بنی بھی اس میں شامل ہیں تو نکاح میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے؟۔ اور اس کا جو کچھ نتیجہ ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے۔ اور فطرت کے سراسر خلاف..... جس طرح نماز ہر مسلمان پڑھتا ہے۔ اور تاویل کر کے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا نکاح محمدی سے ہو اور ان کے متعلقین کا محمدی کی اولاد سے ہو اس وقت اقیمو الصلوٰۃ کی مثال صحیح ہو سکتی ہے اب اس کی تفصیل پر آپ خود ہی غور کریں کہ کہاں تک نوبت پہنچتی ہے؟۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے ہو جائے یا ان کے متعلقین میں سے کسی کا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے اسی قدر صداقت الہام کیلئے کافی ہے؟ مگر اس کی مثال خلیفہ صاحب اقیمو الصلوٰۃ سے دیتے ہیں تو اب اس حکم خداوندی کے معنی انہیں یہ کرنا ہوں گے کہ اگر اس حکم خداوندی کی تعمیل رسول اللہ ﷺ نے کر دی تو تعمیل ہو گئی اب امت کو ضرور نہیں ہے اور اگر امت میں سے کوئی اسکی تعمیل کر دے تو کافی ہے سب کے لیے ضرور نہیں جب تک ان دونوں معنی میں سے ایک معنی خلیفہ جی اختیار نہ کریں اس وقت تک یہ مثال ان کی صحیح نہیں ہو سکتی اب وہ فرمائیں کہ انہوں نے کون سے معنی مراد رکھے ہیں؟ تاکہ قرآن وانی ان کی معلوم ہوا ۱۔

افسوس حکیم (نورین) نے اپنا علم و فضل بھی مٹی کر دیا باطل پرستی کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ غضب ہے کہ ایسے بیہودہ اور شرمناک جواب کو قرآنی جواب کہا جاتا ہے افسوس! الغرض ہر فہمیدہ معلوم کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان الہاموں میں خطاب عام کسی طرح نہیں ہو سکتا اور نہ خلیفہ صاحب کی مثال اس مقام پر صحیح ہو سکتی ہے بلکہ اس کے ماننے سے شرمناک بات پیش آتی ہے

۱۔ اب دوسرا افسوس یہ ہے کہ خلیفہ جی تو چل دیئے اور اس کا جواب نہ دیا اور نہ کسی دوسرے امر زانی کی ہمت ہوئی جب خلیفہ قادیان جواب سے عاجز رہے تو اب دوسرے کی کیا ہستی ہے کہ جواب دے مگر بانہمہ مرزائی یہ کہہ دیتے ہیں کہ پرانے اعتراض ہیں سب کے جواب دیئے گئے ہیں مگر ہمارے جواب الجواب سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور تاواقفوں کو دھوکا دیتے ہیں اگر اپنے آپ کو راستی کا طالب خیال کرتے ہو تو ہمارے اعتراضوں کا جواب دو مگر اب تک نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہو (مرقزی حسن)

آگے چل کر حکیم صاحب فرماتے ہیں ”جب مخاطب میں مخاطب کی اولاد۔ مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیک کی لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی ہے۔“

ہمارے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ ہر جگہ مخاطب میں اس کی اولاد وغیرہ داخل نہیں ہو سکتی اور بالخصوص یہاں داخل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور جب مرزا قادیانی نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ اس خطاب میں فقط احمد بیک کی بڑی لڑکی ہی مراد ہے اس کی اولاد مراد نہیں ہے جس کا بیان ہو لیا تو اب خلیفہ صاحب کا قول لائق توجہ نہیں ہو سکتا پھر فرماتے ہیں ”کیا آپ کے علم الفرائض میں بنات البنات کو حکم بنات کا نہیں مل سکتا“ نہیں مل سکتا بنات ذوی الفروض میں ہیں اور بنات البنات ذوالارحام ہیں دونوں میں بڑا فرق ہے ”کیا مرزا قادیانی کی اولاد مرزا کے عصبہ نہیں“

حکیم صاحب یہاں ترکہ تقسیم نہیں ہوتا کہ اس کا عصبہ ہونا کام آئے یہاں حکم خداوندی یا اطلاع خداوندی کا ذکر ہے جس کے لئے حکم ہو اور جس کے لئے اطلاع ہو یہ ضرور نہیں کہ جو بشارت باپ کے لئے ہو وہ بیٹے کے لئے ہی ہو۔ مرزا قادیانی تو نہایت زور سے برابر کہتے رہے کہ احمد بیک کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اور بارہا اس کا اظہار کیا اس کو مستہر کیا اور اس کو خدائے تعالیٰ کا قول بیان کیا برسوں یہی کہتے رہے کسی وقت عموم اور شمول کا شائبہ بھی ان کے کلام میں نہیں پایا گیا پھر حکیم صاحب کیوں اس کے خلاف زور دے رہے ہیں اور اپنی قابلیت میں بڑھ لگا رہے ہیں۔

خلیفہ قادیان کی ایک اور تقریر یہ بھی اس کے متعلق دیکھی اُسے دیکھ کر تو فرقہ باطنیہ کی توجہیں یاد آ گئیں اسی طرح وہ بھی خدا اور رسول کو اہرام دیتے ہیں اور کتاب اللہ کے خلاف کہا کرتے ہیں اور اُن باتوں کو خدا کے اسرار بتاتے ہیں خلیفہ قادیان کی ساری تقریر کو نقل کرنا فضول ہے اس میں دو باتیں اس قابل ہیں کہ مسلمانوں کو ان کی اصلی حالت سے اطلاع دی جائے۔

(۱) خلیفہ قادیان فرماتے ہیں ”حضرت نبی کریم ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی کنجیوں کا ذکر فرمایا ہے کہ مجھے دی گئیں ہیں مگر آپ نے وہ کنجیاں نہ دیکھیں کہ چل دیئے“ غرض یہ کہ اسی

۱۔ یہ تقریر ذاکر سید انجم خان کے رسالہ اتمام الحجہ میں منقول ہے

طرح مرزا قادیانی نے بعض پیش گوئیاں بیان کیں اور وہ پوری نہ ہوئیں کہ مرزا قادیانی چل دیئے ایسی باتوں میں اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں (۲) حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یَعْدُوْا لَا یُوَفِّیْ بَعْضُ دَفْعِ خُدا وَعْدَہ کرتا ہے مگر پورا نہیں کرتا۔“

یہ حکیم صاحب کے اقوال ہیں جنہیں دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے کہ وہ کس بلند آسمان پر تھے اور اب کس تاریک غار میں جا گرے مرزا قادیانی کی شغف محبت نے ان کے دل و دماغ کو بیکار کر دیا اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائے اور ان کے قلب سے ظلمت کے پردہ کو ہٹائے۔
افسوس ہے مرزا قادیانی کی محبت میں وہ خدا اور رسول خدا پر الزام لگا رہے ہیں اور اُسے اسرار خدا بتاتے ہیں۔

حکیم صاحب اگر ایسی صریح غلط باتیں بھی اسرار خدا کہہ دینے سے مان لینے کے لائق ہو جائیں تو پھر کسی باطل پرست اور گمراہ کے مقابلہ میں آپ زبان نہیں کھول سکتے کیونکہ وہ اپنی سب گمراہی کی باتوں کو اسرار بتا کر آپ کو بند کر دے گا اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔
حکیم صاحب کی حالت بیان کرتا ہوں حکیم صاحب کہتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی کنجیوں کا ذکر فرمایا ہے کہ مجھے دی گئیں ہیں“

بھائیو! مجھے ان کی دیانت پر نہایت افسوس ہے کہ ایسے معرکہ کی بات اور حکیم صاحب ایسے گول الفاظ میں بیان کر رہے ہیں جس سے ناواقف بڑے دھوکے میں پڑ سکتے ہیں کسی چیز کا ذکر کرنا مختلف طور سے ہو سکتا ہے۔

آیا حضور انور جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے خواب کا ذکر فرمایا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت بہتہ کا خیال کر کے حضور نے اپنا قیاس اور فراست ظاہر فرمائی ہے یا الہام خداوندی بیان فرمایا یعنی یہ کہ خدا کی طرف سے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ مجھے کنجیاں دی گئیں؟۔

اور پھر اُس الہام کی صداقت پر کتنی مرتبہ اپنا یقین ظاہر فرمایا ہے اور کسی وقت اس دعا سچائی ظاہر کرنے کیلئے آپ نے قسم بھی کھائی ہے یا نہیں اور حضور انور نے یہ بھی فرمایا ہے یا نہیں کہ

اگر اس کا ظہور نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں (معاذ اللہ) اس کا ظہور میری صداقت کا معیار ہے۔

حکیم صاحب یہ کچھ بیان نہیں کرتے بلکہ مجمل الفاظ لکھ کر مرزا قادیانی سے الزام اٹھاتا چاہتے ہیں حکیم صاحب کے بیان سے ناواقف یہی سمجھیں گے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی کی تھی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں دی جائیں گی مگر اس کا ظہور نہیں ہوا اسی طرح منکوحہ آسمانی کی نسبت مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ وہ نکاح میں آئے گی مگر نہیں آئی غرض کہ الزام اگر ہے تو دونوں پر برابر ہے (نعوذ باللہ استغفر اللہ) چہ نسبت خاک ربا عالم پاک

حکیم صاحب یہ آپ نے کہاں کا جوڑ کہاں لگایا اگر مرزا قادیانی کے غلبہ محبت میں قصداً ناواقفوں کو دھوکا دیا ہے تو منتقم حقیقی کے حوالہ ہے اور اگر غلطی ہے آپ کی سمجھ میں نہیں آیا تو سمجھ لیجئے جس قصہ کو آپ نے گول الفاظ میں بیان فرمایا ہے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا خواب ہے اور اس کا بیان صحیح حدیثوں میں اس طرح ہے جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں گذشتہ شب کو سو رہا تھا کہ ہینا انا لائم أو تبت خزانن الارض

دیکھتا ہوں کہ تمام زمین کے خزانہ میرے رو بہ پیش کئے گئے

(بخاری باب وفد بنی حنیفہ ص ۶۲۸ مسلم کتاب الروایح ص ۲۴۴)

حدیث میں صرف اسی قدر خواب کا ذکر ہے حضور انور ﷺ نے اپنا خواب بیان فرما کر اس کی تعبیر میں یا اس کی شرح میں کوئی لفظ نہیں فرمایا۔

یہ عاجز اور حدیثوں پر نظر کر کے مختصر شرح اس خواب کی کرتا ہے خزانہ زمین کی کنجیاں یا

۱۔ مرزا قادیانی کی اس عظیم الشان پیش گوئی میں یہ سب باتیں ہیں پہلے پیام نکاح میں اپنا الہام مرزا قادیانی نے بیان کیا پھر نکاح میں آنے کا وعدہ خداوندی ظاہر کیا پھر بار بار اس پر اپنا یقین اور کامل اعتماد ظاہر فرمایا ہے جن کا ذکر ہو چکا ہے اور حاشیہ پر وہ مقامات بتائے گئے ہیں اور احمد بیک کے خط میں قسم بھی کھائی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ احمد بیک کا داماد اگر میرے رو بہ نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کے بیان میں ایسی ایک بات بھی نہیں ہے حکیم صاحب صرف اس قدر کہتے ہیں کہ کنجیوں کا ذکر فرمایا پھر وہ ذکر فرمایا تو خواب کی حالت کا تھا اب نہیں معلوم ہوا کہ اس خواب کی تشریح اور تعبیر کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچھ بیان نہیں فرمایا پھر ایسی جمل بات پیش کر کے کوئی انصاف پسند مرزا قادیانی سے الزام کو اٹھا نہیں سکتا۔

تمام زمین کا خزانہ ایسا تھوڑا تو نہیں ہو سکتا ہے کہ حضور انور ﷺ کے دست مبارک میں آ جائے۔
اس لئے اس خواب کا مطلب یہ ہے کہ صورتِ مثالیہ کنبیوں کی یا خزانہ کی حضورؐ کے سامنے پیش کی گئی اور فرشتہ نے کہا کہ یہ سب آپؐ کی امت کیلئے ہے اس مطلب کی تائید بہت سی حدیثوں سے ہوتی ہے۔

جن میں حضور انور ﷺ نے اپنے صحابہؓ کی نسبت پیش گوئی کی ہے کہ تم ملک فارس اور روم کو فتح کرو گے اور ان کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کرو گے ایک روایت اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ صحابہؓ سے پیش گوئی فرماتے ہیں کہ

يَفْتَحُ اللَّهُ لَكُمْ أَرْضَ فَارِسَ وَأَرْضَ الرُّومِ وَأَرْضَ حَمِيرِ قَبِيلٍ
وَمَنْ يَسْتَطِيعُ الشَّامَ مَعَ الرُّومِ ذَوَاتِ الْقُرُونِ فَقَالَ وَاللَّهِ
لِيَفْتَحَهَا اللَّهُ لَكُمْ وَيَسْتَخْلَفَكُمْ فِيهَا (امام احمد طبرانی وغیرہما)

فارس اور روم اور حمیر کے ملک پر اللہ تمہیں فتح دے گا بعض صحابہؓ اس پر متعجب ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت روم سے کون لڑ سکتا ہے تو حضورؐ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تمہیں ضرور اس پر کامیاب کرے گا اور تم اپنا خلیفہ وہاں بٹھاؤ گے۔

ایک مرتبہ حضورؐ نے اپنے کشف کی حالت بیان فرمائی کہ میں نے کسریٰ اور روم کے شہروں کو دیکھا اور جبریلؑ نے کہا آپؐ کی امت ان پر قابض ہوگی۔

اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کسریٰ اور قیصر مرینگے اور ان کے بعد پھر کوئی کسریٰ اور قیصر نہیں ہوگا اور ان کے خزانوں پر تم قابض ہو گے اور تم انہیں اللہ کی راہ کی میں صرف کرو گے۔

ترمذی شریف کے الفاظ یہ ہیں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَتَّقَنَّ كَتُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى (ترمذی باب ماجاء اذا ذهب كسرى فلا كسرى بعده ج ۲ ص ۴۵) یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسریٰ اور قیصر کے خزانے تم اللہ کی

راہ میں صرف کرو گے۔ یا صرف کئے جائیں گے۔

حکیم صاحب! جناب رسول کریم ﷺ کی یہ پیش گوئیاں صاف کہہ رہی ہیں کہ خواب میں فرشتہ نے خزانے کی کنجیاں پیش کر کے بغرض مسرت آپؐ سے کہا کہ یہ خزانہ آپؐ کے صحابہؓ یا آپؐ کی امت کا ہے اور بالفرض اگر اس وقت نہیں کہا تو دوسرے وقت آپؐ کو اس کی شرح الہام سے معلوم ہوئی اور آپؐ نے پیش گوئی فرمائی اور اس کا ظہور حسب ارشاد آپؐ کے ہوا کیا یہ روایتیں آپؐ کی نظر سے نہیں گذریں؟ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے خواب کی یہ تعبیر تھی کہ ان کنجیوں کا میں مالک ہوں گا اور اگر یہی تعبیر ہے تو بھی نہایت صحیح ہے کیونکہ خزانے کی کنجیاں بادشاہوں کے پاس نہیں رہتیں خزانچیوں کے پاس رہتیں ہیں سلاطین انہیں دیکھتے بھی نہیں اور نہ انہیں اس کی ضرورت ہے کیا اس کی وجہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ خزانہ کا مالک نہیں ہے ہرگز نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سلطان دارین ہیں آپؐ کو کنجیوں کے دیکھنے کی حاجت نہیں ہے آپؐ کے خزانچیوں صحابہؓ نے دیکھیں اور ان کے قبضہ میں آئیں اور آپؐ کے ارشاد کے بموجب اُس خزانہ کو انہوں نے صرف کیا چونکہ آپؐ اُن کے ہاوی اور مرشد تھے آپؐ ہی کی وجہ سے وہ خزانہ صحابہؓ کے قبضہ میں آیا اس لئے دو وجہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خزانہ حضورؐ کے قبضہ میں آیا ایک یہ کہ اُس سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہوا اس کا ثواب حضورؐ کو ایسا ہی ملا جیسا کہ حضورؐ اپنے مملوک خزانہ کو صرف کرتے اور آپؐ کو ثواب ملتا دوسرے یہ کہ وہ خزانہ اللہ کی راہ میں صرف ہوا اور تمام مسلمانوں کو یعنی اس وقت کی پبلک کو فائدہ ہوا یہ بعینہ بادشاہ کا فائدہ ہے اگر اس طور کی ملک خواب میں دکھائی گئی تو عجب نہیں بہت خواب ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی سے ان کی تعبیر بالکل مخالف معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی ھدیۃ الوحی (ص ۲۶ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۸) میں لکھتے ہیں ”خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں“ خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور صحت سے مراد موت ہوتی ہے اب اگر رسول اللہ ﷺ کے خواب کی یہ تعبیر ہو کہ آپؐ کے جانشین اس خزانہ کے مالک ہوں گے تو نہایت ظاہر ہے۔

الغرض خواب کو پیش کر کے اس کے ظاہری لفظوں سے استدلال پیش کرنا صحیح نہیں ہے

مگر الحمد للہ ہم نے دکھا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نہ ایسی پیش گوئی کی جس کا ظہور حسب ارشاد نہ ہوا ہونہ آپؐ کا کوئی خواب غلط ثابت ہوا مگر حکیم صاحب اپنے مرشد کی غلط پیش گوئیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ پر الزام لگانا چاہتے ہیں مرزا قادیانی نے بھی تحفہ گوٹڑیہ (ص ۴۰ خزائن ج ۷ ص ۱۵۳) میں اسی قسم کا الزام لگایا ہے (استغفر اللہ نعوذ باللہ) جس کا حاصل یہ ہے کہ ”حدیبیہ کی پیش گوئی وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی“ حالانکہ یہ محض افترا ہے آپؐ نے حدیبیہ میں کوئی پیش گوئی ایسی نہیں کی جس کا وقت اپنے انداز سے معین کر دیا ہو اور وہ پھن کوئی اس وقت پر پوری نہ ہوئی یہ بالکل غلط ہے مرزا قادیانی اپنے اوپر سے الزام دفع نہیں کر سکتے اس لئے حضرت سرور انبیاءؑ پر الزام لگا کر عوام کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔

مگر ناظرین خوب یاد رکھیں کہ حدیبیہ کی فحش گوئی جناب رسول اللہ ﷺ نے کوئی وقت اپنے انداز سے بیان نہیں فرمایا اس کی تفصیل دوسری جگہ کی جائیگی۔

حکیم صاحب خدا کے لئے کچھ تو انصاف کیجئے کہ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی کہ احمد بیک کی بڑی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی کس زور شور سے کی ہے اور کتنی مدت تک اس کا اعلان کرتے رہے ہیں اور کس کس طرح سے انہوں نے اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے یہاں تک کہ عدالت کے اجلاس میں حاکم نے دریافت کیا کہ آپ کو امید ہے کہ احمد بیک کی لڑکی آپ کے نکاح میں آئے گی اُس کے جواب میں مرزا قادیانی کہتے ہیں ”امید کیسی یقین ہے“ (منظور الہی ص ۲۳۵) اور پھر چل دیئے اور اس کی صورت دیکھنا بھی نصیب نہ ہوئی۔

اسی طرح اس کے میان کیلئے پیش گوئی کی کہ ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا جب وہ نہ مرا تو کیسی کیسی بیہودہ اور غلط باتیں بتائی ہیں کہ خدا کی پناہ اس کے بعد اسی کے لئے دوسری فحش گوئی کی گئی اور کہا گیا کہ اسے مہلت دی گئی ہے مگر میرے سامنے اس کا مرنا تقدیر مبرم ہے اگر وہ نہ مرے اور میں مر جاؤں تو میں جھوٹا ہوں۔ (حاشیہ انجام آختم ص ۳۱ خزائن ج ۱ ص ۳۱)

مرزا قادیانی کو مرے ہوئے کئی برس ہو گئے اور اس کا خاوند اب تک زندہ ہے۔ غرضیکہ

۱۔ اس کا ذکر آئندہ آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ

یہ دوسری پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی پھر ایسی جھوٹی پیشین گوئیوں کے مقابلہ میں یا ان پر پردہ ڈالنے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کا خواب پیش کرتے ہو اور پھر اور اس میں دخل دے کر جناب رسول اللہ ﷺ پر الزام لگا کر اپنی برأت کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کیا یہی دیانت ہے مگر بحمد اللہ اس خواب کی بھی سچائی ظاہر کر دی گئی۔

دوسری بات حکیم صاحب کی یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں یعد ولا یوفی اور بعض جگہ یوعد ولا یوفی لکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور بعض مرتبہ پورا نہیں کرتا۔“

حکیم صاحب آپ کے علم کو کیا ہو گیا جو مضمون قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کے خلاف ہے جس کے ماننے سے خدائے قدوس پر الزام آتا ہے اسے آپ مان رہے ہیں قرآن مجید کی متعدد آیتیں نقل کی گئی ہیں جن سے قطعی طور سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور وعید میں خلاف نہیں ہو سکتا اس کے خلاف سنت اللہ بتانا محض غلط اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہے پھر کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ کے خلاف عقیدہ رکھ کر اور خدائے قدوس پر الزام لگا کر حضرت محبوب سبحانیؑ کی پناہ میں جائیں اور ان کے کلام سے سند پیش کریں یہ خیال خام ہے نصوص قطعیہ کے خلاف ان بزرگان کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا حضرت محبوب سبحانیؑ نہایت بلند پایہ کے بزرگ ہیں وہاں مسکروٹھطیات کا بھی پتہ نہیں ہے آپ نہایت ہی شریعت کے قمع ہیں آپ کبھی قرآن مجید کے خلاف نہیں فرما سکتے آپ کی شان اس سے نہایت اعلیٰ ہے البتہ یہ حضرات جہاں مراتب ولایت اور عارفین کی حالت بیان کرتے ہیں اُسے وہی سمجھ سکتے ہیں جن پر کم و بیش وہ حالتیں گزری ہیں۔ جو ان حالتوں سے محض نا آشنا ہیں وہ انہیں ہرگز نہیں سمجھ سکتے اسی لئے ان کے کلام کو سند میں پیش کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ حضرت شیخ کا یہ جملہ ان کی کسی کتاب میں نہیں دیکھا اور نقل کرنے والے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیتے اگر فتوح الغیب میں ہے تو بتائیں کون سے مقالہ میں ہے البتہ ان کا یہ ارشاد ہے فہج یجوز اَنَّ یَعْدَهُ اللّٰهُ وَلَا یَظْهَرُ وَعَلِیْہِ وَفَاعَ یعنی

مقام فنائیں عارف کو اس قدر محویت اور از خود رنگی ہوتی ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے وعدہ کرے اور اس کے ایفاء کی اسے خبر نہ ہو۔

شیخ اس کے وقوع اور فعلیت کو ہرگز نہیں کہتے بلکہ عارف کی کمال محویت کے سمجھانے کیلئے امکانی صورت فرض کر کے مثال دیتے ہیں عرفائے کاملین عاشقان خدا ہیں اور چاشنی چشیدہ محبت اس کو سمجھ سکتے ہیں کہ عاشق اپنے محبوب کے مسرت بخش وعدے سے کس قدر محظوظ اور مسرور ہوا کرتا ہے اور پھر اس کے پورا ہونے کے انتظار میں اس کی عجب حالت رہتی ہے اور جب اس کا محبوب اس وعدے کو پورا کرتا ہے تو خوشی کے مارے یہ پھولے نہیں ساتا مگر یہ عرفاً ایسے از خود رفتہ اور مدہوش ہو جاتے ہیں کہ اس کے وعدے اور ایفاء کی بھی انہیں خبر نہیں رہتی۔ اس کی تفصیل دوسرے مقام پر کی جائے گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

غرضیکہ حضرت شیخ کے کلام سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت وعدہ خلائی کرتا ہے۔

تنبیہ:- حکیم صاحب کی شغف محبت ناجائزہ قابل ملاحظہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جو بڑے زور و شور سے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی وعدہ کرتا ہے کہ (۱) احمد بیگ کی لڑکی تیرے نکاح میں آئے گی اور ایک (۲) ایسا عجب لڑکا تجھے دیا جائے گا گویا اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا یا مثلاً (۳) قادیان میں طاعون نہ آئے گا مگر ان وعدوں کا ظہور نہ ہوا نہ وہ لڑکی نکاح میں آئی نہ اس عجب لڑکے کا ظہور ہوا نہ قادیان طاعون سے محفوظ رہا اب مرزا قادیانی جھوٹے ہوئے جاتے ہیں اس لئے حکیم صاحب اس کا جواب دینے میں مضطر ہوئے اور غلبہ محبت امر حق کو قبول کرنے نہیں

۱۔ یہ قول فوج الغیب کے مقالہ ۵۶ میں ہے اور اس کی صحیح عبارت اسی طرح ہے جس طرح اس میں لکھی گئی ہے یعنی عظیم باب فتح یافتہ سے ہے باب افعال سے نہیں ہے جیسا کہ حکیم صاحب سمجھتے ہیں اور وفاء اس کا فاعل ہے میرے پاس قلمی نسخہ نہایت صحیح اور معرب ہے اس میں اسی مراد ہے: دوسرا نسخہ مطبوع مصر ہے اس میں بھی ایسا ہی ہے وہ اگرچہ معرب نہیں ہے مگر وفاء کے بعد الف اس میں نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ عظیم مجرد ہے اور وفاء اس کا فاعل ہے ایک نسخہ مطبوع لاہور ہے اس میں بھی وفا کے بعد الف نہیں ہے جس سے ظاہر ہے کہ وفاء عظیم کا فاعل پر حرکات غلط دیئے ہیں۔

دیتا بلکہ آمادہ کرتا ہے کہ جس طرح ہومرزا قادیانی کو اس الزام سے بچانا چاہیے اگرچہ خدا پر اور اس کے رسول پر الزام آئے اس لئے پہلے جواب تو ایسا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر الزام آیا کہ فلان پیشین گوئی یا خواب آپؐ کا سچا نہیں ہے اور دوسرے جواب میں خدا تعالیٰ پر الزام ہے کہ وہ قدوس ہو کر وعدہ خلافی کرتا ہے یعنی مرزا قادیانی سے اس نے وعدے کیئے اور پورے نہ کیئے اور دوسرے جواب میں ایک بڑے بزرگ کو سند میں پیش کرتے ہیں مگر ظاہر ہو گیا کہ ان کی غلط فہمی تھی مسلمانو! مرزا قادیانی کے اور ان کے خلیفہ کے یہ جوابات ہیں اور یہ ان کے اقوال ہیں اب تم ہی انصاف کرو کہ صدی کے مجدد اور وقت کے مسیح ایسے شخص ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ چشم بصیرت عنایت کرے اور ایسے ناجائزہ محبت سے محفوظ رکھے آمین۔

واللہ الموفق والمعين والحمد لله رب العالمين

